"ماذهاب العلم الا بذهاب الاسناد"

(امام اوزاعی رحمہ اللہ)

أصول التخريج

مؤلف

عُزیر یونس السلفی المدنی حفظہ اللہ

نظرثانی

حافظ محمود احمد تبسم حفظہ اللہ

مکتبہ دارالتوحید الاسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

"ماذهاب العلم الا بذهاب الاسناد"
(امام اوزاعی رحمہ اللہ)

أصول التخريج

مؤلف
عزیر یونس السلفی المدنی حفظہ اللہ

نظر ثانی
حافظ محمود احمد تبسم حفظہ اللہ

مکتبہ دار التوحید الاسلامیہ

اهداء

لشیخی الأعز مولانا الشیخ احسان الٰہی ظہیر

ترا خاور درخشاں تا ابد ہے سلامت
تری صبح ندرا افشاں کبھی شام نہ دیکھے

نام کتاب: ـــــــــ اصول التخریج

مؤلف: ـــــــــ عزیر یونس السلفی المدنی حفظہ اللہ

نظر ثانی: ـــــــــ حافظ محمود تبسم حفظہ اللہ

کمپوزنگ: ـــــــــ عبدالرؤف محمدی

ناشر: ـــــــــ مکتبہ دارالتوحید الاسلامیہ

اشاعت: ـــــــــ جولائی 2015ء
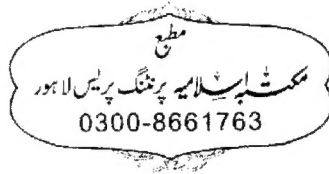
بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369
بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

0300-8661763
/maktabaislamia1
www.maktabaislamiapk.com
maktabaislamiapk@gmail.com

جامع مسجد بیت الرحمٰن اہل حدیث، گرین پارک، لاہور 0321-5550695

فہرست مضامین

باب 1

مبادیات اصول تخریج

تخریج کا پہلا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

باب 3

تخریج کا دوسرا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

باب 4

تخریج کا تیسرا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

باب 5

تخریج کا چوتھا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

باب 6

تخریج کا پانچواں طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

باب 7

تخریج کا چھٹا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والے موسوعات

باب 8

اسانید کا دراسہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

لوجهك الكريم
يا ربى
فَتَقَبَّلْ مِنّى هَذَا الْقَلِيل

مقدمة المؤلف

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ونشهد أن محمداً عبدهٗ ورسولهٗ. أما بعد.

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ علم تخریج ایک ایسا اہم فن ہے جس کی ضرورت علماء محدثین کے ہاں ہر دور میں رہی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احادیث کو جس طرح اپنے سینوں میں محفوظ کیا اسی طرح حدیث کو قلم و قرطاس کے ساتھ بھی محفوظ کیا اور اپنے تلامذہ کو بھی احادیث کو مدوّن کرنے کی تلقین کی جس سے احادیث کا ایک بہت بڑا مجموعہ ذخیرہ کتب میں محفوظ ہوگیا، لیکن جوں جوں وقت گزرنے لگا احادیث سے تعلق میں کمزوری آنے لگی، دنیا کی مشغولیت اور معیشت کے مسائل نے اپنے پنجے گاڑ لیے تو کچھ ایسے جہابذہ علماء پیدا ہوئے جنہوں نے روایات کی تخریج کی اور ایسی عمدہ کتب تصنیف کیں تاکہ بعد میں آنے والوں کے لیے آسانی ہوسکے۔

اس جیل کے گزرنے کے بعد کچھ ایسے علماء آئے جنہوں نے ایسے اصول وضوابط وضع کیے اور ان اصول پر کتب تصنیف کیں جن کے ذریعے روایت کی تخریج اور اس کے مصادر اصلیہ پر اطلاع پانا آسان ہوسکے لیکن ان مصنّفین نے اپنی کتب میں جو اصول وضع کیے وہ ہر صاحب کتاب نے اپنی صوابدید کے اعتبار سے مقرر کیے اور جن مصنّفین نے ایک جیسے اصول ذکر کیے پھر ان کے ہاں ان کی ترتیب میں قدرے فرق ہے۔ میں نے اپنی اس کتاب میں اُن مصنّفین کی طرز کو اپنایا ہے جن کا طریقۂ ترتیب انتہائی آسان فہم اور طلباء کو ذہن نشین

کرنے میں زیادہ معاون ہے۔

اس طرح اصول تخریج لکھنے والے مصنفین میں سے اکثر نے اپنی کتب میں تخریج کے صرف پانچ اصول ذکر کیے ہیں لیکن میں نے اس کتاب میں ان بعض مصنفین کے طرز کی پیروی کی ہے جنھوں نے اپنی کتب میں چھٹا طریقہ بھی متعارف کروایا ہے اور وہ ہے ''کمپیوٹر کے ذریعے سے تخریج کرنا'' جو کہ عصر حاضر میں بڑی اہمیت اور افادیت کا حامل ہے۔

میں نے اس کتاب کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلا حصہ:...... تخریج کے اصول، ان میں استعمال ہونے والی کتب کا تعارف اور ان کا طریقۂ استخدام۔

دوسرا حصہ:...... سند کی جانچ پڑتال، سند و متن کے احوال کا جائزہ اور سند کے رجال پر لکھی جانے والی کتب کا تعارف۔

کتاب کے پہلے حصہ میں تخریج کی مبادیات، تخریج کے چھ اصول، ان کی تفصیل اور ان میں استعمال ہونے والی کتب کا تعارف، ان کا طریقۂ استعمال اور جدید طبعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کے دوسرے حصہ میں سند اور متن کے احوال، جرح و تعدیل کے مراتب اور رجال پر لکھی جانے والی کتب اور ان کا طریقۂ استخدام بیان کیا گیا ہے۔

سبب تالیف:...... مدینہ منورہ میں دوران تعلیم یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس قیمتی فن پر اردو میں بھی لکھا جائے تاکہ علماء وطلباء اس سے بھرپور فائدہ حاصل کریں۔ خصوصاً ان حالات میں کہ جب لوگوں کا رجحان صحیح اور تحقیق شدہ روایات پر عمل کرنا بن چکا ہے اور بے سند اور ضعیف روایات سے لوگ کنارہ کش ہو رہے ہیں تو اہل علم کو چاہیے کہ وہ ان اصول وضوابط کو پڑھیں اور ان کی روشنی میں لوگوں کے سامنے صحیح اور مستند روایات کو پیش کریں تاکہ اللہ کا دینِ خالص غالب آسکے۔

اللہ کے فضل و کرم کے بعد میں ان اساتذہ کرام کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے اس کتاب پر اپنی تقاریظ پیش کیں اور قیمتی مشوروں سے نوازا اور اس کام میں میری ہمت

بندھائی۔ یقیناً اس ادنیٰ سی کاوش میں ان تمام عرب وعجم کے مشایخ کی محنتوں کا اثر ہے۔ اللہ ان سب پر اپنی رحمت اور اپنا فضل فرمائے اور ان کو دین و دنیا کی بھلائیوں سے نوازے۔ آمین

اس کتاب کی ابتدائی کمپوزنگ میرے شاگرد عبد الرؤف محمدی (آف کھڈیاں خاص) نے کی اور اس کتاب پر نظر ثانی اور مفید مشوروں سے حوصلہ افزائی میرے استاذ محترم حافظ محمود صاحب ﷾ نے کی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور دنیا و آخرت کی تمام منزلوں کو آسان فرمائے۔ آمین

آخر میں تمام علماء و مشایخ سے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اس کتاب میں کوئی نقص یا عیب یا مزید بہتر سے بہتر بنانے میں کوئی مفید مشورہ ہو تو ضرور اصلاح فرمائیں اور اللہ تعالیٰ اس کام کو خالصتاً اپنی رضا کا ذریعہ بنائے اور اس کتاب کو میرے لیے، والدین و اہل وعیال کے لیے اور خصوصاً میرے مربی اساتذہ مولانا سیّد عبد الشکور شاہ ﷫، مولانا عتیق اللہ سلفی ﷾ اور شیخ محترم عبد اللہ امجد چھتوی ﷾، شیخ الحدیث ستیانہ بنگلہ اور دیگر اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

عزیز یونس المدنی

تقریظ

فضیلۃ الشیخ استاذی المکرم مولانا عبدالرشید صدیقی حفظہ اللہ

استاذ الحدیث مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ (فیصل آباد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار .))

''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔''

الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان واخرجه من ظلمات الكذب والوضع والطغيان والصلاة والسلام على من اوتي جوامع الكلم من الكتاب والحكمة وفضل الخطاب رضي الله عن اصحابه والتابعين لهم بالاحسان إلى يوم الدين . اما بعد!

حدیث گھڑنے والوں نے امت کو ہولناک قسم کے خطرات سے دوچار کر دیا تھا۔ اسلام میں جن تعلیمات کا کوئی وجود نہیں تھا بری طرح داخل کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے دین کو محفوظ رکھنا تھا لہٰذا ان حالات میں ائمہ حدیث اس دین کو تحریف و تغیر سے بچاتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو اہل ہوٰی اور اہل بدعت کی سواری نہیں بننے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو وہ علماء عطا کر دیے جنہوں نے بدخواہانِ سنتِ نبی کریم ﷺ کے بخیے اُدھیڑ دیے تھے۔ جھوٹ کو سچ سے الگ کر دکھایا اور اس سلسلے کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لیے بہت سے علوم وفنون مدون کیے۔ اب بھی اہل علم ان کی ندرت پر حیرت زدہ ہیں۔ ان کے طریقۂ تفتیش و تحقیق اور وسائلِ تحقیق کے حصول کے لیے جس پامردی و استقلال کا ثبوت دیا وہ ناقابل فراموش ہے اور احادیث موضوعہ کے انبار سے احادیث صحیحہ کا نکال لینا کسی عام آدمی کا

کام نہ تھا۔ جس کا اندازہ درج ذیل واقعہ کے نمونہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ اسحٰق بن راھویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہارون الرشید نے ایک زندیق کو گرفتار کرایا اور اس کو قتل کرنے کا حکم دیا اس زندیق نے کہا امیر المومنین آپ مجھے کیوں قتل کروا رہے ہیں۔ اس نے کہا امت کو تمہاری آفتوں سے بچانے کے لیے تو اُس زندیق نے کہا ان چار ہزار احادیث کا کیا کریں گے جن کو میں نے وضع کیا، جن کے اندر میں نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرایا۔ جن میں سے ایک لفظ بھی رسول اکرم ﷺ نے ارشاد نہیں فرمایا۔ ہارون رشید نے کہا: "این انت یا عدو اللّٰہ من ابی اسحٰق الفزاری وعبد اللّٰہ بن المبارک؟ فینخلانها نخلا فیخرجاها حرفًا حرفًا" (فتح المنان علی لسان المیزان، ص: ١٦٨) "اے اللہ کے دشمن تم ابواسحٰق فزاری اور عبداللہ بن مبارک سے بچ کر کہاں جا سکتے ہو؟ جو ان کو چھلنی میں چھان کر ایک ایک حرف نکال باہر پھینکیں گے۔" علم اسناد کی اس حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے محدثین نے احادیث کی تحقیق پرکھنے کا جو فن مدون کیا اسے دراسۃ الاسانید کہتے ہیں اور مختلف سندوں اور متون کو جمع کرنے کو جو طریقے بیان فرمائے ہیں انہیں علم التخریج سے یاد کیا جاتا ہے۔

میرے بھائی مؤلف کتاب مولانا محمد عزیر صاحب نے اس قیمتی فن کو آسان بناتے ہوئے اور اردو دان طبقے سے قریب تر کرنے کے لیے اصولِ تخریج کے نام سے یہ کتاب مرتب کی ہے۔

میں اس کتاب کا تقریباً مطالعہ کیا عنوان کی ترتیب اور اندازِ کتابت بہت عمدہ اور سہل پایا دل میں انتہائی مسرّت محسوس ہوئی جس قدر یہ کتاب طلباء کے لیے مفید ہے اسی طرح علماء کرام بھی اس سے مستغنی نہیں ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور ان کو اس فن میں آگے بڑھنے کی مزید توفیق عطا فرمائے اور ان کے لیے اور ان کے والدین اور اساتذہ کرام اور رفقاء کار کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین ثم آمین

عبدالرشید صدیقی

مدرس مرکز الدعوۃ السلفیہ

ستیانہ بنگلہ فیصل آباد

تقریظ

فضیلۃ الشیخ استاذی المکرّم ابومحمد ادریس اثری حفظہ اللہ

(شیخ الحدیث اسلامک ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ دیپالپور اوکاڑہ)

ان الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی اٰله واصحابه ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین وأشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله، وبعد!

زیرِ مطالعہ کتاب ''اصول التخریج'' عزیزم قاری عزیر احمد حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی جو کہ میرے قابل فخر و تحسین شاگردوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت ساری خوبیوں سے نوازا ہے، کی محنت شاقہ اور علمی دلچسپی کا ثمرہ ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے مقدور بھر کوشش کی ہے کہ حدیث کی معرفت اور سند کی پہچان کے مشہور طرق اور قوانین وضوابط لکھیں جن کی بدولت طلبۃ العلم احادیثِ نبویہ کو ان کے مصادر اصلیہ اور مجموعہ جات سے تلاش کر سکیں۔ امر واقع یہ ہے کہ اس فن نے علماء ومحدثین کی عمروں کو دیمک کی طرح چاٹ لیا ہے اور انہیں تھکا دیا ہے۔ علماء نے ہر محبوب چیز کی قربانی پیش کر کے یہ علم حاصل کیا اور ہر تکلیف کو خندۂ پیشانی سے برداشت کیا۔ سچ فرمایا کسی اہل علم نے ''العلم لا يعطيك بعضه إلا اذا اعطيته كلك'' اور یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: ''لا يستطاع العلم براحة الجسم'' قاضی ابواحمد فقیہ سمرقندی رحمہ اللہ تو فرمایا کرتے تھے: ''لا ينال هذا العلم الا من عطل دكانه وخرب بستانه وهجر اخوانه ومات أقرب أهله اليه فلم يشهد جنازته''

تن آسانی کے اس دور حاضر میں طلبۃ العلم کتب حدیث اور علوم حدیث سے اکثر ناواقف اور احادیث نبویہ کے مخارج ومصادر اصلیہ سے ناآشنا ہیں۔ مرور زمانہ کے ساتھ اگر کتب حدیث کی کثرت اور طلبہ علم کی تن آسانی مسلسل رہی تو خدشہ ہے کہ یہ علم مٹ جائے حتیٰ کہ کسی حدیث کے بارے میں پوچھا جائے تو کوئی رہنمائی کرنے والا نہ مل سکے۔ اس میدان کے شاہسوار بہت قلیل بلکہ بعض مقامات پر معدوم ہیں۔ لہٰذا ضرورت و حاجت اس بات کی متقاضی ہے کہ اصول تخریج اور دراسۃ الاسانید کے اہم فن پر توجہ دی جائے اور ایسے اصول وقواعد وضع کیے جائیں جن کو ملحوظ رکھتے ہوئے احادیث کو مصادر ومتون کتب سے پرکھا جائے اور ان کی حیثیت کو جان کر ان پر حکم لگایا جا سکے۔

تخریج لغت میں کہتے ہیں دو متضاد حکموں کا ایک چیز میں پایا جانا (اجتماع أمرين متضادين في شيىء واحد) جیسا کہ قاموس میں ہے: "وعام فيه تخريج" یعنی ایسا سال جس میں خوشحالی اور خشک سالی دونوں پائی جاتی ہیں۔ "ارض مخرّجة" ایسی زمین جو بنجر اور سبزہ زار ہے اور "خرّج اللوح تخريجا" ایسی تختی جس میں بعض جگہ لکھا گیا ہو اور بعض مقامات چھوڑ دیے گئے ہوں۔

لفظ تخریج کا اطلاق مختلف معانی پر کیا جاتا ہے جن میں سے مشہور یہ چند ایک ہیں: (۱) الاستنباط (۲) الاستخراج (۳) الاختراج (۴) التدریب (۵ التوجیہ (۶) الاخراج۔ محدثین کرام کے نزدیک لفظ تخریج اخراج کے مترادف ہے۔ "أخرجه البخاري يا خرّجه البخاري" یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث کو اس کے مخرج کے ذکر کرنے کے ساتھ ظاہر کر دیا۔ یعنی ان تمام رواۃ کا تذکرہ کر دیا جن کے طریق سے حدیث مروی ہے۔

اور بسا اوقات عند المحدثین تخریج کا لفظ کتب احادیث کے متون کو روایت کرنے اور ظاہر کرنے پر بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ امام سخاوی رحمہ اللہ نے فتح المغیث میں فرمایا: "والتخريج اخراج المحدث الاحاديث من بطون الأجزاء والمشيخات والكتب ونحوها" اور بعض اوقات محدثین کے نزدیک لفظ تخریج دلالت کے معنی میں استعمال کیا

جاتا ہے۔یعنی حدیث کے مصادر اصلیہ پر دلالت ورہنمائی کرنا جیسا کہ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے فیض القدیر شرح الجامع الصغیر میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ کا قول ذکر کرتے ہوئے نقل کیا ہے:

”وبالغت فی تحریر التخریج“ میں نے احادیث کی بابت بڑی تفتیش اور چھان بین کر کے احادیث کو ان کے مخرجین آئمہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

غالباً یہی مفہوم محدثین کے نزدیک شائع ضائع ہے اور متاخرین ائمہ کرام ومحدثین عظام کے ہاں کثیر الاستعمال ہے۔یہی وجہ ہے کہ تخریج کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے جیسا کہ عزیزم قاری عزیر احمد حفظہ اللہ نے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ احاطہ تحریر کی ہے۔

”التخريج هو الدلالة على موضع الحديث في مصادره الاصلية التى أخرجته بسنده ثم بيان مرتبته عند الحاجة“

زیر نظر کتاب کو عزیز القدر قاری عزیر احمد حفظہ اللہ نے بڑی بصیرت اور علمی ذوق واستعداد کے ساتھ ترتیب وتالیف کر کے اس فن کو شائقین علم اور باحثین علماء کے لیے اندھیرے کا چراغ اور مشعل راہ بنایا ہے۔

عزیزم نے اس تحریر میں طرق تخریج الحدیث اور ہر طریقہ میں استعمال ہونے والی ممد ومعاون کتب کو نہایت وضاحت وتعارف کے ساتھ پیش کیا ہے بلکہ جدید دور کے سائنسی سائنٹیفک تقاضوں کے مطابق مزید طریقۂ تخریج کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جیسا کہ کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، انٹرنیٹ اور عصر حاضر کے نابغہ ونادر وسائل وذرائع جن کی وجہ سے پوری دنیا گلوبل ویلج بن چکی ہے۔برق رفتاری کے اس دور میں سالوں کا کام دنوں اور دنوں کا کام چند سیکنڈوں میں ہو رہا ہے۔ہر آدمی کسی ایک جگہ پر بیٹھ کر دنیا کی بڑی بڑی لائبریریوں اور مکتبات اور انسائیکلوپیڈیاز اور موسوعات کی قراءت وزیارت کر سکتا ہے۔

علاوہ ازیں عزیزم قاری عزیر احمد حفظہ اللہ نے سند کی اہمیت وافادیت کو خوب اجاگر کیا جو کہ امت محمدیہ کا مابہ الافتخار امتیاز ہے اور علم حدیث میں کلیدی اور مرکزی حیثیت رکھتی ہے جس کے بغیر حدیث کا صحت وسقم ہونا معلوم نہیں ہوتا اور اسی سند کی وجہ سے ہمارا مکمل دین ہر طرح

کے رطب و یابس اور قطع و برید سے پاک اور محفوظ ہے اور سند ہی علم وحی کا ہم تک پہنچنے کا ذریعہ اور علمی وثوق کو اعتماد کا باعث ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک علمی دنیا میں سند کے علو و نزول کا اہتمام تھا۔ اس وقت تک علم کی قدر و منزلت لوگوں کے دل میں تھی طلبہ کے دل میں استادوں کا ادب و احترام تھا اور اساتذہ کے دلوں سے طلبہ کے لیے دعائیں نکلتی تھیں۔ طلبہ فخر سے بتاتے کہ ہم نے فلاں شیخ سے کسب فیض کیا۔ فلاں شیخ سے اجازۃ الروایۃ لی آج قحط الرجال اور علم سلسلہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے اداروں کا نام لیا جاتا ہے۔ آخر میں عزیزم نے اسماء الرجال پر مختلف ادوار میں مدون ہونے والی کتب کا تعارف بڑے خوبصورت پیرائے میں کروایا ہے۔

میری تہہ دل سے دعا ہے اللہ رب العزت عزیزم کی اس کاوش و محنت کو اپنی بارگاہ ایزدی میں قبول فرمائے۔ اس کو طلبہ و علماء اور جملہ قارئین کے لیے مینارۂ روشنی اور مفید بنائے اور ان کو خدام قرآن و سنت میں شامل فرمائے اور ان کے فہم حدیث اور زور قلم میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ ان کی اس جستجو کو ان کے لیے اور ان کے والدین و اساتذہ کے لیے اخروی نجات کا ذریعہ اور صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

ایں دعا از من و جملہ جہاں امین باد

راقم الحروف بتوفیق الملک القدوس
ابو محمد محمد ادریس اثری عفی اللہ عنہ
شیخ الحدیث و مدیر اسلامک ایجوکیشن، انسٹی ٹیوٹ
مہتانوالہ دیپالپور، اوکاڑہ
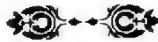
تقریظ

فضیلۃ الشیخ استاذی المکرّم مولانا ابونعمان بشیر احمد
(نائب شیخ الحدیث مرکز الدعوۃ السّلفیہ ستیانہ بنگلہ، فیصل آباد)

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت بیان کیا ہے اور عبادت نام ہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے اوامر پر عمل کرنا اور نواہی سے اجتناب کرنا۔ اوامر ونواہی اور ان کی تفصیلات کو جاننے کے لیے علم کی ضرورت ہے۔ علم کے ذرائع میں سب سے یقینی اور قابل اعتماد ذریعہ وحی کا ہے، وحی کے ساتھ حاصل ہونے والا علم ایسا یقینی ہوتا ہے کہ جس کا خلاف ممکن نہیں۔ وحی کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جس کے الفاظ ومعانی دونوں منجانب الٰہی ہیں جسے وحی متلو کہا جاتا ہے اور یہ قرآن کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ دوسری وہ وحی ہے جس کے الفاظ تو رسول اللہ ﷺ کے ہیں، لیکن معنی ومفہوم منجانب الٰہی ہے جسے وحی غیر متلو کہا جاتا ہے اور یہ احادیث کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ جس طرح وحی متلو کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے کی ہے: فرمایا:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر : ۹)

اسی طرح وحی غیر متلو کی بھی اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ﴾ (القیامۃ : ۱۹)

رسول اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں علم کو تحریر کرنے کی بجائے حفظ کرنے پر زیادہ زور دیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے قرآنِ مجید کو تحریر بھی کروایا تھا۔ اگرچہ تمام قرآنِ مجید ایک جگہ، کسی ایک صحابی کے پاس مصحف کی صورت میں نہ تھا بلکہ مختلف صحابہ کرام کے پاس، مختلف حصے اور مختلف چیزوں پر تحریری صورت میں موجود تھا۔ اسی طرح احادیث رسول بھی بعض صحابہ کرام نے بعض حصے تحریری صورت میں اپنے پاس مرتب کرکے رکھے

ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد قرآن مجید کو ایک جگہ مرتب کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی اور دورِ صدیقی و دورِ عثمانی میں اس پر عمل کر کے مصحف کی صورت میں مرتب کیا گیا۔ اسی طرح احادیث کو جمع و مرتب کرنے کی بھی شدید ضرورت محسوس کی گئی اور اس پر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عمل کر کے احادیث رسول ﷺ کا ایک ذخیرہ اکٹھا کیا۔ اس طرح اسلامی تعلیمات کو اچھی طرح محفوظ کر کے اشاعت کا سلسلہ دن بدن بڑھنے لگا اور اطراف عالم میں خالص اسلامی تعلیمات اور ان پر عمل کا سلسلہ جاری ہوگیا اور اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہوتا گیا۔

اسلام کے دشمن عناصر تو یہ امیدیں لگائے بیٹھے تھے کہ مسلمانوں کے ہادی و راہبر کی وفات کے ساتھ ہی اسلام کی گاڑی جام ہوکر رہ جائے گی اور ہم شیطانی نظام کا جال دوبارہ پھیلادیں گے۔ لیکن جب ان کی سوچ وفکر کے برعکس ہوا کہ اسلام تیزی سے پھیلنا شروع ہوگیا تو چند بدفطرت اور شیطانی چیلوں نے اسلام کے پھیلاؤ کو روکنے کا یہ حربہ استعمال کیا کہ اسلامی تعلیمات میں ردّ و بدل اور اضافے کر کے اس میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی اور دوسری طرف مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد میں رخنے ڈالنے کی کوشش کی اور اپنے اس ناپاک عزم میں پاؤں مضبوط کرلیے۔ جب اہل حق کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے خالص اسلامی تعلیمات اور اخوت و مودّت کو برقرار رکھنے کے لیے اَن تھک محنت کی۔ انہوں نے قرآن مجید کے اصول پر عمل کرتے ہوئے کہ ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟﴾ (الحجرات:٦) تحقیق شروع کردی اور ہر سنی سنائی بات کو لینے کی بجائے پوری تحقیق کے ساتھ احادیث رسول کو لیتے اور آگے پہنچاتے۔ جیسے صحیح مسلم کی ایک سند میں ہے:

"فقلت للربيع: ممن سمعته؟ قال: من عمرو بن ميمون، قال: اتيت عمرو بن ميمون، فقلت: ممن سمعته؟ قال: من ابن ابی ليلى، قال: فاتيت ابن ابی ليلى، فقلت: ممن سمعته؟ قال: من ابی ايوب الانصاری يحدثه عن رسول الله ﷺ."

(الصحيح المسلم، كتاب الذ[illegible] والدعاء، باب فضل التهليل

والتسبيح والدعاء، حديث: ٦٨٤٥)

بعض محدثین کرام نے ذخیرہ احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی اور مقبول و غیر مقبول تمام قسم کی روایات کو جمع کر دیا۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ایک بار ذخیرہ احادیث جمع ہو جائے اور پھر مقبول و غیر مقبول کی بعد میں جانچ پڑتال ہو جائے گی اور بعض محدثین نے صرف مقبول روایات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا۔ مقبول اور غیر مقبول روایات کو معلوم کرنے کے مختلف اصول وقواعد مرتب کیے گئے۔ جس کی وجہ سے جرح وتعدیل اور اسماء والرجال کا مستقل فن وجود میں آیا اور اس پر بہت ضخیم کتب تصنیف کی گئیں۔ چونکہ یہ کام اہل علم کا ہے اس لیے یہ اصول وقواعد عربی زبان میں مرتب کیے گئے ہیں۔ اب آہستہ آہستہ تحقیق وتفتیش کا ذوق عامۃ الناس میں بھی پیدا ہو گیا ہے۔ ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ میری خالص اور صحیح اسلامی تعلیمات کے ساتھ رہنمائی کی جائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اردو زبان میں بھی محدثین کے اصول وقواعد کو مرتب کیا جائے تاکہ اردو دان طبقہ بھی ان اصول وقواعد کی روشنی میں تحقیق کر سکیں اور محدثین کی اصطلاحات سے بھی واقف ہو سکیں۔ اس کے لیے برخوردار جناب حافظ عزیر احمد حفظہ اللہ نے انتہائی محنت وکوشش کے ساتھ یہ کتاب مرتب کی ہے اور الگ الگ تبویب کے ساتھ بہت احسن انداز میں اصطلاحات اور جرح وتعدیل کے اصول اور اس فن پر لکھی گئی کتب کا تعارف اور ان سے استفادہ کا طریقہ بھی لکھ دیا ہے۔ امید واثق ہے کہ طلباء واساتذہ کرام کے لیے یہ کتاب بہت رہنما ثابت ہوگی اور اس کے مطالعہ سے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ میں موجود احادیث اور ان کی تخریج وحکم لگانا بھی کافی آسان ہو جائے گا۔

مولائے کریم سے دعا گو ہوں کہ عزیزم عزیر احمد کی محنت کو قبول فرمائے اور ان کے لیے ان کے والدین اور اساتذہ کرام کے لیے توشہ آخرت بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

ابونعمان بشیر احمد

مرکز الدعوۃ السّلفیہ ستیانہ بنگلہ، فیصل آباد

تقریظ

فضیلۃ الشیخ استاذی المکرم مولانا ابوعدنان مشتاق احمد

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء وسید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسانٍ الی یوم الدین . اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے جو شریعت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی وہ آج تک ہمارے پاس قرآن وحدیث کی شکل میں من وعن موجود ہے۔ ہر دور میں علمائے کرام قرآن و حدیث کی مختلف انداز میں خدمت کرتے آئے جبکہ ان کے مقابلہ میں اہل باطل اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اپنے آپ کو محدثین ظاہر کر کے ہزاروں کی تعداد میں موضوع اور من گھڑت روایات وضع کر کے امت مسلمہ کو بہت بڑے فتنے میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ محدثین کی عظیم جماعت کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے ان باطل قوتوں کے مذموم عزائم کو خاک میں ملادیا اور ان کے خبث باطن کا پردہ امت کے سامنے چاک کردیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا ذمہ جو اٹھایا تھا وہ پورا ہوا۔

حدیث رسول کی خدمت کے لیے جن علوم پر دسترس حاصل کرنا ضروری ہے ان میں سے ایک علم ''تخریج و اصول تخریج'' کا علم ہے اگرچہ اس موضوع پر متقدمین اور متاخرین علمائے کرام نے اپنے اپنے انداز میں مختلف کتب تصنیف کر کے خدمت حدیث میں اپنا اپنا حصہ ڈالا لیکن پھر بھی عرصہ دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس علم کو اردو زبان کے

قالب میں ڈھالا جائے تاکہ عوام الناس میں سے دینی ذوق اور شوق رکھنے والا طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

شاگرد رشید عزیزم محمد عزیر سلفی صاحب "فاضل مرکز الدعوۃ السّلفیہ ستیانہ و فاضل مدینہ یونیورسٹی" زمانہ طالب علمی میں ہی بڑے ہونہار، محنتی، وقت کی قدر کرنے والے تھے اور اپنے اساتذہ کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ یقیناً ایسے شاگردوں سے اساتذہ کو بڑی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ مؤلف موصوف نے یہ کتاب لکھ کر اہل علم کی ایک دیرینہ خواہش پوری کر دی۔

راقم نے مؤلفِ عزیز کی تصنیف کا کچھ حصہ مختلف مقامات سے پڑھا جس سے محسوس ہوا کہ کتاب میں موجود مواد بڑی تگ و دو، عرق ریزی اور مختلف کتب کے استقراء اور جستجوئے طویل کے بعد ہی میسر آیا ہے۔ مؤلفِ عزیز کی محنت قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ علمی ذوق رکھنے والے قدر شناس احباب اس سے ضرور استفادہ کریں گے اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مؤلف کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور اس کے نفع کو عام و تام کر دے۔ آمین

ابو عدنان مشتاق احمد

شیخ الحدیث الرحمۃ انسٹیوٹ وار برٹن

تمہید

کسی بھی فن کو مکمل اور مستقل طور پر جاننے کے لیے ابتداءً دس بنیادی باتوں کا جاننا ضروری ہے جن سے اس فن کا مختصر تصور ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔ ان دس چیزوں کو متعدد مصنفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، جیسا کہ صاحب "کشف الظنون" المعروف حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اور صاحب "سعود المطالع" المعروف ابیاری رحمہ اللہ وغیرہ۔
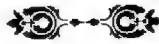
ان دس چیزوں کو عربی ادبی علوم کے ماہر ابو العرفان محمد بن علی الصبان نے اشعار میں یوں ذکر کیا ہے:

ان مبادئ كل علم عشرة
الحد والموضوع ثم الثمرة
ونسبة و فضله والواضع
والاسم الاستمداد حكم الشارع
مسائل والبعض بالبعض اكتفى
ومن درى الجميع حاز الشرفا ❶

"یقیناً ہر علم میں بنیادی دس چیزیں ہیں: تعریف، موضوع، فائدہ، نسبت، فضیلت، موجد، نام، ماخذ، اس کے بارے میں شرعی حکم اور اس کے مسائل بعض نے چند ایک کو ذکر کرنے پر ہی اکتفا کیا اور جس نے سب کو جان لیا تو اس نے شرف و بزرگی کو پالیا۔"

لہٰذا سب سے پہلے میں ان دس چیزوں کو ذکر کرتا ہوں تا کہ اس علم کے بارے میں قارئین کو تعارف ہو سکے۔

---

❶ لآلی الطل الندية تاليف محمد بن يوسف الخياط المتوفی ۱۳۰۳ھ (ص ۲).

علم ''اصول تخریج'' کی تعریف: وہ علم جس میں ان اصول وضوابط کی پہچان حاصل ہو جن کے ذریعے راوی اور روایت کی حالت اور مخرج معلوم کرنے کا طریقہ اور متعلقہ روایت کے تمام طُرُق اور الفاظ اکٹھے کر کے، اس روایت پر صحت یا ضعف کا حکم لگانے کا ملکہ حاصل ہو۔

موضوع: راوی، روایت اور ان کے متعلق بحث۔

فائدہ: سنت نبویہ کی حفاظت اور غیر سنت کو سنت سے الگ کرنا۔

نسبت: یہ علم ''علوم شرعیہ'' میں سے ہے کیونکہ یہ حدیث اور علوم حدیث پر مشتمل ہے۔

فضیلت: اس علم کی فضیلت اپنی اصل کے اعتبار سے ہے اور اس اصل سے مراد مَہبطِ وحی اور صادق ومصدوق ﷺ کی زبان اطہر سے نکلنے والے موتی و جواہرات ہیں جن کو سنت کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کے حامل کے بارے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ)) [1]

''اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے اس شخص کو جس نے میری بات سنی پس اسے یاد کیا اور اسے آگے پہنچایا'' اور ایک روایت میں ہے: ''پھر اسے اسی طرح (بغیر کمی بیشی کے) آگے پہنچایا جیسے اس نے سنا تھا پس کتنے ہی ایسے پہنچائے گئے ہیں (شاگرد) جو سننے والے (استاد) سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

یقیناً اس روایت میں حدیث کو پڑھنے، سننے اور پھر اس کے متون اور رُوَاۃ کا خیال رکھ کر اسے یاد رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کا اہتمام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اور یہی علم تخریج کا محور ہے۔

---

[1] جامع الترمذی ، کتاب العلم ، باب ۷ ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع ، حدیث: ۲۶۵۷، ۲۶۵۸ دونوں کی سندیں صحیح ہیں۔ نیز دیکھیے ابن ماجہ: ۲۳۲ ، مسند احمد: ۱ / ۴۳۶ اور (عن زید بن ثابت بسند صحیح) ، ابو داود: ۳۶۶۰ ، ابن ماجہ: ۲۳۰ ، مسند احمد: ۵/ ۱۸۳ سند صحیح ہے۔

مُوجِد: اس علم کو علمائے حدیث یعنی محدثین کرام نے وضع کیا ہے۔

نام: اس علم کا نام ''اصول تخریج'' ہے۔

مأخذ: اس علم کا مأخذ وہ تطبیقی ابحاث ہیں جو علمائے حدیث نے حدیث کی شروحات میں ذکر کی ہیں۔

حکم: اس علم کا حصول فرض کفایہ ہے۔ [1]

مسائل: اس علم میں ان مسائل کی بحث ہوتی ہے جو حدیث کے متن اور سند سے تعلق رکھتے ہیں اور ان مصادر کے بارے میں بات ہوتی ہے جن میں یہ متن وسند مذکور ہوں۔

نوٹ: ...... یہ تھیں علم اصول تخریج کے متعلق وہ بنیادی دس باتیں جن کا جاننا طالب علم کے لیے ضروری ہے کیونکہ جب اسے اپنے مطلوب علم کی اہمیت، قدر و منزلت اور موضوع وغیرہ کا علم ہوگا تو اس کے حصول میں اس کی ہمت بندھے گی۔

اصول التخریج

اس کتاب کو میں نے آٹھ بڑے ابواب میں تقسیم کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

---

[1] شرح احیاء علوم الدین للزبیدی (۱/ ۷٤) و التأصیل لأصول التخریج للشیخ بکر ابی زید رحمه الله ، ص: ۳۹ .

مبادیاتِ اصول تخریج

اس علم کی تعریف دو طرح سے کی جاتی ہے، ایک جزوی طور پر یعنی لفظِ ''اصول'' کی علیحدہ اور ''تخریج'' کی علیحدہ اور دوسری مرکب اضافی کے طور پر۔

جزوی تعریف: **اصول**:...... یہ اصل کی جمع ہے اور اس کے مختلف معانی ہیں جن میں سے ایک معنی ''بنیاد'' کے ہیں جیسے ''اصول البناء'' یعنی عمارت کی بنیادیں، جن پر اس کا وجود قائم ہوتا ہے۔

اسی طرح اصل کے معنی قاعدہ و قانون کے بھی ہوتے ہیں جیسے "الاصل فی الفاعل انه مرفوع" یعنی قاعدہ یہ ہے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

تخریج: تخریج کے لغوی معنی:...... تخریج بروزن تفعیل ہے اور یہ باب تفعیل کا مصدر ہے یعنی "خرّج یخرّج تخریجا" اس کے معنی ''نکالنے اور علیحدہ کرنے'' کے ہیں چونکہ ایک چیز کو اس کی اصل جگہ سے نکالنا اور علیحدہ کرنا تخریج کہلاتا ہے۔ اسی لیے محدث کے حدیث کو کتب حدیث سے نکالنے اور علیحدہ کرنے کے عمل کو تخریج کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی: راوی اور روایت کی حالت اور مخرج کو پہچاننے اور مطلوبہ روایت کے تمام طرق اور الفاظ کے اعتبار سے اس پر صحت یا ضعف کا حکم لگانے کو تخریج کہتے ہیں۔

تعریف ''اصول تخریج'' باعتبار مرکب اضافی:

وہ علم جس میں ان اصول وضوابط کی پہچان حاصل ہو جن کے ذریعے راوی اور روایت کی حالت اور مخرج معلوم کرنے کا طریقہ اور متعلقہ روایت کے تمام طرق اور الفاظ اکٹھے کر کے، اس روایت پر صحت یا ضعف کا حکم لگانے کا ملکہ حاصل ہو۔

☆...... بعض نے علم اصول تخریج کی یہ تعریف کی ہے ''کتب احادیث میں سے

حدیث کے مصادر اصلیہ کو جاننا اور ان کو بیان کرنا اور بوقت ضرورت اس کے مرتبہ (صحت یا ضعف) کو بیان کرنا۔" (علم تخریج الحدیث از محمد محمود بکار ص ۱۲۰)

☆......بعض کے نزدیک علم اصول تخریج کی تعریف یہ ہے "کتب احادیث میں سے کسی حدیث کے مصادر پر اطلاع پانا اور بوقت ضرورت اس کے مرتبہ کو بیان کرنا۔"

(اصول تخریج از محمود طحان ص ۱۰)

اصول تخریج پر قرآنی دلائل

(۱) مستند دلیل کا مطالبہ

کسی بھی بات کو ثابت کرنے کے لیے دلیل کا ہونا ضروری ہے اور دلیل کا حصول تخریج کے ذریعے ممکن ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ مدعی اپنے دعوے کے اثبات کے لیے دلائل تلاش کرے اور کتب کی ورق گردانی کرے۔

جب تخریج ایک ایسا ذریعہ ہے جو دلائل کے تثبت کے لیے یقینی ہے تو اسی طریقہ کار کو اپناتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے ان کے دعوی شرک پر دلائل کا مطالبہ فرمایا،

الف: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِيْتُوْنِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ﴾

(الاحقاف٤٦:٤)

"اگر تم سچے ہو (اپنے دعویٰ شرک میں) تو میرے پاس کوئی کتاب لاؤ جو اس (قرآن) سے پہلے آئی ہو یا کوئی علمی مستند دلیل لاؤ۔"

اسی لیے بعض مفسرین نے "اثارة" کے معنی اسناداً کیے ہیں اور "اثارة" یہ ماخوذ ہے "اثر" سے یعنی کوئی مستند روایت۔ [1]

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "الاثارة" کے معنی "الخط" کے ہیں یعنی کوئی ایسی

[1] فتح الباری: ۱ [illegible] (ص [illegible])

تحریر اور ایسا مکتوب جو بڑوں سے مستند چلا آ رہا ہو۔

ب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿نَبِّئُوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ (الانعام٦: ١٤٣)

''اگر تم سچے ہو تو مجھے علم (یعنی علمی دلیل) کے ساتھ خبر دو۔''

ان آیات سے پتا چلا کہ انسان کو براہین و دلائل قاطعہ کی روشنی میں اپنی پوری زندگی کو بسر کرنا چاہیے، خواہ معاملہ عبادات کا ہو یا اعتقادات کا، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ اللہ کے راستے پر یقین محکم اور مکمل بصیرت کے تحت چلتے رہیے اور اسی کی دعوت دیجیے، چنانچہ

ج: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ﴾

(یوسف ١٢: ١٠٨)

''کہہ دیجیے یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں پوری بصیرت پر میں اور وہ بھی جنھوں نے میری پیروی کی ہے۔''

محل شاہد: دین میں ایک عالم کے لیے بصیرت تبھی ممکن ہے جب وہ روایات کی تخریج و تحقیق میں مہارت تامہ رکھتا ہو۔

(۲) متابعات وشواہد کو جمع کرنا:

ایک روایت کی متابعات وشواہد کو اکٹھا کرنے سے بھی اس روایت کے بارے میں مختلف فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلاً: ادراج، قلب، زیادتی الفاظ، ملتقی الاسناد راوی، عالی اور نازل سند کا معلوم ہونا وغیرہ۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان رہنمائی فرماتا ہے:

﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى﴾ (البقرة ٢: ٢٨٢)

”اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنا لو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنا لو جو) ان لوگوں میں سے (ہوں) جنہیں تم پسند کرتے ہو، تاکہ دونوں (عورتوں) میں سے ایک بھول جائے تو ان میں سے ایک، دوسری کو یاد دلا دے۔“

محل شاہد: اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم دنیوی معاملات میں شاہد اور گواہ بنا لیں تاکہ معاملے میں پختگی ہو، تو یہی چیز دینی معاملے میں بالاولیٰ ضروری ہے، اور علم تخریج بھی ایک دینی معاملہ ہے لہٰذا ہمیں ایک روایت کے تمام متابعات وشواہد تلاش کرنا چاہییں تاکہ اس روایت کی حقیقت اور نوعیت کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

(۳) محض گمان اور سنی سنائی بات سے اجتناب

اسلام ہمیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ ہم دین کے معاملے میں محض گمان پر اعتماد نہ کریں بلکہ تحقیق کریں اور جب تک متعلقہ روایت کے بارے میں مکمل یقین حاصل نہ ہو اس کو بیان نہ کریں اور نہ ہی سنی سنائی بات پر اعتماد کریں جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((كفىٰ بالمرء كذبا أن يحدث بكل ما سمع)) [1]

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ سنی بات آگے بیان کر دے۔“

اسی طرح محض اپنے گمان پر بھروسہ کر لینے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ﴾ (النجم۵۳:۲۳)

”وہ محض گمان اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس رب کی طرف سے ہدایت آ چکی ہے۔“

یہی وجہ تھی کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیرؓ نے سوال کیا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، حدیث: ۱۰۷۔

کہ ابا جان آپ نبی اکرم ﷺ سے بہت کم روایت کرتے ہیں جس طرح فلاں فلاں صحابی روایت کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ واقعی میں آپ ﷺ سے جدا تو نہ رہا لیکن میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

((من كذب عليّ متعمدا فليتبوأ مقعده من النار)) ❶

''جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔''

الغرض معلوم ہوا کہ روایت بیان کرنے میں احتیاط کرنی چاہیے جیسا کہ متعدد صحابہ کرام ﷺ میں سے کسی سے کوئی دین کا مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ اپنی بجائے دوسرے کی طرف بھیج دیتا اور وہ دوسرے صحابی کسی اور کی طرف حتیٰ کہ سائل دوبارہ پہلے کی طرف لوٹا دیا جاتا۔ ❷

(۴) رواۃ اوران کے احوال کی چھان بین

جس واسطے اور سند کے ذریعے سے ہم تک روایت پہنچی ہے اس کے بارے میں چھان بین کرنا اور اس کے راویوں کے احوال معلوم کرنے کا شریعت ہمیں حکم دیتی ہے تا کہ جھوٹے اور برے آدمی کی روایت پر اعتبار نہ کیا جائے وگرنہ سوائے ندامت وافسوس کے کچھ حاصل نہ ہوگا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ۝﴾

(الحجرات ٤٩:٦)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کرلو، (ایسا نہ ہو) کہ کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔''

---

❶ صحیح مسلم ، المقدمة ، باب ٣ النهي عن الحديث بكل ما سمع ، حديث: ٥۔

❷ جامع بيان العلم و فضله لابن عبد البرؒ (٢/ ١٦٣)۔

محل شاہد: اس آیت مبارکہ سے پتا چلا کہ حدیث کی سند میں اگر کوئی راوی فاسق، غیر عادل یا غیر ضابط ہے تو اس روایت کو بیان کرنے میں احتیاط کرنی چاہیے۔

(۵) تاریخ کا اعتبار

کسی روایت کی صحت وضعف پہچاننے میں تاریخ کا بھی بڑا عمل دخل ہے تاریخ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی کی اپنے ذکر کردہ شیخ (مروی عنہ) سے ملاقات یا اس کا ہم عصر ہونا بھی ثابت ہے یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ راوی ایسے شیخ (مروی عنہ) سے بیان کر رہا ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے فوت ہو چکا ہو، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بھی یہود ونصاریٰ کے باطل دعویٰ کو رد کرنے کے لیے تاریخ سے استدلال کیا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝﴾ (آل عمران ۳: ٦٥)

''اے اہل کتاب تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو جب کہ تورات اور انجیل نازل ہی ان کے بعد کی گئی ہیں، کیا تم سمجھتے نہیں۔''

نوٹ: ...... یہ اصول تخریج کے کچھ پہلو ہیں جن کو اہل علم نے قرآن مجید سے استدلال کیا ہے۔

اخراج، تخریج اور استخراج

اخراج اور تخریج: محدثین کے نزدیک ان دونوں لفظوں کا ایک ہی مطلب ہے، لفظ تخریج کو محدثین نے مختلف اطلاقات (مطلب ومفہوم) کے لیے استعمال کیا ہے۔

(۱) اطلاق اول: ...... بعض دفعہ لفظ تخریج کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ ''محدث کسی حدیث کو اپنی کتاب میں باسند ذکر کر دے''، جیسے امام بخاری رحمہ اللہ کا کسی حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر کرنا تو اس کے بارے یوں کہا جائے گا:

''هذا حديث اخرجه البخاری او خرّجه البخاری''❶

❶ اصول تخريج للطحان، ص: ۱۰۔

(۲) اطلاق ثانی:...... بعض مرتبہ لفظ تخریج کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ''محدث کسی حدیث کو مختلف اجزائے حدیثیہ یا کتب حدیث سے نکال کر اسے اپنی سند سے یا کسی دوسرے (استاد یا ہم عصر) کی سند سے بیان کرے، پھر اس پر کلام کرے اور جن محدثین نے اس حدیث کو اپنی کتب حدیث میں ذکر کیا ہے ان کو بیان کرے۔'' ❶

(۳) اطلاق ثالث:...... بعض مرتبہ لفظ تخریج کا مطلب ''کسی حدیث کے مصادر اصلیہ کو بیان کرنا'' ہوتا ہے یعنی کوئی شخص جوامع، مسانید اور سنن کے مصنفین میں سے جس جس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس کو بیان کردے۔'' ❷

(۴) اطلاق رابع:...... بسا اوقات لفظ تخریج کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ''محدث نے جن شیوخ سے سنا ہے یا ان پر پڑھا ہے یا اجازت لی ہے، وہ ان استادوں کے ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دے اور ان سے مسموع روایات کو ذکر کردے ایسی تصنیف کو معجم کہتے ہیں یا محدث ان کے ناموں کو سماع میں مقدم ہونے یا سند کے عالی ہونے یا شہر کے اعتبار سے ذکر کرے اور ہر استاد کے ترجمہ (حالات کے بیان) میں اس سے سنی ہوئی روایات کو ذکر کرے۔'' ❸

اہل علم میں سے بعض نے اخراج اور تخریج میں فرق بھی کیا ہے لیکن یہ فرق باعتبار لغوی معنی کے نہیں بلکہ باعتبار اصطلاحی معنی کے ہے جیسا کہ صاحب کتاب ''حصول التفریج باصول التخریج'' احمد بن محمد بن الصدیق الغماری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

استخراج: لفظ استخراج کا مطلب یہ ہے کہ محدث کسی مسند کتاب کی حدیث کو اپنی سند سے بیان کرے اور پھر اس (استخراج کرنے والے) محدث کی سند صاحب کتاب کے استاد یا استاد کے استاد سے جا ملے یا اس سے اوپر کسی راوی میں اکٹھی ہو جائے اور اس امر کا بھی لحاظ

---

❶ فتح المغیث للامام السخاوی، (۲/ ۳۳۸)۔

❷ اصول تخریج للطحان، ص:۱۰۔

❸ حصول التفریج باصول التخریج لأحمد بن محمد بن الصدیق الغماری، ص:۱۳۔

رکھے کہ وہ مذکور حدیث اسی صحابی سے مروی ہو جس صحابی کی سند سے صاحب کتاب نے ذکر کی ہے تو محدث کے اس عمل کو استخراج کہیں گے، جیسے

☆ "المستخرج علی صحیح البخاری" لأبی العباس احمد بن سعید ابن عقدہ رحمہ اللہ (ت ۳۳۲ھ)

☆ "المستخرج علی صحیح البخاری" لأبی بکر الاسماعیلی رحمہ اللہ (ت ۳۷۱ھ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مستخرج کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ سند، صاحب کتاب کی سند سے کسی اتنے دور واسطے کے شیخ سے نہ ملے کہ سند مفقود ہونے کا اندیشہ لاحق ہو۔ [1]

علم تخریج کی ابتداء:

زمانہ قدیم میں علماء علم تخریج کے زیادہ محتاج نہ تھے کیونکہ وہ سنت مبارکہ کے مصادر اصلیہ پر بڑی وسیع اطلاع رکھتے تھے، حدیث اور علوم حدیث ان کا اوڑھنا بچھونا تھا، پھر آہستہ آہستہ مسلمانوں کا کتب حدیث سے تعلق کمزور ہوتا چلا گیا، ہمتیں ماند پڑنے لگیں اور حدیث کو کتب حدیث سے تلاش کرنا ایک بہت مشکل کام سمجھا جانے لگا جس کی وجہ ان کتب حدیث کے طریقۂ استخدام سے ناواقف ہونا ہے، کیونکہ جب پتا ہی نہ ہو کہ اس کتاب کو کس طریقے سے تصنیف کیا گیا ہے اور اس میں کتب وابواب کی ترتیب کس انداز سے ہے تو کیسے ممکن ہے کہ باحث مطلوبہ حدیث کو پالے اور اگر کسی کا حدیث کو تلاش کرنے کا ارادہ ہو بھی تو چند صفحات کی ورق گردانی کرنے کے بعد طبیعت میں تھکاوٹ اور سستی لاحق ہو جاتی ہے اس حدیث کو تلاش کرنے کے عمل کو ترک کر دیا جاتا ہے۔

متقدمین علماء نے ایسی کتب تصنیف کیں جن میں احادیث کو تو ذکر کیا گیا لیکن بغیر ان کے مخرج اور درجہ حدیث کو ذکر کیے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے معاصر حدیث اور درجہ

[1] تدریب الراوی للسیوطی رحمہ اللہ، (۱/ ۱۱۲).

حدیث پر اطلاع رکھتے ہیں اور جب اس امر کی قلت پائی گئی تو ایسے جہابذہ علماء پیدا ہوئے جنہوں نے نہ صرف مخرج حدیث بلکہ اس حدیث کی سند اور متن کے متعلقہ تمام غموض وخفاء کو ظاہر کیا۔ وہ علماء جنہوں نے اس امر کا اہتمام کیا ان میں سے امام بیہقی رحمہ اللہ (ت ۴۵۸ھ) اور امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (ت ۴۳۰ھ) وغیرہ قابل ذکر ہیں، جنہوں نے احادیث کو بیان کیا اور پھر ہر حدیث کے بعد اس بات کو ذکر کیا کہ مثلاً:

اخرجه البخاری فی الصحیح أو اخرجه مسلم فی الصحیح أو اخرجه البخاری و مسلم فی صحیحیهما.

اسی طرح امام ابو بکر خطیب البغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ) نے بھی بعض کتب کی احادیث کی تخریج کی ہے جیسے تخریج الفوائد المنتخبة للصحاح و الغرائب۔

نوٹ:...... الصحاح و الغرائب اس نام کی دو کتابیں ہیں:

۱: الصحاح والغرائب للشریف ابی القاسم الحسینی رحمہ اللہ۔

۲: الصحاح والغرائب للشریف ابی القاسم المهروانی رحمہ اللہ۔

ان دونوں کتابوں کی امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے تخریج کی ہے۔

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے بعد امام محمد بن موسیٰ الحازمی رحمہ اللہ نے امام ابو اسحاق شیرازی رحمہ اللہ کی کتاب "المهذب فی فقه الشافعیة" کی احادیث کی تخریج کی۔ اس کے بعد متعدد کتابوں کی تخریج مختلف ادوار میں ہوتی رہی جن کو میں نے مسائل کی ترتیب کے لحاظ سے ذکر کیا ہے۔ پہلے توحید وعقائد کے متعلقہ تخریج شدہ کتابوں کا تذکرہ ہے، پھر کتب تفاسیر کا اور پھر حدیث، اصول فقہ، فقہ، تصوف، اخلاقیات وغیرہ کا ذکر ہے۔

اسی ترتیب سے کتب تخریج کا ذکر کروں گا چاہے اس کتاب کا مؤلف متقدمین میں سے ہو یا متاخرین میں سے یا معاصرین میں سے۔

تخریج پر لکھی جانے والی کتب

توحید وعقائد

۱: "تخریج شرح العقائد النسفیة" مصنف: جلال الدین السیوطیؒ (ت ۹۱۱ھ)

۲۔ "تخريج أحاديث شرح المواقف" مصنف: جلال الدین السیوطیؒ (ت ۹۱۱ھ)

۳۔ "كتاب فرائد القلائد فى تخريج أحاديث شرح العقائد النسفية"
مصنف: ملا علی القاری رحمہ اللہ (ت ۱۰۱۴ھ)

۴۔ "تخريج أحاديث العقيدة الطحاوية"
مصنف: ناصر الدین الألبانی رحمہ اللہ (ت ۱۴۲۰ھ)

تفسیر القرآن

۱: "تخريج أحاديث تفسير الكشاف"
مصنف: الحافظ جمال الدین الزیلعی رحمہ اللہ (ت ۷۶۲ھ)

۲۔ "الكاف الشاف فى تخريج أحاديث الكشاف"
مصنف: الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۷ھ)

نوٹ: ...... یہ امام زیلعی رحمہ اللہ کی مذکور کتاب کا خلاصہ ہے لیکن جو احادیث و آثار امام زیلعی رحمہ اللہ سے رہ گئے ان کی تخریج حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں کی ہے۔

۳: "الفتح السماوى بتخريج أحاديث تفسير القاضى البيضاوى"
مصنف: زین الدین عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت ۱۰۳۱ھ)

۴: "تحفة الراوى فى تخريج أحاديث البيضاوى"
مصنف: الشیخ محمد همات زادہ رحمہ اللہ (ت ۱۱۷۵ھ)

۵: "تخريج أحاديث تفسير أبى الليث السمرقندى"
مصنف: الامام زین الدین قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (ت ۸۷۹ھ)

۶: "تخريج أحاديث ابن كثير الدمشقى" (ت ۷۷۴ھ)

نوٹ: ...... یہ تخریج تفسیر کے حاشیہ میں ہے جسے علماء کے ایک مجموعہ نے کیا ہے۔
(عبدالعزیز الغنیم، محمد احمد عاشور، محمد ابراہیم البنا)

۷: "تخريج أحاديث سورة الرعد من تفسير ابن كبير"

مصنف: محمد عبدہ عبدالرحمٰن۔

۸: "تخریج أحادیث الاحکام لابن العربی" مصنف: محمد مصطفیٰ بلقات۔

حدیث

ا: "کشف المنهاج و التناقیح فی تخریج احادیث المصابیح"
مصنف: صدرالدین ابوالمعالی محمد بن ابراهیم السلمی المناوی رحمہ اللہ (ت۸۰۳ھ)۔

۲۔ "تخریج تقریب الاسانید" مصنف: الحافظ ولی الدین ابوزرعۃ العراقی رحمہ اللہ
(ت۸۲۶ھ)

۳۔ "الحاوی فی بیان آثار الطحاوی وهو تخریج لاحادیث شرح معانی الاثار للطحاوی رحمہ اللہ"

نوٹ: ...... یہ امام ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب ہے جس میں انہوں نے ہر حدیث کی کتب ستہ کی طرف نسبت کی ہے اور اس حدیث کی صحت یا ضعف کو بھی بیان کیا، لیکن امام ابن حجر رحمہ اللہ اس کتاب کو مکمل نہ کر سکے، ان کے بعد ان کے شاگرد امام سخاوی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو مکمل کیا۔

۴: "نتائج الافکار فی تخریج أحادیث الاذکار للنووی"
مصنف: الامام ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

۵: "تخریج الاحادیث الاربعین النوویة"
مصنف: الامام ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

۶: "هدایة الرواة الی تخریج أحادیث المصابیح والمشکاة"
مصنف: الامام ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

۷: "تخریج أحادیث الشفا للقاضی عیاض"
مصنف: الحافظ قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (۸۷۹ھ)

۸: "تخریج أحادیث المشکاة" مصنف: ناصرالدین الالبانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ)

۹: "تخریج أحادیث الشهاب القضاعی الامام ابو العلاء العراقی"
مصنف: احمد بن محمد الصدیق الغماری رحمہ اللہ (ت ۱۳۸۰ھ)

اصول الفقہ

۱: "تخریج أحادیث منهاج البیضاوی فی الاصول"
مصنف: تاج الدین السبکی رحمہ اللہ (ت ۷۷۱ھ)

۲: "تحفة الطالب بمعرفة أحادیث مختصر ابن الحاجب"
مصنف: الحافظ ابن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت ۷۷۴ھ)

۳: "المعتبر فی تخریج أحادیث المنهاج و المختصر"
مصنف: بدر الدین محمد بن عبداللہ الزرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ)

۴: "تحفة المحتاج فی تخریج أحادیث المنهاج"
مصنف: الامام عمر بن ملقن رحمہ اللہ (ت ۸۰۴ھ)

۵: "تخریج أحادیث مختصر المنهاج"
مصنف: الحافظ العراقی رحمہ اللہ (ت ۸۰۶ھ)

۶: "موافقة الخُبرِ الخَبَرَ بتخریج أحادیث المنهاج و المختصر"
مصنف: الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ)

۷: "تخریج أحادیث المختصر الکبیر لابن حاجب"
مصنف: ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

۸: "تخریج أحادیث اصول البزدوی"
مصنف: الحافظ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (ت ۸۷۹ھ)

نوٹ:...... یہ تخریج "اصول بزدوی" کے حاشیہ میں موجود ہے۔

۹: "تخریج أحادیث اللمع فی اصول الفقه لابی اسحق الشیرازی"
مصنف: عبداللہ الصدیق الغماری

۱۰: "الابتهاج فی تخریج أحادیث المنهاج" مصنف: عبداللہ الصدیق الغماری

فقہ

۱: "تخریج أحادیث الام للامام الشافعی رحمہ اللہ"
مصنف: الامام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ (ت ۴۵۸ھ)

۲: "التحقیق فی أحادیث التعلیق فی فقه الحنابله"
مصنف: عبدالرحمٰن بن الجوزی رحمہ اللہ (ت ۵۹۷ھ)

۳: "تنقیح التحقیق" مصنف: محمد بن احمد المقدسی المعروف بابن عبدالهادی رحمہ اللہ (ت ۷۴۴ھ)

۴: "تنقیح کتاب التحقیق فی أحادیث التعلیق"
مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد الذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)

۵: "نصب الرایة فی تخریج أحادیث الهدایة"
مصنف: الحافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی رحمہ اللہ (ت ۷۶۲ھ)

۶: "ارشاد الفقیه الی أدلة التنبیه" مصنف: الحافظ عماد الدین ابن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (ت ۷۷۴ھ)

نوٹ: ...... یہ امام ابواسحٰق شیرازی رحمہ اللہ کی کتاب "التنبیه فی فقه الشافعیة" کی تخریج ہے۔

۷: "البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والاثار الواقعة فی شرح الکبیر" مصنف: امام ابن ملقن رحمہ اللہ (ت ۸۰۴ھ)

نوٹ: ...... یہ امام رافعی رحمہ اللہ کی کتاب الشرح الکبیر کی تخریج ہے۔

۸: "تخریج أحادیث المهذب فی الفقه الشافعی"
مصنف: امام عمر بن ملقن رحمہ اللہ (ت ۸۰۴ھ)

نوٹ: ...... یہ امام ابواسحٰق شیرازی رحمہ اللہ کی کتاب "المهذب فی الفقه

الشافعی" کی تخریج ہے۔

۹: "خلاصة البدر المنیر" مصنف: امام ابن ملقن رحمہ اللہ (ت۸۰۴ھ)

۱۰: "الدرایة فی تخریج أحادیث الھدایة"

مصنف: حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

۱۱: "التلخیص الحبیر فی تخریج أحادیث الشرح الکبیر"

مصنف: حافظ ابن حجر العسقلانی (ت۸۵۲ھ)

۱۲: "منیة الالمعی بمافات الزیلعی" مصنف: قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (ت۸۷۹ھ)

۱۳: "التعریف و الاخبار بتخریج أحادیث الاختیار"

مصنف: قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (ت۸۷۹ھ)

۱۴: "نشر العبیر فی تخریج الشرح الکبیر"

مصنف: حافظ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت۹۱۱ھ)

۱۵: "ارواء الغلیل فی تخریج أحادیث منار السبیل"

مصنف: امام ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ (ت۱۴۲۰ھ)

۱۶: "تمام المنة فی تخریج أحادیث فقه السنة"

مصنف: امام ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ (ت۱۴۲۰ھ)

۱۷: "تخریج أحادیث البدایة (ای بدایة المجتهد و نهایة المقتصد لابن رشد رحمہ اللہ)" مصنف: امام احمد بن الصدیق الغماری (ت۱۳۸۰ھ)

تصوف واخلاق

۱: "اخبار الاحیاء (احیاء علوم الدین للغزالی)"

مصنف: حافظ زین الدین عبدالرحیم العراقی رحمہ اللہ (ت۸۰۶ھ)

۲: "المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الأخبار" مصنف: حافظ زین الدین عبدالرحیم العراقی (ت۸۰۶ھ)

۳: "الکشف المبین عن تخریج احیاء علوم الدین للعراقی رحمہ اللہ" ایضاً (ت۸۰۶ھ)

۴: "تخریج أحادیث عوارف المعارف للسھروردی"
مصنف: قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (ت۸۷۹ھ)

۵: "تخریج أحادیث النصیحة الکافیة"
مصنف: قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (ت۸۷۹ھ)

۶: "غایة المرام فی تخریج أحادیث الحلال والحرام"
مصنف: امام ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ (ت۱۴۲۰ھ)

۷: "النفیس فی تخریج أحادیث التلبیس (لابن الجوزی رحمہ اللہ)"
مصنف: یحیٰی بن خالد توفیق

اللغة والنحو

۱: "فالق الاصباح فی تخریج احادیث الصحاح للجوھری رحمہ اللہ"
مصنف: حافظ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت۹۱۱ھ)

۲: "تخریج الاحادیث والاثار التی وردت فی شرح الکافیة فی النحو" مصنف: عبدالقادر البغدادی رحمہ اللہ (ت۱۰۹۳ھ)

کتب اخری

۱: "تخریج أحادیث مشکلة الفقر وکیف عالجھا الاسلام للقرضاوی" مصنف: ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ (ت۱۴۲۰ھ)

۲: "تخریج الاحادیث الواردة فی کتاب الاصول لابی عبید"
مصنف: عبدالصمد بکر عابد۔ [1]

[1] ابھی بھی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کلیۃ الحدیث الشریف میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

نوٹ:......امام محمد بن جعفر الکتانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الرسالة المستطرفة" میں تقریباً چالیس کے قریب تخریج کے متعلقہ کتابیں ذکر کی ہیں۔ (ص ۱۹۱۔۱۸۰)

ان کتب تخریج میں ان کتابوں کی احادیث کی تخریج کی گئی ہے جو مختلف موضوعات پر لکھی گئیں، البتہ وہ کتب جو فن تخریج پر لکھی گئیں اوران میں تخریج کے اصول وضوابط بیان کیے گئے وہ زیادہ تر معاصرین کی لکھی ہوئی ہیں جنہوں نے فن تخریج کو ایک ڈھانچے کی شکل میں پیش کیا اور یہ اہل علم کے لیے انتہائی مفید ہیں۔

وہ کتب جن پر میں نے اطلاع پائی اور میری نظر سے گزری ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اصول تخریج پر تصنیفات:

۱: "حصول التفريج بأصول التخريج" **المؤلف:** الشیخ احمد بن محمد بن الصدیق الغماری رحمہ اللہ (ت ۱۳۸۰ھ) **الناشر:** مكتبة الطبرية الطبعة الاولىٰ: ١٤١٤ هـ / ١٩٩٤م.

۲: "أصول التخريج و دراسة الاسانيد" **المؤلف:** د/محمود الطحان۔ **الناشر:** مكتبة المعارف الطبعة الثانية ١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م

۳: "التأصيل لأصول التخريج و قواعد الجرح والتعديل"
المؤلف: الشیخ ابوزید بکر بن عبداللہ۔ **الناشر:** دار العاصمة ، الرياض الطبعة الاولىٰ: ١٤١٣هـ/ ١٩٩٣م

۴: "طرق تخريج الحديث" **المؤلف:** الشیخ سعد بن عبداللہ الحمید۔ **الناشر:** دارعلوم السنة ، الرياض ، الطبعة الأولىٰ: ١٤٢٠هـ/ ٢٠٠٠م

۵: "علم تخريج الأحاديث (اصوله ، طرائقه ، مناهجه)"
المؤلف: الشیخ د/محمد محمود بکار۔ **الناشر:** دار طيبة للنشر والتوزيع ، الرياض الطبعة الثالثة: ١٤١٨هـ/ ١٩٩٧م

۶: "كشف اللثام عن أسرار تخريج حديث سيد الأنام ﷺ "

المؤلف: الشیخ عبدالموجود محمد عبداللطیف۔ **الناشر:** مکتبة الازھر ، الطبعة الأولیٰ: ۱٤۰٤ھ/ ۱۹۸۳م

۷: "طرق تخریج حدیث رسول الله ﷺ"

المؤلف: عبد المُھدی بن عبدالقادر بن عبدالھادی۔ **الناشر:** دارالاعتصام، القاھرہ الطبعة الأولیٰ: ۱٤۰۸ھ/ ۱۹۸۷م.

۸: "التخریج ودراسة الأسانید"

المؤلف: حاتم بن عارف بن ناصر الشریف العونی۔

نوٹ: ...... ان کتب کے مصنّفین نے جو تخریج کے اصول وضوابط بیان کیے ہیں وہ ایک ہی طرز کے نہیں ہیں ، بلکہ اکثر کا طریقہ تخریج ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہے اور اصولوں کی ترتیب میں بھی ہر ایک کا اپنا ہی انداز ہے۔

علم تخریج کے فوائد

علم تخریج کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند ایک کو ہم یہاں ذکر کر رہے ہیں تاکہ اس فن کی افادیت کا پتا چل سکے اور پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ وہ فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

۱: حدیث کے مصادر اصلیہ کا پتا چلتا ہے۔

۲: حدیث کے رواۃ اور ان کے حالات کا پتا چلتا ہے۔

۳: حدیث کی تمام اسانید پر اطلاع حاصل ہوتی ہے تاکہ ان اسانید کے ذریعے سے اس حدیث پر متواتر، عزیز یا غریب ہونے کا حکم لگایا جا سکے۔

۴: حدیث کے متابعات اور شواہد کا پتا چلتا ہے۔

۵: حدیث کے مرتبے کا پتا چلتا ہے صحت وضعف اور قبول ورد کے اعتبار سے۔

۶: حدیث کی عالی اور نازل اسانید کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۷: حدیث کی روایات میں الفاظ کی کمی بیشی کا پتا چلتا ہے مدرج ومقلوب کے اعتبار سے۔

۸: غریب الفاظ کی وضاحت معلوم ہوتی ہے۔

۹: رواۃ کے اوہام واخطاء کا پتا چلتا ہے۔

۱۰: دورانِ تخریج حدیث کے حکم کے متعلق حفاظ کے اقوال معلوم ہوتے ہیں۔

۱۱: اسانید کے اندر پائے جانے والے لطائف جیسے بدل اور موافقت کا پتا چلتا ہے۔

۱۲: یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مختلط راوی سے اختلاط سے پہلے کون روایت کرتا ہے اور اختلاط کے بعد کون؟

۱۳: اسانید کے اندر پائی جانے والی مخفی علتیں جیسے موصول یا مرسل ہونا، مرفوع ہونا، متصل یا منقطع ہونا وغیرہ کا علم ہوتا ہے۔

۱۴: کسی روایت پر اگر شذوذ کا حکم تھا تو وہ زائل ہو جاتا ہے۔

مصادر اصلیہ سے مراد

جب کسی حدیث کے مصادر اصلیہ کے بارے میں بات کی جائے تو اس وقت مصادر اصلیہ سے مراد مندرجہ ذیل اقسام کی کتب ہوتی ہیں:

☆ پہلی قسم:...... وہ کتب حدیث جن کے مؤلفین نے ان احادیث کو اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ تک بیان کیا، جیسے صحاح ستہ، موطا امام مالک، مسند احمد، مصنف عبدالرزاق وغیرہ۔

☆ دوسری قسم:...... وہ کتب حدیث جو پہلی قسم کے تابع ہوتی ہیں اور اس دوسری قسم کی پھر مزید تین صورتیں ہیں:

الف:...... وہ کتابیں جن میں کتب ستہ کی بعض کتابوں کی روایات کو جمع کیا گیا ہے، جیسے الجمع بین الصحیحین للحمیدی رحمہ اللہ۔

ب:...... وہ کتابیں جن میں کتب ستہ کی احادیث کے اطراف جمع کر دیے گئے ہیں، جیسے تحفۃ الاشراف للمزی رحمہ اللہ۔

ج:...... وہ کتابیں جن میں کتب ستہ میں سے کسی کتاب کا اختصار کیا گیا ہے جیسے

تہذیب سنن ابی داود للمنذری رحمہ اللہ۔

☆ تیسری قسم:...... وہ کتب جو مختلف فنون پر لکھی گئی ہیں جیسے تفسیر، فقہ، سیرت، تاریخ وغیرہ لیکن ان کے مؤلفین نے ان میں احادیث کو اپنی اسانید سے ذکر کیا ہے نہ کہ سابقہ پہلی قسم کی کتب میں سے کسی کتاب کی سند کے ذریعے سے، جیسے تفسیر الطبری ، تاریخ الطبری ، کتاب الأم للشافعی رحمہ اللہ وغیرہ۔

طرق التخریج

حدیث کی تخریج کرنے کے کل چھ طریقے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱: حدیث کو روایت کرنے والے صحابی کے ذریعے۔

۲: متن حدیث کے ابتدائی لفظ کے ذریعے سے۔

۳: حدیث کے متن میں آنے والے کسی قلیل الاستعمال کلمے کے ذریعے۔

۴: حدیث کے موضوع کے ذریعے۔

۵: حدیث کے متن یا سند میں موجود کسی منفرد صفت کے ذریعے، جیسے حدیث قدسی یا باپ کا اپنے بیٹے سے روایت کرنا وغیرہ۔

۶: کمپیوٹر کے ذریعے تخریج کرنا۔

الغرض کسی حدیث کے متلاشی کو متعلقہ امور میں سے کسی کے بارے میں معرفت حاصل ہو تو اس طریقے کے ذریعے اس حدیث پر اطلاع پانا آسان ہوگا۔

اب ہم ان چھ طریقوں کی تفصیل ذکر کرتے ہیں۔

تخریج کا پہلا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

پہلا طریقہ

''حدیث کو روایت کرنے والے صحابی کے ذریعے تخریج کرنا''

اس پہلے طریقے کا فائدہ اور استخدام تب ہوگا جب ہمیں متعلقہ روایت کو بیان کرنے والے صحابی کے نام کا علم ہو اور اگر صحابی (روای حدیث) کا نام معلوم نہیں تو اس طریقے سے تخریج کرنا ناممکن ہوگا۔

اس طریقے میں تین قسم کی کتب حدیث کا استعمال ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں:

۱: المسانید

۲: المعاجم

۳: کتب الاطراف

پہلی قسم: المسانید

لغوی تعریف:...... مسانید ''مُسْنَد'' کی جمع ہے جو کہ ''سند'' سے ماخوذ ہے اور سند کے معنی ہیں ''معتمد'' یعنی قابل اعتماد چیز یا سہارے کی چیز۔

اصطلاحی تعریف:...... وہ کتاب جس میں صرف ایک صحابی کی مرویات ہوں یا مختلف صحابہ کی مرویات کو علیحدہ علیحدہ جمع کیا جائے بغیر ان مرویات کے موضوع کا اعتبار کرتے ہوئے۔

فائدہ:...... ہر مسند میں صحابہ کرام کے ناموں کی ترتیب میں فرق ہے بعض نے صحابہ کرام کے ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کیا ہے، بعض نے اسلام میں سبقت لے جانے کے اعتبار سے، بعض نے قبائل کے اعتبار سے اور بعض نے شہروں کے اعتبار سے۔

مشہور کتب مسانید

مسانید کی حیثیت سے لکھی جانے والی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں :

۱: مسند ابی داود سلیمان بن داود الطیالسی رحمہ اللہ، (ت۲۰۴ھ)

۲: مسند أسد بن موسی الأموی رحمہ اللہ، (ت۲۱۲ھ)

۳: مسند عبید اللہ بن موسی العبسی رحمہ اللہ، (ت۲۱۳ھ)

۴: مسند ابی بکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ، (ت۲۱۹ھ)

۵: مسند مسدد بن مسرھد الأسدی البصری رحمہ اللہ، (ت۲۲۸ھ)

۶: مسند أبی خیثمة زھیر بن حرب رحمہ اللہ، (ت۲۳۴ھ)

۷: مسند أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ، (ت۲۴۱ھ)

۸: مسند عبد بن حمید رحمہ اللہ، (ت۲۴۹ھ)

۹: مسند نعیم بن حماد رحمہ اللہ، (ت ۲۲۸ھ)

۱۰: مسند أبی یعلی أحمد بن علی بن المثنی الموصلی رحمہ اللہ، (ت۳۰۷ھ)

مسانید کے نام سے لکھی جانے والی کتب ۱۰۰ کے قریب ہیں ان میں سے ۸۲ مسند کتابوں کو امام کتّانی نے اپنی کتاب الرسالة المستطرفة میں صفحہ نمبر ۴۷ پر ذکر کیا ہے ہم نے ان میں سے چند ایک کو بطور فائدہ نقل کر دیا ہے اور ان میں سے جو زیادہ مشہور اور متداول ہیں ان کا تعارف حسب ذیل ہے :

مسند ابی بکر الحمیدی

مصنف: الامام الحافظ عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ، (ت ۲۱۹ھ)

کتاب: مسند الحمیدی

کل احادیث: یہ کتاب صحابہ کی مسانید پر مشتمل ہے اور اس میں ۱۳۰۰ (تیرہ سو) احادیث ہیں۔

ترتیب: کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے نہیں بلکہ تاریخی اعتبار سے مرتب ہیں، مثلاً:

☆ سب سے پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مسند ہے۔

☆ پھر باقی خلفائے راشدین کی مسانید ہیں۔

☆ پھر باقی عشرہ مبشرہ صحابہ کی مسانید ہیں سوائے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے۔

☆ پھر امہات المؤمنین کی مسانید ہیں۔

☆ پھر باقی صحابیات کی مسانید ہیں۔

☆ پھر مردوں میں سے انصار صحابہ کی مسانید ہیں۔

☆ پھر باقی مرد صحابہ کی مسانید ہیں۔

☆ اس وقت مسند الحمیدی کے دو نسخے دستیاب ہیں۔

۱: مسند الحمیدی، تحقیق: الشیخ حبیب الرحمٰن الأعظمی

۲: مسند الحمیدی، تحقیق: الشیخ حسین سلیم أسد

(۱) مسند الحمیدی، تحقیق: الشیخ حبیب الرحمٰن الأعظمی

الشیخ حبیب الرحمٰن رحمہ اللہ نے تین نسخہ جات کا باہم تقابل کرنے کے ساتھ مسند الحمیدی کی تحقیق کی۔ ایک نسخہ مکتبہ دار العلوم دیو بند سے، دوسرا مکتبہ سعیدیہ حیدر آباد اور تیسرا نسخہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کے مکتبہ سے حاصل کیا۔ کراچی کی مجلس علمی کے رئیس مولانا محمد بن موسیٰ میاں نے شیخ حبیب الرحمٰن الاعظمی سے رابطہ کیا اور مسند الحمیدی کو ان کی تحقیق کے ساتھ پاکستان میں طبع کرنے کی اجازت طلب کی اور اسے پاکستان میں طبع کیا گیا۔

الشیخ حبیب الرحمٰن اعظمی کے محقق نسخے کی خصوصیات:

☆ یہ نسخہ دو جلدوں اور گیارہ اجزاء پر مشتمل ہے۔

☆ مسند الحمیدی کی احادیث کی ارقام مقرر کی گئی ہے۔

☆ مسند الحمیدی کی احادیث کو ابواب پر مرتب کیا گیا ہے۔

☆ ہر باب میں حدیث کا طرف ذکر کرنے کے بعد مسند میں موجود اس کے رقم کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

☆ اس نسخے میں احادیث کی تعداد ۱۳۰۰ ہے۔

(۲) مسند الحمیدی، تحقیق: الشیخ حسین سلیم اسد

یہ نسخہ الشیخ حبیب الرحمٰن اعظمی کے نسخے کے بعد کا ہے اور محقق نے مسند الحمیدی کی تحقیق میں اعظمی کے نسخے سے بھی فائدہ حاصل کیا ہے جیسا کہ مقدمة التحقیق میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ یہ نسخہ سب سے پہلے ۱۹۹۶ عیسوی میں مکتبہ دار السقاء دمشق سے طبع ہوا ہے۔

الشیخ حسین سلیم اسد کے محقق نسخے کی خصوصیات:

☆ یہ نسخہ دو جلدوں اور گیارہ اجزاء پر مشتمل ہے۔

☆ اس نسخے میں موجود احادیث کی تعداد ۱۳۳۷ ہے۔

☆ مسند الحمیدی کی احادیث کی ارقام مقرر کی گئی ہیں۔

☆ احادیث کی نصوص کا اعراب لگایا گیا ہے۔

☆ غریب اور نادر الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔

☆ مسند الحمیدی کی احادیث پر حکم لگایا گیا ہے، صحت، حسن اور ضعف کے اعتبار سے۔

☆ مسند الحمیدی کی احادیث کی تخریج کر دی گئی ہے۔

نوٹ: ...... یہ بات واضح ہی ہے کہ بعد میں تحقیق کرنے والا پہلے محقق کے نسخے سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے اور اس میں مزید فوائد ذکر کرتا ہے جو پہلے محقق سے رہ گئے ہوں۔ اسی طرح مسند الحمیدی کے پہلے نسخے کی عبارت میں اغلاط اور سقط تھا وہ اس دوسرے نسخہ میں نہیں ہے۔

اس نسخہ کے آخر میں محقق نے ابواب فقہیہ کے مطابق بھی ایک فہرس قائم کی ہے اور احادیث کے ابتدائی کلمات کے اعتبار سے بھی ایک فہرس قائم کی ہے پھر مزید یہ کہ مسند الحمیدی میں مذکور احادیث کی مسانید صحابہ کے اعتبار سے بھی فہرس قائم کی ہے۔

مسند الامام احمد

کتاب: مسند احمد

مصنف: الامام الحافظ أبو عبدالله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني رحمہ اللہ

کل احادیث: ۲۷۶۴۷ اور بعض کے نزدیک ۲۸۱۹۹

ترتیب: مسند احمد صحابہ کی مسانید پر مرتب ہے لیکن صحابہ کے نام مسند میں حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب نہیں بلکہ اس میں کئی چیزوں کا اعتبار کیا گیا ہے مثلاً:

- ☆ سب سے پہلے ان کی فضیلت کے اعتبار سے۔
- ☆ پھر ان کے شہروں کے اعتبار سے جن شہروں میں انہوں نے سکونت اختیار کی۔
- ☆ پھر ان کے قبائل کے اعتبار سے۔
- ☆ مسند احمد ۹۰۴ صحابہ کی مسانید پر مشتمل ہے۔
- ☆ مسند احمد میں سب سے پہلے عشرہ مبشرہ صحابہ کی مسانید ہیں، سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مسند، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسند، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مسند، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مسند، پھر باقی عشرہ مبشرہ صحابہ کی مسانید، پھر عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی مسند پھر تین صحابہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ، حارث بن خزمہ رضی اللہ عنہ اور سعد مولی ابی بکر رضی اللہ عنہ کی مسانید پھر اہل بیت کی مسانید ہیں اور سب سے آخر میں حضرت شداد بن الهاد رضی اللہ عنہ کی مسند ہے۔

صحابہ کی مسانید میں روایات کو ذکر کرنے کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں بلکہ بعض صحابہ کی مسند میں کئی سو احادیث ذکر کر دی گئی ہیں، جیسے مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مکثرین صحابہ کی مسانید اور بعض میں اس سے کم اور بعض صحابہ کی مسند میں صرف ایک ہی حدیث کو بیان کیا گیا ہے۔

مسند احمد کی طبعات:

(۱) طبعة المكتب الاسلامي:

یہ طبعہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد حروف تہجی کے اعتبار سے صحابہ کے ناموں کی

فہرس ہے جس میں ہر صحابی کے نام کے بعد جزء نمبر اور صفحہ نمبر ذکر کر دیا گیا ہے تا کہ اس صحابی کی احادیث کو دیکھنے میں آسانی ہو سکے۔ پس جو شخص کسی حدیث کو مسند احمد میں دیکھنا چاہتا ہے تو وہ پہلے صحابی کا نام معلوم کرے پھر اس فہرس کی طرف رجوع کرے۔

(۲) طبعة عالم الكتب

☆ یہ طبعہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد کے آخر میں اس جلد میں موجود صحابہ کے نام کی فہرست اور صفحہ نمبر ذکر کیا گیا ہے۔

☆ مسند احمد کی یہ طبعہ تخریج شدہ ہے، علمائے مصر کی ایک جماعت نے مسند احمد کی روایات کی تخریج حاشیہ میں ذکر کر دی ہے جو کہ باحث کے لیے انتہائی مفید ہے۔

☆ پہلی جلد کے شروع میں امام احمد رحمہ اللہ کے شیوخ کے ناموں کی فہرس حروف تہجی کے اعتبار سے قائم کی گئی ہے۔ اس میں ان تمام شیوخ کے نام نقل کر دیے گئے ہیں جن سے امام احمد اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں اور شیخ کے نام اور مختصر ترجمہ کے بعد اس سے مسند احمد میں مروی روایات کے ارقام ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

(۳) طبعة دار الحديث (القاهره بمصر)

☆ یہ طبعہ بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی آٹھ جلدیں الشیخ احمد شاکر رحمہ اللہ کی تحقیق پر مشتمل ہیں یعنی حدیث نمبر ا سے لے کر حدیث نمبر ۸۷۸۲ تک۔ اگلی دس جلدیں الشیخ حمزہ احمد زین کی تحقیق پر مشتمل ہیں یعنی حدیث نمبر ۸۷۸۳ سے لے کر حدیث نمبر ۲۷۵۱۹ تک۔ جلد نمبر (۱۹) اور جلد نمبر (۲۰) فہارس پر مشتمل ہے۔

☆ جلد نمبر (۱۹) فهارس الاطراف اور جلد نمبر (۲۰) فهارس الابواب الفقهية پر مشتمل ہے۔

☆ مسند احمد کی تمام احادیث کے ارقام (نمبر) وضع کیے گئے ہیں اور پھر ہر جلد میں موجود احادیث کے ارقام جلد کی ابتداء میں بیان کر دیے گئے ہیں، مثلاً: جلد نمبر ۶ من حدیث ۶۴۱۴ الی حدیث ۷۱۴۵۔

☆ ہر حدیث کا حکم حاشیہ میں بیان کر دیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ سند میں موجود رواۃ پر بھی بحث کی گئی ہے۔

☆ اگر کوئی حدیث مکرر آئی ہے تو اس کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

☆ غریب الفاظ کی شرح کر دی گئی ہے۔

☆ ہر جلد کے آخر میں اس جلد میں موجود صحابہ کے نام اور ان کی حدیث کا نمبر بیان کر دیا گیا ہے۔

(۴) طبعة مؤسسة الرسالة

یہ طبعہ پچاس جلدوں پر مشتمل ہے۔اس طبعہ کی تحقیق الاستاذ فضیلة الشیخ شعیب الأرناؤوط اور ان کے معاون ان کے تلانذہ عادل مرشد، نعیم العرقسوسی اور ابراهیم الزیبق وغیرہ نے کی ہے۔اس طبعہ کا سابقہ طبعات کے ساتھ تقابل کیا گیا خصوصاً قدیم طبعة میمنیة کے ساتھ جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے تاکہ نص کا صحیح ضبط ہو سکے۔

مؤسسة الرسالة کے اس نسخہ میں احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے کہ مسند کی یہ روایت کن کن مصادر میں موجود ہے اور آئمہ جرح و تعدیل نے اس حدیث پر کیا حکم لگایا ہے۔

جلد اول میں مقدمۃ التحقیق ہے جس میں مندرجہ ذیل امور کو بالخصوص ذکر کیا گیا ہے:

☆ ترجمة الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

☆ ثناء اهل العلم علیه

☆ مولفاته

☆ معنی المسند و اول من الف فیه

☆ الکلام علی مسند احمد

☆ أقسام الاحادیث التی فی المسند

☆ عنایة العلماء بالمسند

☆ وصف النسخ الخطية

☆ منهج التحقيق

اس طبعہ میں احادیث کے أرقام وضع کیے گئے ہیں اور کل احادیث 27647 ہیں۔

آخری روایت شداد بن الهاد رضی اللہ عنہ کی ہے۔

آخری پانچ جلدیں صرف فہارس پر مشتمل ہیں جن میں مندرجہ ذیل گیارہ قسم کی فہارس ہیں:

۱: فهرس الآيات القرآنية

۲: فهرس أطراف الاحاديث القولية والفعلية والآثار

۳: فهرس الأشعار

۴: فهرس أسماء الصحابة

۵: فهرس شيوخ الامام أحمد

۶: فهرس شيوخ عبدالله بن أحمد

۷: فهرس الرواة

۸: فهرس الاعلام الواردة فى متون المسند

۹: فهرس الأماكن والبلدان

۱۰: فهرس القبائل والجماعات

۱۱: فهرس الأيام والغزوات

مسند احمد پر کی جانے والی خدمات

جن پر میں نے اطلاع پائی وہ مندرجہ ذیل ہیں:

الفتح الربانی لترتیب مسند الامام أحمد بن حنبل الشيبانی رحمہ اللہ

مصنف: الشيخ احمد بن عبدالرحمن البنا الشهير بالساعاتی رحمہ اللہ (ت ۱۳۷۱ھ)

☆ یہ کتاب مسند احمد کی مختصر شرح ہے جو 24 (چوبیس) جلدوں پر مشتمل ہے۔

☆ اس کتاب کے ذیل میں علامہ ساعاتی کا ہی لکھا ہوا حاشیہ ہے جس کا نام "بلوغ الامانی من أسرار الفتح الربانی" ہے۔

☆ علامہ ساعاتی نے احادیث کی اسانید کو بطور اختصار حذف کر دیا ہے۔

☆ غریب الفاظ کی شرح اور عبارت کا ضبط بیان کیا گیا ہے۔

☆ حدیث کا حکم اور مسند احمد کے علاوہ دیگر کتب میں اگر وہ روایت ہے تو ان کتب کے رموز کے ذریعے سے اشارہ کیا ہے اور وہ رموز وہی ہیں جو حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی الجامع الصغیر میں استعمال کیے ہیں۔

☆ اگر حدیث کا تعلق احکام فقہیہ سے ہو تو اس حدیث کے بعد اس بارے میں اہل علم کا موقف بھی بیان کرتے ہیں اور اس کے بارے میں شواہد اور فوائد کو بھی نقل کرتے ہیں۔

☆ مسند احمد کی جن روایات کے بارے میں حافظ عراقی رحمہ اللہ اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوع ہونے کا دعویٰ کیا تھا، حافظ عراقی رحمہ اللہ کے شاگرد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے مسند احمد کی ان روایات کے دفاع میں کتاب لکھی جس کا نام "القول المسدد فی الذب عن مسند الامام أحمد" تو علامہ ساعاتی نے اپنی اس شرح میں ان مذکورہ روایات کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی اس کتاب کو بھی نقل کر دیا ہے۔

(۲) اطراف المسند المعتلی بأطراف المسند الحنبلی

مصنف: الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

محقق: د: زهیر بن ناصر الناصر طبعة دار ابن کثیر

☆ اس کتاب میں مسند احمد کی روایات کے جو اطراف اکٹھے کیے گئے ہیں، ان اطراف کی تعداد ۱۲۷۸۷ ہے۔

☆ اس کتاب میں صحابہؓ کے ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے اور پھر ہر صحابی کی مسند میں اطراف بیان کیے گئے ہیں اور ہر طرف کے شروع میں اُرقام وضع کیے گئے ہیں۔

- ☆ ہر صحابی کا نام ذکر کرنے کے بعد یہ رہنمائی کی گئی ہے کہ اس کی احادیث اصل مسند میں کہاں ہوں گی۔
- ☆ طرف ذکر کرنے کے بعد اس طرف کی سند بیان کی گئی ہے۔
- ☆ یہ کتاب دس جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد کے آخر میں اس جلد کے متعلقہ فہرست قائم کی گئی ہے۔
- ☆ سب سے پہلے صحابہؓ کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے مذکور ہیں پھر جو کنیت سے مشہور ہوئے پھر مبہم رواۃ پھر صحابیات کے نام بھی اسی ترتیب سے مذکور ہیں۔

اگر صحابی مکثرین میں سے ہے تو اس سے روایت کرنے والوں میں ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

(۳) خصائص المسند

مصنف: الحافظ ابو موسیٰ محمد بن عمر بن احمد الاصبہانی المدینی رحمہ اللہ (ت ۵۸۱ھ)

یہ متقدمین میں سے ہیں جنہوں نے مسند کے خصائص بیان کیے ہیں۔ یہ کتاب مستقل طور پر میری نظر سے نہیں گزری البتہ الشیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اپنی مسند احمد کی تحقیق کے مقدمہ میں ص ۲۲ سے لے کر ص ۳۱ تک اس کتاب کو نقل کیا ہے۔

(۴) المصعد الاحمد فی ختم مسند الامام أحمد:

مصنف: الحافظ شمس الدین محمد بن محمد المعروف ابن الجزری رحمہ اللہ الامام فی القراءۃ (ت ۸۳۳ھ)

یہ کتاب بھی پہلی کتاب کی طرح کافی مختصر ہے اور اسے بھی الشیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے مسند احمد کے مقدمہ میں ص ۳۲ سے لے کر ص ۶۵ تک نقل کیا ہے جس میں مسند احمد کی اہمیت وفضیلت امام احمد کی سوانح عمری، ان کے بیٹے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کی سوانح عمری اور حافظ قطیعی رحمہ اللہ کی سوانح عمری بیان کی گئی ہیں اور اس کتاب کی افادیت کو بیان کیا ہے۔

(۵) القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد:

مصنف: الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ (ت۸۵۲ھ)

امام ابن حجر رحمہ اللہ کے استاد حافظ عراقی رحمہ اللہ نے "مقدمہ ابن الصلاح" کی شرح میں لکھا ہے کہ مسند احمد میں موضوع روایات بھی ہیں اور ان کی تعداد 9 ذکر کی ہے اور ان کا یہ کہنا اس وجہ سے ہے کہ امام عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی رحمہ اللہ (ت ۵۹۷ھ) نے اپنی کتاب "الموضوعات" میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ مسند احمد کی کچھ روایات ایسی ہیں جو موضوع درجہ کی ہیں۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ نے 9 احادیث کے بارے میں موضوع ہونے کا کہا، جبکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن الجوزی رحمہ اللہ کی کتاب "الموضوعات" میں مزید تتبع تلاش کرنے کے بعد 14 مزید ایسی روایات پائیں جن پر امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے موضوع ہونے کا دعویٰ کیا اور وہ مسند احمد کی روایات ہیں۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی موصوف کتاب میں مسند احمد کی ان روایات پر موضوع (من گھڑت) کا حکم لگانے کی تردید کی ہے اور فرمایا کہ ان 23 روایات میں سے کچھ صحیح، کچھ حسن اور کچھ ضعیف ہیں چنانچہ انہوں نے مذکورہ کتاب میں ان روایات میں سے ہر روایت پر تفصیلی بحث کی ہے۔

یہ کتاب ایک جلد اور "۱۵۱" صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب الشیخ عبداللہ بن محمد الدرویش کی تحقیق شدہ ہے (طبعة الیمامة، دمشق۔ بیروت)

(۶) الذب الاحمد عن مسند احمد:

مصنف: العلامة الشیخ محمد ناصر الدین الألبانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ)

یہ کتاب ایک مجلد اور ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے (طبعة مؤسسة الریان، بیروت۔ لبنان)

یہ کتاب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کے مطالبے پر الشیخ الالبانی رحمہ اللہ نے لکھی جس سے مقصود ان غلط و باطل دعوں کا رد تھا جو مسند احمد پر کیے گئے ، وہ باطل اعتراضات مندرجہ ذیل ہیں:

۱: مسند احمد ، امام احمد کی اپنی تالیف نہیں اور نہ ہی اس کی نسبت امام احمد رحمہ اللہ کی طرف کرنی چاہیے۔

۲: امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ نے اس مسند میں اپنی مرویات کا بھی اضافہ کیا ہے۔

۳: مسند احمد ، امام ابو بکر احمد بن جعفر القطیعی تک مجہول واسطے کے ذریعے پہنچی ہے۔

۴: حافظ قطیعی غلط عقائد کا حامل تھا اور برے لوگوں میں سے ہے۔

۵: حافظ قطیعی نے مسند احمد میں اپنی طرف سے موضوع (من گھڑت) روایات داخل کر دی ہیں ، حتی کہ مسند احمد کا دو تہائی حصہ انہیں موضوع روایات پر مشتمل ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں ان تمام اعتراضات کا جواب بڑے مدلل اور علمی اسلوب سے پیش کیا ہے جو انتہائی مفید اور قابل تعریف ہے۔ (اللہ انہیں اسکی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین)

(۷) المحصّل لمسند الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ [1]:

المؤلف: عبداللہ بن ابراہیم بن عثمان القرعاوی

☆ یہ کتاب ۲۵ جلدوں پر مشتمل ہے اور مطبع دار العاصمۃ بالریاض کی مطبوع ہے۔

☆ آخری پانچ جلدیں فہارس پر مشتمل ہیں۔

☆ مؤلف نے مسند احمد کی احادیث کو سات بڑی اقسام میں منقسم کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) التوحید و أصول الدین (۲) الفقه (۳) التفسیر (٤) الترغیب (٥) الترهیب (٦) التاریخ (۷) الفتن و أحوال الاخرة

---

[1] مقدمة المحصّل، ص ٥ تا ١٠ .

☆ مؤلف نے ہر قسم کو مختلف ابواب میں منقسم کیا ہے، پھر جس صحابی کی مسند اس باب سے متعلقہ تھی اس کو اس باب میں ذکر کیا ہے، چاہے اس صحابی کی اس باب سے متعلقہ ایک روایت ہو یا زیادہ۔

☆ ہر حدیث کے شروع میں مسند احمد کی روایات کا الرقم التسلسل قائم کیا ہے، اس اعتبار سے صاحب کتاب کی ترقیم کے مطابق مسند احمد کی روایات کی مجموعی تعداد ۲۹۲۵۸ ہے۔

☆ مؤلف نے ہر باب میں موجود روایات کی داخلی ترقیم بھی وضع کی ہے۔

☆ مؤلف نے ہر حدیث کے آخر میں مسند احمد کی وہ ترقیم بیان کی ہے جو اصل متن کے اعتبار سے اس حدیث کی قائم ہے۔

☆ ہر مجلد کے شروع غلاف میں اس مجلد میں موجود روایات کی ترقیم بیان کی گئی ہے۔

☆ آخری پانچ جلدوں میں احادیث کے اطراف کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے اور ہر طرف کے سامنے رقم الحدیث بیان کر دیا گیا ہے اور اگر وہ روایت مکرر ہے تو ان باقی ارقام کو بھی بیان کر دیا گیا اور جلد نمبر ۲۵ کے آخر میں المحصل کی سات اقسام اور ان کے ابواب کی بھی فہرس قائم کی گئی ہے۔

☆ ہر مجلد کے آخر میں اس مجلد میں موجود موضوعات کی فہرس بھی قائم کی گئی ہے۔

☆ غریب الفاظ کی شرح، الفاظ کی زیادتی اور مزید فوائد بھی بیان کیے گئے ہیں۔

مسند ابی یعلی الموصلی

مصنف: الامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التمیمی الموصلی رحمہ اللہ (ت ۳۰۷ھ)

المحقق: اس کتاب کی تحقیق وتخریج کا کام الشیخ حسین سلیم اسد نے کیا ہے۔

☆ یہ کتاب ۱۴ جلدوں پر مشتمل ہے اور طبعة دار المامون للتراث کی طبع شدہ ہے۔

☆ مسند احمد کے بعد افادیت کے اعتبار سے اس مسند کا نمبر ہے۔

☆ مسند ابی یعلی میں احادیث کی تعداد ۷۵۵۵ ہے۔

☆ صحابہ کے ناموں کی ترتیب کا کوئی خاص طریقہ نہیں جیسا کہ سب سے پہلے خلفائے راشدین کی مسانید ہیں ،لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی مسند ذکر نہیں کی پھر باقی عشرہ مبشرہ کی لیکن سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی مسند بیان نہیں کی پھر مطلق صحابہ کی مسانید ذکر کر دی گئی ہیں بغیر کسی ترتیب کے۔

☆ محقق نے آخری جلد نمبر ۱۴ میں تین قسم کی فہارس قائم کی ہیں:

(۱) فهرس الآيات القرآنية (۲) فهرس الاحاديث و الآثار (۳) فهرس اصحاب المسانيد من الصحابة

طریقہ استخدام: اس کتاب سے حدیث تلاش کرنے کا طریقہ کار دو قسم کا ہے:

ا: یا تو حدیث کے متن سے پہلے لفظ کو دیکھیں اور آخری جلد میں فهرس الاحاديث و الآثار میں حروف تہجی کے اعتبار سے الفاظ ترتیب دیے گئے ہیں اور ہر لفظ حدیث یا جملۂ حدیث کے سامنے جلد نمبر اور حدیث نمبر ذکر کر دیا گیا ہے جس سے متعلقہ حدیث تک پہنچا جا سکتا ہے۔

۲: یا پھر حدیث کے راوی صحابی کا نام معلوم ہو تو اس نام کو آخری جلد میں فہرس اصحاب المسانید من الصحابۃ میں حروف تہجی کے لحاظ سے صحابی کے نام کا پہلا حرف دیکھیں اور متعلقہ حروف میں نام تلاش کریں ہر صحابی کے نام کے سامنے اس کی روایت کا نمبر اور جزء اور صفحہ کا نمبر ہوگا، جیسے مثال کے طور پر: ابو برزہ الاسلمی [حدیث نمبر ۷۴۲۰، ۷۴۴۴، جلد نمبر ۱۳، صفحہ نمبر ۴۱۵، ۴۳۷]

فہارس کے متعلقہ تنبیہات:

ا: فہارس کو حروف تہجی پر مرتب کرتے وقت "أل" تعریف کا اعتبار نہیں کیا۔

۲: فہارس میں تمام ہمزات کو اکٹھا جمع کر دیا گیا ہے، بغیر لحاظ کیے کہ وہ ہمزہ وصلی ہے، قطعی ہے یا ہمزہ استفہام۔

۳: فہارس میں تمام ہمزات کی حرکات کا بھی اعتبار نہیں کیا گیا بلکہ کوئی ہمزہ مکسور ہو، مضموم ہو یا مفتوح سب یکجا اکٹھے کر دیے ہیں۔

۴: فہارس میں احادیث اور آثار دونوں کی اکٹھی فہرس بنائی ہے انکی علیحدہ علیحدہ فہارس قائم نہیں کی گئیں۔

دوسری قسم: المعاجم

لغوی تعریف:...... یہ لفظ معجم کی جمع ہے اور معجم اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو یا تو صحابہ کی مسانید یا شیوخ یا شہروں کے ناموں کی ترتیب پر جمع کیا جائے اور یہ نام حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہوں۔

نوٹ: ...... تخریج کے پہلے طریقے میں چونکہ صحابی کے نام پر انحصار ہے۔ اس لیے اس دوسری قسم میں سے بھی ہمیں وہ کتب معاجم مطلوب و مقصود ہیں جو صحابہ کرامؓ پر لکھی گئیں۔

مشہور کتب معاجم:

۱: معجم الصحابة لأبی یعلی أحمد بن علی بن المثنی الموصلی رحمہ اللہ (صاحب المسند) (ت ۳۰۷ھ)

۲: المعجم الکبیر للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ (ت ۳٦۰ھ)

نوٹ: ...... یہ معجم رواۃ صحابہ کی مسانید پر مشتمل ہے سوائے مسند ابی ہریرہؓ کے کیونکہ امام طبرانی رحمہ اللہ نے مسند ابی ہریرہؓ کو علیحدہ تصنیف کیا ہے۔

۳: المعجم الاوسط للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ (ت ۳٦۰ھ)

نوٹ: ...... امام طبرانی نے یہ کتاب اپنے شیوخ کے ناموں پر مرتب کی ہے۔

۴: المعجم الصغیر للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ (ت ۳٦۰ھ)

نــوٹ: ......امام طبرانی نے یہ کتاب اپنے ایک ہزار شیوخ کے ناموں پر مرتب کی ہے اور غالباً ہر شیخ کی صرف ایک روایت نقل کی ہے۔

:۵ معجم الصحابة للاما م احمد بن علی بن لال الهمدانی رحمہ اللہ (ت ۳۹۸ھ)

المعجم الكبير

کتاب کا نام: المعجم الكبير

مصنف: الامام ابو القاسم سليمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ

محقق: الشیخ حمدی عبدالمجید السّلفی

المعجم الکبیر میں مسانید کی ترتیب وتعداد:

تعداد: یہ کتاب تقریباً 60 ہزار احادیث کا مجموعہ ہے اور اس کتاب کے بارے میں امام ابن دحیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کی معاجم نامی کتب میں سے سب سے بڑی کتاب ہے اور جب مطلق معجم کہا جائے تو اس سے مراد امام طبرانی کی یہی (المعجم الکبیر) کتاب مراد ہوتی ہے اور جب اس کے علاوہ کسی دوسری معجم کا تذکرہ کیا جائے تو اس کو مقید کیا جائے گا۔ [1]

ترتیب: یہ کتاب مسانید صحابہ پر مشتمل ہے اور صحابہ کے نام حروف تہجی پر مرتب ہیں، اس اعتبار سے کہ سب سے پہلے خلفائے راشدین کی مسانید اور پھر باقی عشرہ مبشرہ صحابہ کی پھر باقی تمام صحابہ کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہیں مرد صحابہ کے بعد صحابیات کے ناموں کو ذکر کیا ہے لیکن صحابیات میں سے ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی بیٹیوں کے ناموں کو مقدم کیا ہے اور ابتداء حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے کی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو اسے والہانہ محبت تھی پھر باقی صحابیات کے ناموں کو حروف تہجی کے لحاظ سے ذکر کیا ہے۔ [2]

☆ ہر صحابی کے نام کے بعد ان کا مختصر ترجمہ، تعارف اور مناقب بیان کیے ہیں۔

---

[1] اصول التخریج و دراسة الاسانید للطحان، ص: ٤٥۔

[2] علم تخریج الحدیث لمحمود بکار، ص: ۱۳۰، ۱۳۱۔

☆ امام طبرانی کی یہ کتاب مرفوع، موقوف اور مراسیل روایات کا مجموعہ ہے۔

☆ اگر صحابی مکثرین میں سے ہو تو اس کی روایات اس صحابی سے بیان کرنے والے رواۃ کے اعتبار سے ذکر کی ہیں۔

طبعه اولیٰ:...... وزارة الأوقاف العراقية

یہی کتاب مصر میں بھی طبع ہوئی اور ناشر مکتبہ ابن تیمیہ بالقاھرۃ ہے۔

مکتبہ ابن تیمیہ کی طبعہ: یہ طبعہ ۲۸ جلدوں پر مشتمل ہے پہلی ۲۴ جلدیں المعجم الکبیر پر مشتمل ہیں اور جلد نمبر ۲۵ میں بقیہ مسانید النسآء ذکر کرنے کے بعد امام طبرانی رحمہ اللہ کی ایک مختصر کتاب "كتاب الاحاديث الطوال" بھی ملحق کر دی گئی ہے جو جلد نمبر ۲۵ کے صفحہ نمبر ۱۸۹ سے شروع ہوتی ہے اور صفحہ نمبر ۳۲۷ پر ختم ہوتی ہے اس کے بعد امام ابو زکریا یحییٰ عبدالوھاب المعروف ابن مندہ رحمہ اللہ نے امام طبرانی کے حالات زندگی پر جو مختصر کتاب لکھی تھی وہ ملحق کر دی گئی ہے جو صفحہ نمبر ۳۲۹ سے شروع ہوئی اور صفحہ نمبر ۳۶۸ پر ختم ہوتی ہے۔

☆ محقق الشیخ حمدی رحمہ اللہ نے ہر جلد کے آخر میں چار قسم کی عموماً فہارس قائم کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ثبت الايات القرآنية (۲) ثبت الاحاديث والآثار على الأحرف الهجائية (۳) فهرس المواضع (٤) فهرس التراجم على الأحرف الهجائية

☆ جلد نمبر ۲۶ کے شروع میں کچھ مخطوطات کی صورتیں نقل کی گئی ہیں پھر صفحہ نمبر ۱۹ سے ان صحابہ کی مسانید جن کا نام عبداللہ تھا لیکن یہ جزء (۲۶ نمبر) الشیخ ابو معاذ طارق عوض اللہ کا تحقیق شدہ ہے۔

☆ جلد نمبر ۲۷ میں طبعہ اولیٰ اور طبعہ ثانیہ کا مقدمہ ہے جو الشیخ حمدی عبدالمجید کا ہے اور امام طبرانی رحمہ اللہ کی کتاب الاحادیث الطوال کی تحقیق کی گئی ہے۔

☆ جلد نمبر ۲۸ میں الشیخ سعد بن خالد الفوزان نے امام طبرانی رحمہ اللہ کی کتاب المعجم

الکبیر کی فہارس قائم کی ہیں اور ان کا نام "التقریب الی معجم الطبرانی الکبیر" رکھا ہے۔

نوٹ: ......ان تمام تر معلومات سے پتا چلا کہ امام طبرانی رحمہ اللہ کی المعجم الکبیر اصل میں ۲۵ جلدوں پر مشتمل ہے اور باقی سب ملحقات کتب وغیرہ ہیں۔

طبعہ ثانیہ: ......المعجم الکبیر للطبرانی کی دوسری طبعہ دار الکتب العلمیة کی ہے اور محقق کا نام ابو محمد الاسیوطی ہے۔

- ✩ یہ طبعہ 11 جلدوں پر مشتمل ہے۔
- ✩ ہر جلد کے آخر میں اس میں مذکور صحابہ کی ان سے (مروی عنہ) بیان کرنے والے رواۃ کے اعتبار سے فہرس موجود ہے۔
- ✩ جلد نمبر 9 کا آخری حصہ اور جلد نمبر 10 مسانید النساء پر مشتمل ہے۔
- ✩ جلد نمبر 11 ان مسانید پر مشتمل ہے جو الشیخ حمدی کے نسخہ کے جزء نمبر ۱۳ میں مفقود تھیں۔

المعجم الاوسط

مصنف: ابو القاسم سیلمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ (ت۳۶۰ھ)

- ✩ یہ کتاب امام طبرانی رحمہ اللہ کے شیوخ کے ناموں پر مرتب ہے جو تقریباً دو ہزار کے قریب ہیں۔
- ✩ اس کتاب میں روایات کی تعداد تیس ہزار کے قریب ہے۔
- ✩ یہ کتاب دار الفکر عمان کی مطبوع ہے اور سات جلدوں پر مشتمل ہے۔
- ✩ اس کتاب کا محقق الشیخ محمد حسن محمد حسن اسماعیل الشافعی ہے۔
- ✩ ہر جلد کے آخر میں حروف تہجی کے اعتبار سے امام طبرانی رحمہ اللہ کے شیوخ کے ناموں کی فہرس ذکر کر دی ہے جس میں ہر شیخ کا نام اور جلد کے جس صفحہ پر اس کی روایات ہیں، ان کو ذکر کر دیا ہے۔

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ امام طبرانی رحمہ اللہ کی یہ کتاب، امام دارقطنی رحمہ اللہ کی کتاب "الافـــراد" کے مشابہ ہے کیونکہ امام طبرانی رحمہ اللہ اپنے شیوخ سے ایسی روایات بیان کرتے ہیں جن کا تعلق عجائب وغرائب اور تفردات سے ہے۔

☆ اس کتاب کا بہترین نسخہ میری نظر میں دار الحرمین بالقاهرة کا مطبوع ہے جس کی تحقیق الشیخ ابو معاذ طارق عوض اللہ اور الشيخ عبدالمحسن بن ابراهيم الحسيني نے کی ہے اور دس جلدوں پر مشتمل ہے۔

نوٹ:......اس کتاب کی تحقیق الشيخ محمود الطحان نے بھی شروع کی تھی لیکن اس کو ابھی تک مکمل نہیں کر سکے اور اس میں قدرے تصحیف اور سقط بھی ہے یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ ❶

المعجم الصغير للطبراني رحمہ اللہ

مصنف: ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ

☆ اس کتاب میں امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنے ایک ہزار شیوخ کے نام حروف تہجی پر مرتب کیے ہیں اور ہر شیخ کا مختصر تعارف، نسبت اور اس سے مروی روایات میں سے ایک یا دو روایات کو ذکر کرتے ہیں۔

☆ اگر اس روایت کو بیان کرنے والا کوئی روای متفرد ہو تو متفرد راوی کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

☆ امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنے شیوخ کی زیادہ تر متفردات روایات کو اس کتاب میں جمع کیا ہے۔

☆ مرد شیوخ کے اسماء کے بعد جو مشائخ اپنی کنیتوں سے مشہور تھے ان کی روایات نقل کی ہیں پھر عورتوں میں سے جو امام طبرانی رحمہ اللہ کی استاذہ تھیں ان کے نام ذکر کیے ہیں۔

---

❶ المعجم الأوسط تحقيق ابو معاذ طارق عوض الله، طبعة دار الحرمين ج نمبر ١، ص: ٧۔

☆ اس کتاب کے دو متداول نسخے ہیں۔

پہلا نسخہ:

☆ المعجم الصغیر کا یہ نسخہ دار الکتب العلمیة کا مطبوع ہے اور دو جلدوں پر مشتمل ہے اور غیر محقق ہے۔

☆ اس طبعہ کے آخر میں کچھ علمی رسائل بھی جمع کیے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا: "غنیة الألمعی" لعلامة شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ۔

۲۔ "التحفة المرضية فی حل بعض المشكلات الحديثية"
للشيخ حسين بن محسن الانصاری اليمانی رحمہ اللہ

۳: "سنية رفع اليدين فی الدعاء بعد الصلوات المكتوبة لمن شاء"
للشيخ محمد بن عبد الرحمن الزبيدی اليمانی رحمہ اللہ

۴: "رسالة الكشف فی بيان خروج المهدی" للامام السيوطی رحمہ اللہ

دوسرا نسخہ:

المعجم الصغير کا یہ نسخہ المكتب الاسلامی کا مطبوع ہے اور دو جلدوں پر مشتمل ہے اور محقق ومخرج نسخہ ہے۔

☆ یہ نسخہ الشيخ محمد شكور محمود الحاج امرير کا تحقیق شدہ ہے۔

☆ محقق نے روایات کی تخریج بھی بیان کی ہے۔

☆ محقق نے جزء ثانی میں کئی طرح سے فہارس قائم کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) فهرس المجلد الاول حسب ترتيب الاسماء (۲) فهرس المجلد الثانی حسب ترتيب الأسماء (۳) فهرس الاحاديث (۴) فهرس المسانيد.

☆ آخر میں ان تمام شہروں کا مختصر تعارف بیان کیا ہے جن میں امام طبرانی رحمہ اللہ نے حدیث حاصل کی۔

☆ اس نسخہ کا نام "الروض الداني الى المعجم الصغير للطبراني رحمہ اللہ" ہے۔

تیسری قسم: کتب الاطراف

لغوی معنی:...... اطراف جمع ہے طرف کی، جس کے معنی ہیں جزء یا ٹکڑا اور یہاں سے مراد حدیث کا وہ جزء ہے جو اپنے باقی حصہ پر دلالت کرے۔

اصطلاحی تعریف:...... وہ کتب حدیث جن میں مؤلف احادیث کے ایسے اطراف کو ذکر کرے جو باقی حدیث پر دلالت کریں اور ہر متن کے متعلقہ اسناد کو یا تو بطور استیعاب ذکر کر دے یا پھر مخصوص کتب احادیث کی اسانید کو بیان کرے۔

کتبِ اطراف کی ترتیب: کتب اطراف کے اندر روایات کی ترتیب دو طرح سے پائی گئی ہے۔

(۱)...... مسانید صحابہ کے اعتبار سے کہ اس میں صحابہ کی مسانید حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہوں اور یہ طریقہ زیادہ تر کتب اطراف میں پایا گیا ہے۔

(۲)...... متن کے پہلے الفاظ کے اعتبار سے حروف تہجی پر ترتیب دیا گیا ہو اور یہ بہت کم ہے۔ مثال کے طور پر "اطراف الغرائب والافراد للدارقطنی" جس کو امام محمد بن طاہر المقدسی رحمہ اللہ (ت ۵۰۷ھ) نے مرتب کیا ہے۔

مشہور کتب الاطراف:

۱: "أطراف الصحيحين"

لابی مسعود ابراهيم بن محمد الدمشقی رحمہ اللہ (ت ۴۰۱ھ)

۲: "أطراف الصحيحين"

لابی محمد خلف بن محمد الواسطی رحمہ اللہ (ت ۴۰۱ھ)

۳: "الاشراف بمعرفة الاطراف"

لابی القاسم علی بن حسن المعروف ابن عساکر رحمہ اللہ (ت ۵۷۱ھ)

۴: "تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف"

لابی الحجاج یوسف بن عبدالرحمن المزی رحمہ اللہ (ت۷۴۲ھ)

یہ کتاب کتب ستہ کے اطراف پر مشتمل ہے اور اس میں کچھ صحاح ستہ کے مصنفین کی دوسری ملحقات کتب کے اطراف بھی جمع کیے گئے ہیں۔

۵: "اطراف المسانید العشرۃ"

لابی العباس احمد بن محمد البوصیری رحمہ اللہ (ت۸۴۰ھ)

اس کتاب میں دس مسانید کے اطراف جمع کیے گئے ہیں اور وہ دس مسانید مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) مسند أبی داود الطیالسی رحمہ اللہ ۔ (ب) مسند أبی بکر الحمیدی رحمہ اللہ۔ (ج) مسند مسدد بن مسرھد (د) مسند محمد بن یحییٰ العدنیؒ۔ (ر) مسند اسحق بن راھویۃ رحمہ اللہ۔ (س) مسند احمد بن منیع رحمہ اللہ۔ (ل) مسند ابی بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ۔ (ن) مسند عبد بن حمید رحمہ اللہ ۔ (و) مسند ابی یعلی الموصلی رحمہ اللہ (ہ)مسند الحارث بن محمد بن ابی اسامۃ رحمہ اللہ

۶: "اتحاف المحرۃ باطراف العشرۃ"

لاحمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

۷: "ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الحدیث"

لعبد الغنی النابلسی رحمہ اللہ (ت۱۱۴۳ھ)

کتب الاطراف کے فوائد:

۱: ایک حدیث کی مختلف اسانید ایک ہی جگہ اکٹھی حاصل ہوتی ہیں۔

۲: حدیث کے عزیز، غریب، مشہور یا متواتر ہونے کے لحاظ سے پہچان حاصل ہوتی ہے۔

۳: اس حدیث کو کتب احادیث میں سے کس کس میں اور اس کے کون کون سے ابواب میں ذکر کیا گیا ہے۔

۴: ایک صحابی کی ان مصنفات میں کل احادیث کی تعداد کے بارے میں علم حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ ملتقی السند رواۃ کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔

٦: رواۃ کے مشائخ اور تلامذہ کے بارے میں یقینی اطلاع حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً فلاں تابعی فلاں صحابی کا شاگرد ہے اور اس کی روایت فلاں مسئلہ سے متعلقہ ہے۔

تنبیہ:

کتب الاطراف کے اندر حدیث کا متن مکمل مذکور نہیں ہوتا بلکہ کبھی روایت بالمعنی بھی مذکور ہوتی ہے، لیکن جن مصادر کی طرف اشارہ کیا گیا ہو ان میں اس حدیث کے صحیح اور مکمل متن کو دیکھا جا سکتا ہے، جبکہ کتب مسانید اس کے برعکس ہیں، کہ ان میں متن کے الفاظ بعینہٖ اسی طرح ذکر کیے جاتے ہیں جیسے وہ الفاظ مروی ہوں۔

تحفۃ الاشراف

کتاب کا نام: تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف

مصنف کا نام: ابو الحجاج جمال الدين يوسف بن عبدالرحمن المزی رحمہ اللہ (ت ٧٤٢هـ)

کتاب کا موضوع: صحاح ستہ کی احادیث اور صحاح ستہ کے مؤلفین کی کچھ ملحقات کتب کی احادیث کے اطراف کو جمع کیا گیا ہے۔

ملحقات سے مندرجہ ذیل کتابیں مراد ہیں۔

(١) مقدمه صحيح مسلم (٢) كتاب المراسيل لابی داود رحمہ اللہ (٣) العلل الصغير للترمذی ۔ (٤) الشمائل للترمذی رحمہ اللہ۔ (٥) كتاب عمل اليوم والليلة للنسائی رحمہ اللہ

رموز: ......صحاح ستہ اور اس کی ملحقات کتابوں کے رموز جو امام مزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں قائم کیے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

خ: بخاری — **خت:** بخاری تعلیقا

م: مسلم — **د:** ابوداود

مد: ابوداؤد فی مراسیلہ — **ت:** الترمذی

تم: الترمذی فی الشمائل **س:** النسائی

سی: النسائی فی "عمل الیوم واللیلة"

ق: ابن ماجہ

ز: مازاده المصنف من كلام على الاحاديث

ع: ما رواه الستة

ك: ما استدركه المصنف على ابن عساكر

تحفۃ الاشراف کی ترتیب:

☆ اس کتاب میں صحابہ کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کیے گئے ہیں۔

☆ اگر صحابی کثیر الروایہ ہے تو اس سے روایت کرنے والے صحابہ اور تابعین میں اس صحابی کی روایت کو تقسیم کر دیا گیا ہے، اوران (راوی عنہ) صحابہ اور تابعین کے ناموں کو بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔

☆ اگر کسی صحابی سے کوئی تابعی کثیر الروایہ ہے تو اس تابعی کی روایات کو اس کے شاگردوں کے تراجم میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اوران شاگردوں (اتباع التابعین) کے نام بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیے گئے ہیں۔

☆ اسی طرح اگر کوئی تبع تابعین میں سے کثیر الروایہ ہے تو اس مروی عنہ کی روایات کو اس کے شاگردوں (تبع الاتباع) کے تراجم میں تقسیم کر دیا گیا ہے، اوران تبع الاتباع کے نام بھی حروف تہجی پر ترتیب دیے گئے ہیں۔

تحفۃ الاشراف میں کل راویات:

☆ تحفة الاشراف ۹۰۵ صحابہ کی مسانید پر مشتمل ہے۔

☆ تحفة الاشراف میں تابعین اور تبع تابعین کی مراسیل کی تعداد ۴۰۰ ہے۔

☆ تحفة الاشراف کی روایات کی تعداد ۱۹۵۹۵ ہے۔

فائدہ: ......صاحب کتاب نے ہر صحابی کی مسند میں اس سے مروی روایات نقل کی ہیں

اور چونکہ بعض روایات کئی صحابہؓ سے مروی ہیں اس لیے بعض صحابہ کرام کی مسانید میں ان روایات کو مکرر ذکر کرنا پڑا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترتیب میں سب سے پہلے اسماء ذکر کیے ہیں، پھر کنیتیں، پھر جو اپنے آباؤ اجداد کی طرف منسوب تھے، پھر مبہم اسماء ذکر کیے اور مبہم اسماء ذکر کرنے میں پہلے حرف کا اعتبار کیا، پھر صحابیات کے نام، پھر جو کنیت سے مشہور تھیں، پھر مبہم صحابیات کو ذکر کیا، پھر آخر میں تابعین اور تبع تابعین کی مراسیل کو ذکر کیا ہے۔

تحفة الاشراف میں روایت کا بیان:

امام مزی کا طریقہ کار اپنی کتاب میں روایت ذکر کرنے کا یہ ہے کہ سب سے پہلے صحابی کا ذکر کرتے ہیں مثلاً: "من كذب علی متعمداً" اس طرح سے حدیث کا طرف ذکر کرتے ہیں اور اس کے اوپر رمز لگاتے ہیں کہ اس روایت کو کن اصحاب الكتب الستہ نے بیان کیا ہے پھر اصحاب الكتب الستہ میں کتب کی ترتیب اصحیت کے اعتبار سے یعنی پہلے بخاری کی سند، پھر مسلم، پھر ابوداؤد، پھر ترمذی، پھر نسائی، اور پھر ابن ماجہ کی اسانید کو بیان کرتے اور اسناد کے ذکر کرنے کے بعد "بہ" کے ساتھ اشارہ کرتے ہیں "یعنی اخرج الحديث عن صاحب الترجمة بهذا الاسناد."

اسی طرح صاحب ترجمہ میں مذکوران روایات کو ان کے مخرجین کی کثرت کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے یعنی پہلے وہ روایت جس کو تمام صحاح ستہ کے مصنفین نے بیان کیا ہے، پھر اصحاب خمسه، پھر سنن اربعه و هكذا۔

☆ تابعی کے نام سے پہلے ایک ستارہ مثلاً: ☆عن زر بن حُبَيْش

☆ تبع تابعی کے نام سے پہلے دو ستارے مثلاً: ☆☆عن محمد بن قيس الأسدي عن حميد عن أنس رضی اللہ عنہ۔

☆ تبع الاتباع کے نام سے پہلے تین ستارے مثلاً: ☆☆☆سفيان بن عيينة الهلالي عن الزهري عن سالم عن ابن عمر.

تحفۃ الاشراف سے روایت کی تخریج کا طریقہ:

صحاح ستہ کی جس روایت کی تخریج کرنا مقصود ہو تو سب سے پہلے آپ کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ روایت کس صحابی سے مروی ہے اگر وہ کثیر الروایہ ہے تو ان کے تلامیذ میں سے کون اس روایت کو بیان کرنے والا ہے اس کے نام کو حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے دیکھا جائے گا اور اگر وہ تابعی بھی کثیر الروایہ ہے تو اس سے بیان کرنے والے تبع تابعی کے نام کو دیکھا جائے گا اور پھر اس تبع تابعی کے نام میں روایت مل جائے گی لیکن اگر تابعی مکثرین میں سے نہیں تو تابعی کے طبقہ میں ہی روایت مل جائے گی

اور اگر بالفرض صحابی سے روایت بیان کرنے والے تابعی کا نام معلوم نہیں تو پھر اس صحابی کی تمام روایات کی ورق گردانی کرنے سے وہ روایت ملے گی۔ اس صورت میں باحث کو قدرے صعوبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اگر روایت کے راوی (صحابی) کا ہی نام معلوم نہیں تو اس صورت میں مذکور کتاب سے حدیث کی تخریج کرنا ممکن نہیں۔

ذخائر المواریث

کتاب کا نام: ذخائر المواریث فی الدلالة علی مواضع الحدیث

مصنف: الامام الحافظ عبد الغنی بن اسماعیل النابلسی الحنفی الدمشقی رحمہ اللہ (ت ۱۱۴۳ھ)

کتاب کا موضوع: اس کتاب میں صحاح ستہ اور موطا امام مالک کے اطراف جمع کیے گئے ہیں۔

نوٹ: ...... بعض علماء نے موطا امام مالک رحمہ اللہ کو صحاح ستہ کے ساتھ ملانے کے توجیہ یہ بیان کی ہے کہ امام نابلسی رحمہ اللہ نے اہل مشرق اور اہل مغرب علماء کا خیال کیا ہے کہ اہل مشرق سنن ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں شامل کرتے ہیں جبکہ اہل مغرب علماء موطا امام مالک کو صحاح ستہ میں شامل کرتے ہیں تو اس لیے صاحب کتاب نے دونوں کا خیال کیا ہے، واللہ اعلم۔

ترتیب الکتاب: ...... صاحب کتاب نے اسے حروف معجم کے اعتبار سے صحابہ کی مسانید

پر مرتب کیا ہے۔

☆ صحابہ کے ناموں کی سات بڑی اقسام بنائی ہیں۔

پہلی قسم:...... ناموں سے مشہور مرد صحابہ کی مسانید۔

دوسری قسم:...... مرد صحابہ جو کنیتوں سے مشہور ہوئے اور کنیت کے پہلے حرف میں حروف تہجی کا اعتبار کیا ہے۔

تیسری قسم:...... مرد صحابہ میں سے جو مبہم ہیں ان کی مسانید کو ذکر تو کیا ہے لیکن مسانید کی ترتیب ان رواۃ کے ناموں کو حروف تہجی پر مرتب کرنے کے اعتبار سے ہے جو ان مبہم صحابہ سے روایت کرنے والے ہیں۔

چوتھی قسم:...... یہ قسم حروف تہجی کے اعتبار سے صحابیات کے ناموں پر مشتمل ہے۔

پانچویں قسم:...... حروف تہجی کے اعتبار سے کنیت کے پہلے حرف کا اعتبار کرتے ہوئے ان صحابیات کی مسانید پر مشتمل ہے جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔

چھٹی قسم:...... مبہم صحابیات کی مسانید، اس اعتبار سے کہ پہلے وہ مرد راوی جو ان صحابیات سے بیان کرتے ہیں پھر ان عورتوں کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے جو ان سے روایت کرتی ہیں۔

ساتویں قسم:...... اس قسم میں مرسل روایات اکٹھی کی گئی ہیں، اس اعتبار سے کہ پہلے مرد مرسل رواۃ کو ذکر کیا گیا ہے، پھر جو مرسل رواۃ کنیت سے مشہور ہیں، پھر مبہم مرسل رواۃ، پھر مرسل راوی عورتوں کے نام، اور یہ سب نام حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہیں۔

ذخائر المواریث میں رموز:

خ: صحیح البخاری م: صحیح مسلم د: سنن ابی داود ت: جامع الترمذی

س: سنن نسائی ہ: سنن ابن ماجہ ط: موطا امام مالک

ذخائر المواریث سے روایت کی تخریج کا طریقہ:

سب سے پہلے ہم دیکھیں گے کہ اس حدیث کا راوی اعلیٰ، صحابی ہے، تابعی ہے، یا کوئی

مبہم ہے۔

اگر تو روایت کرنے والا صحابی ہے تو اس کے نام اور کنیت کو دیکھا جائے گا، پھر نام ملنے پر اس کی تمام مسانید روایات کو دیکھا جائے گا تو روایت مل جائے گی اور کبھی روایت بالمعنی ہوتی ہے، اس صورت میں اس روایت کے آخر میں رموز ہوں گے جو دلالت کریں گے کہ صحاح ستہ اور موطا میں سے یہ روایت کن کن کتابوں میں ہے۔

اور اگر حدیث بیان کرنے والا تابعی ہے تو ہم ساتویں قسم کی طرف رجوع کریں گے اور حروف تہجی کے اعتبار سے اس تابعی کا نام تلاش کریں گے۔

اور اگر روایت بیان کرنے والا مبہم صحابی ہے تو پھر ''تیسری قسم'' میں اس مبہم صحابی کے ''راوی عنہ'' کو حروف تہجی کے اعتبار سے دیکھا جائے گا۔

اور اگر بیان کرنے والی صحابیہ مبہم ہے تو چھٹی قسم میں اور اگر صحابیہ کا نام مذکور ہے تو پھر ''چوتھی قسم'' میں رجوع کریں گے۔

حدیث ذکر کرنے کا طریقہ:

(۱)۔۔۔۔ صحابہ کے نام میں سب سے پہلے حرف ہمزہ سے ابتداء کی ہے اور ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی ہے۔

(۲)۔۔۔۔ حدیث کی سند ذکر کرتے وقت اصحاب الکتب الستہ کے شیوخ کے نام کو ذکر کرتے ہیں اور باقی سند بطور اختصار حذف کر دیتے ہیں جبکہ امام مزی رحمہ اللہ پوری سند بیان کرتے ہیں۔

(۳)۔۔۔۔ حدیث کے بعینہٖ الفاظ ذکر نہیں کرتے بلکہ روایت بالمعنی بیان کرتے ہیں اور کبھی کبھی کتب ستہ و موطا میں سے کسی کے کچھ الفاظ بھی بیان کر دیتے ہیں اور پھر جو کتابیں ان الفاظ کے ہم معنی الفاظ بیان کریں، ان کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔

(۴)۔۔۔۔ جب ایک حدیث کئی صحابہ سے مروی ہو تو امام نابلسی رحمہ اللہ ان میں سے کسی ایک کی مسند میں اس حدیث کو ذکر کر دیتے ہیں اور باقی میں ذکر نہیں کرتے تا کہ تکرار نہ ہو

جبکہ امام مزی رحمہ اللہ تحفۃ الاشراف میں ہر صحابی کی مسند میں اس حدیث کو بیان کرتے ہیں۔

تنبیہ:...... مذکورہ منہج سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو باحث امام نابلسی رحمہ اللہ کی کتاب ذخائر المواریث سے تخریج کرنا چاہے وہ دو چیزوں کا خصوصی خیال رکھے:

(۱)...... حدیث، صحابی کی مسند میں تلاش کرتے وقت بالخصوص الفاظ نہ تلاش کرے بلکہ متقارب المعنی روایت دیکھے۔

(۲)...... اگر روایت متعدد صحابہؓ سے مروی ہے تو پھر صرف کسی ایک کی مسند میں تلاش کرنے سے وہ روایت نہیں ملے گی بلکہ ہوسکتا ہے کے باحث کے پاس حدیث حضرت عمرؓ کی سند سے ہو اور کتاب ذخائر المواریث میں وہ مسند انسؓ میں موجود ہو، لہٰذا اس حدیث کو روایت کرنے والے تمام صحابہ کے نام معلوم کرنے میں پہلے اچھی طرح تحقیق کرلے پھر اس حدیث کے بارے میں بحث کرے۔
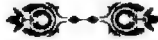
تخریج کا دوسرا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

دوسرا طریقہ
''متنِ حدیث کے ابتدائی لفظ کے ذریعے تخریج کرنا''

متنِ حدیث کے پہلے لفظ کی پہچان حاصل ہو تو اس صورت میں اس حدیث کی تخریج، اس دوسرے طریقے کے ذریعے ہوگی اور اگر پہلے لفظ کے بارے میں یقینی علم نہ ہو تو اس طریقے سے حدیث کی تخریج عبث اور وقت کا ضیاع ہوگی۔

اصول تخریج کے اس دوسرے طریقے میں تین قسم کی کتابیں استعمال ہوتی ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی قسم:...... وہ کتب جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور روایات پر مشتمل ہیں۔

دوسری قسم:...... وہ کتب جن میں احادیث کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔

تیسری قسم:...... وہ کتب جن کو علماء نے مخصوص کتابوں کی بطور مفاتیح اور فہارس کے تصنیف کیا ہے۔

''پہلی قسم''

وہ کتب جو لوگوں کی زبان پر مشہور روایات پر مشتمل ہیں۔

پہلی قسم میں ان روایات والی کتب شامل ہیں جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور و معروف ہیں اور لوگ انہیں دورانِ کلام نقل کرتے اور بیان کرتے ہیں اور ان کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دیتے ہیں، حالانکہ ان روایات میں سے چند ایک صحیح ہیں تو کچھ حسن درجے کی

ہیں جبکہ ان میں سے اکثر و بیشتر ضعیف بلکہ موضوع ہیں حتیٰ کہ بعض ایسی روایات بھی ہیں جن کی کوئی اصل اور کوئی حقیقت نہیں۔

اس لیے بہت سے جہابذہ علماء اس کام کے درپے ہوئے کیونکہ یہ معاملہ دین کا ہے اور کہیں ان کمزور روایات کی بناء پر امت مسلمہ کے عقیدے اور معاملات میں خرابی نہ واقع ہو جائے، چنانچہ محققین علماء نے گراں قدر محنت اور بلند ہمتی سے ایسی روایات کی بڑی باریکی سے چھان بین کی اور صحیح روایات کو ضعیف سے الگ کیا ان روایات کے مصادر اصلیہ کو بیان کیا اور اگر ان روایات کی کوئی اصل اور بنیاد ہی نہ تھی بلکہ ان کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ سے کی گئی تھی تو ایسی روایات سے امت کو متنبہ کیا۔

تنبیہ: ...... یہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ مشہور سے مراد اصول حدیث کی خاص اصطلاح ''خبر مشہور'' نہیں بلکہ مشہور سے مراد وہ روایات ہیں جو عام لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہو گئیں۔

فائدہ: ......مشہور علی ألسنة الناس پر لکھی جانے والی اکثر و بیشتر کتابوں میں روایات کو حروف تہجی پر مرتب کیا گیا ہے، اس اعتبار سے کہ متن کا پہلا لفظ کس حرف سے شروع ہو رہا ہے۔

زبانوں پر مشہور روایات پر لکھی جانے والی کتابوں کے نام:

۱: ''اللآلئ المنثورة فی الاحادیث المشهورة''

مصنف: الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

۲: ''المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرة علی الالسنة'' مصنف: الامام محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمہ اللہ (ت ۹۰۲ھ)

۳: ''الدرر المنتثرة فی الاحادیث المشتهرة''

مصنف: الامام ابوبکر جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)

۴: ''البدر المنیر فی احادیث البشیر النذیر''

مصنف: الامام عبدالوھاب بن احمد الشعرانی رحمہ اللہ (ت ۹۳۷ھ)

۵: "تمييز الطيب من الخبيث فيما يدور على ألسنة الناس من الحديث" مصنف: الامام عبدالرحمٰن بن علی بن الدیبع الشیبانی رحمہ اللہ (ت ۹۴۴ھ)

۶: "التذكره فی الاحاديث المشتهرة"

مصنف: الامام بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشی رحمہ اللہ (ت ۹۷۴ھ)

۷: "اتقان ما يحسن من الاحاديث الدائرة على الالسن"

مصنف: الامام محمد بن محمد الغزی رحمہ اللہ (ت ۹۸۵ھ)

۸: "تسهيل السبيل الى كشف الالتباس عما اشتهر من الاحاديث بين الناس" مصنف: الامام محمد بن احمد الخلیلی رحمہ اللہ (ت ۱۰۵۷ھ)

۹: "كشف الخفاء و مزيل الالباس عما اشتهر من الاحاديث على ألسنة الناس" مصنف: الامام الشیخ اسماعیل بن محمد العجلونی رحمہ اللہ (ت ۱۱۶۲ھ)

۱۰: "أسنى المطالب فی أحاديث مختلفة المراتب"

مصنف: الشیخ محمد بن درویش الحوت رحمہ اللہ (ت ۱۲۷۶ھ)

یہ وہ دس مشہور کتابیں ہیں جو مشہور علی ألسنۃ الناس روایات پر مرتب کی گئی ہیں۔ لیکن ان میں چند کتابیں ایسی ہیں جن کے باحث کے پاس پائے جانے میں باحث کے لیے کفایت ہے اور دوسری دیگر کتابوں سے مستغنی ہوا جاسکتا ہے۔ ہم ان میں سے چند ایک مفید کتابوں کا منہج اور طریقہ استخدام بیان کرتے ہیں تا کہ طالب علم اس سے مستفید ہو سکے۔

المقاصد الحسنة

کتاب کا نام: المقاصد الحسنة فی بيان كثير من الاحاديث المشتهرة على الألسنة.

مصنف: الامام محمد بن عبدالرحمن السخاوی رحمہ اللہ (ت ۹۰۲ھ)

تلميذ الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ.

کتاب کی اہمیت:

یہ کتاب اپنے فن میں بڑی مضبوط اور انتہائی مفید ہے۔حتی کہ اس میں حدیث کا بیان ایک ایسے عمدہ ونفیس انداز سے کیا گیا ہے جس کی نظیر اس موضوع کی کسی دوسری کتاب میں نہیں۔ اس کتاب میں امام سخاوی رحمہ اللہ نے انتہائی تتبع وتلاش کے ساتھ ان تمام احادیث پر رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور تھیں۔ اس لیے بعض نے کہا ہے امام سخاوی رحمہ اللہ کی یہ کتاب امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب "الدرر المنتثرة" سے بھی زیادہ مفید اور جامع ہے [1] اور اس میں موجود روایات کی تعداد 1356 ہے۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام سخاوی رحمہ اللہ کے بعد جس نے بھی اس موضوع پر لکھا ہے اس نے اس کتاب سے بھر پور فائدہ اٹھایا۔حتی کہ بعض علماء نے اس کتاب کا دراستہ اور اختصار بھی کیا ہے۔ مثال کے طور پر امام سخاوی رحمہ اللہ کے شاگرد عبدالرحمن بن علی بن الدیبع الشیبانی نے اس کتاب کا اختصار اپنی کتاب "تمییز الطیب من الخبیث" میں کیا ہے۔اور الشیخ علی بن محمد المنوفی نے اپنی کتاب الرسائل السنیة میں اس کا اختصار کیا ہے۔

کتاب کی ترتیب:

- امام سخاوی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔
- اگر ذکر کی جانے والی حدیث کی کوئی اصل ہو تو اس روایت کے مصادر اصلیہ کی تخریج بیان کرتے ہیں، پھر اس روایت کا مرتبہ بیان کرتے ہیں اور اگر اس روایت یعنی سند و متن کے بارے میں علماء کے اقوال ہوں تو ان کو بھی نقل کرتے ہیں۔
- اگر کسی حدیث کی کوئی اصل نہیں یعنی کوئی سند نہیں اور نہ ہی کتب احادیث میں اس کا ذکر ہے تو اس حدیث کے آخر میں فرماتے ہیں: "لا اصل له"

[1] مقدمة كتاب المقاصد الحسنة، ص: ك قول ابن العماد رحمہ اللہ۔

☆ امام سخاوی رحمہ اللہ تتبع وتلاش کرنے کے بعد بھی اس حدیث کے بارے میں متردد ہوں کہ ممکن ہے اس کی کوئی اصل موجود ہو تو نفی کی نسبت اپنی طرف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: "لا اعرفه۔"

☆ اس کتاب پر تعلیق اور حواشی "العلامة الشیخ ابو الفضل عبدالله بن محمد الصدیق الغماری رحمہ اللہ" کے ہیں، اُنہوں نے بعض احادیث پر استدراک بھی کیا ہے۔ مثلاً حدیث نمبر: 8 کو صاحب کتاب نے ضعیف کہا ہے مگر الشیخ المحقق نے اس حدیث کو سنن ابو داؤد کے طریق سے صحیح قرار دیتے ہوئے اس کی سند کو صحیحین کی شرط پر قرار دیا ہے۔ [1]

مثال: ...... البلاد بلاد الله و العباد عباد الله فأی موضع رایت فیه رفقا فاقم (المقاصد الحسنة: ٢٠٤).

امام احمد رحمہ اللہ وطبرانی رحمہ اللہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

☆ بعض احادیث پر مصنف نے کوئی کلام نہیں کیا تھا تو محقق رحمہ اللہ نے اس پر حاشیہ میں کلام کیا ہے۔ جیسے کہ حدیث نمبر: 54 کہ اس کے بارے میں محقق لکھتے ہیں: "حدیث لا اصل له." [2]

☆ صاحب کتاب امام سخاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو دو ابواب پر مرتب کیا ہے:

(۱)...... پہلے باب میں اول کلمے کے لحاظ سے حروف تہجی کا اعتبار کرتے ہوئے روایات کو مرتب کیا۔ اور یہی چیز ہمیں اس طریقہ تخریج میں مقصود ہے۔

(۲)...... دوسرے باب میں کتاب کے آخر میں احادیث کو ابواب فقہیہ پر بغیر اسناد کے ایک تسلسل سے ذکر کر دیا ہے۔

---

[1] مقدمة کتاب المقاصد الحسنة ، طبع مکتبة الخانجی بمصر۔

[2] دیکھیے حاشیہ، صفحہ نمبر: ٣٥، حدیث نمبر: ٥٤۔

تمییز الطیب من الخبیث

کتاب کا نام: تمییز الطیب من الخبیث فیما یدور علی ألسنة الناس من الحدیث .

مصنف کا نام: عبدالرحمن بن علی بن الدیبع تلمیذ السخاوی رحمہ اللہ (ت ۹۴۴ھ)

کتاب کا تعارف: یہ کتاب امام سخاویؒ کی کتاب المقاصد الحسنة کا اختصار ہے۔

☆ صاحب کتاب نے ہر حدیث کے بعد اس کے مخرِّج اور مرتبہ کو بیان کیا ہے لیکن حدیث کے حکم اور رجال پر تفصیل بیان نہیں کی ، اور نہ ہی سبب ضعف بیان کیا ہے۔

☆ صاحب کتاب نے کسی حدیث کو حذف نہیں کیا لیکن اس کے برعکس کچھ احادیث کا اضافہ کیا ہے لیکن ان زائد احادیث کے شروع میں "قلت" اور آخر میں "واللہ تعالیٰ اعلم" کے الفاظ سے امتیاز کیا ہے۔ [1]

☆ اس کتاب کی ترتیب اپنی اصل یعنی المقاصد الحسنة کی ترتیب کے مطابق ہے۔

☆ اس کتاب کو مختصر کرنے کا مقصد طلاب کے لیے اس کا فہم آسان بنانا ہے۔

نوٹ:...... یہ کتاب باحث کے لیے مفید ہے لیکن جو باحث اس قسم کی احادیث پر وسیع اطلاع پانا چاہتا ہے وہ اس کی اصل کی طرف رجوع کرے۔

☆ یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے اور دار الکتاب العربی ، بیروت ، لبنان کی مطبوع ہے۔

☆ کتاب کے آخر میں حروف تہجی پر مشتمل فہرس ہے اس اعتبار سے کہ ہر حرف تہجی کے سامنے صفحہ نمبر ذکر کیا ہے تا کہ باحث حدیث کا پہلا حرف دیکھے اور پھر فہرس میں اس حرف کا صفحہ نمبر دیکھ کر حدیث کو پالے۔

کشف الخفاء و مزیل الالباس

کتاب کا نام: کشف الخفاء و مزیل الاِلباس عما اشتهر من

[1] تمیز الطیب من الخبیث ، ص:٦۔

الاحاديث على ألسنة الناس .

مصنف کا نام: الامام اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحی رحمہ اللہ (ت۱۱۶۲ھ)

کتاب کا تعارف: یہ کتاب دیگر کتابوں کی نسبت سب سے زیادہ جامع ہے اور مشہور علی ألسنۃ الناس احادیث پر سب سے بڑا مجموعہ ہے۔

☆ یہ کتاب حروف تہجی پر مشتمل ہے۔

☆ اس کتاب میں متقدمین علماء کی اس موضوع پر لکھی جانے والی درج ذیل تین کتابوں کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے:

(۱) المقاصد الحسنة للسخاوی رحمہ اللہ ۔ (۲) اللآلی المنثورة فی الاحادیث المشهورة لابن حجر (۳) الدرر المنتثرة فی الاحادیث المشتهرة للسیوطی رحمہ اللہ .

زیادہ تر استفادہ امام سخاوی رحمہ اللہ کی کتاب سے کیا گیا ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ اس میں ان تین کے علاوہ دیگر کتابوں کی احادیث بھی موجود ہیں۔ [1]

☆ ہر حدیث کے بعد ان مصنفات کو ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

☆ اکثر طور پر ہر حدیث کا مرتبہ اور اس کے متعلق اہل علم کے اقوال بیان کرتے ہیں۔

☆ یہ کتاب ''۳۲۵۴'' احادیث پر مشتمل ہے، گویا کہ اس کتاب کی احادیث "المقاصد الحسنة للسخاوی رحمہ اللہ" کی احادیث سے اڑھائی گنا زیادہ ہیں۔

☆ اگر اس روایت کی اصل نہ ہو تو اس کو بیان کر دیتے ہیں اور اگر وہ روایت سرے سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہی نہیں تو کہتے ہیں قال: لیس بحدیث اور کبھی فرماتے ہیں "انه من الحِكَم المأثورة أو من كلام الصحابة أو أحد العلماء."

---

[1] اصول التخریج و دراسة الاسانید المیسرة للشیخ عماد علی جمعة، ص: ۱۵۔

☆ اس کتاب کے دو نسخے ہیں جن پر میں نے اطلاع پائی ہے:

(۱)......طبع مكتبة القدسي بمصر (مجلدين)

(۲)......طبع مكتبة العلم الحديث بدمشق (مجلدين) یہ طبع پہلی طبع کی نسبت عمدہ، زیادہ واضح اور محقق شدہ ہے اور اس کی تحقیق الشیخ یوسف بن محمود الحاج احمد نے کی ہے۔

☆ صاحب کتاب نے مقدمہ میں کچھ اپنی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت کی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:[1]

☆...... "قال في اللآلئ" سے مراد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب ہوگی۔

☆......"قال في الاصل" سے مراد امام سخاوی رحمہ اللہ کی کتاب المقاصد الحسنة ہوگی۔

☆......"قال في التمييز" سے مراد عبدالرحمٰن بن الدیبع رحمہ اللہ کی کتاب تمیز الطيب من الخبيث ہوگی۔

☆......"قال في الدرر" سے مراد جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ کی کتاب الدرر المنتثرة ہوگی۔

☆......"رواه احمد" فالمراد الامام احمد في مسنده۔ "رواه ابونعيم" فمرادي في الحلية۔

☆......"رواه الشيخان او اتفقا عليه أو متفق عليه" فالمراد أنه في الصحيحين لشيخي الحديث البخاري و مسلم و ان كان في احدهما قلت رواه البخاري او مسلم .

☆......"رواه البيهقي" فالمراد في الشعب

☆......"رواه الاربعة" فالمراد ابو داود و النسائي والترمذي و ابن ماجه .

[1] كشف الخفاء و مزيل الالباس، ص: ۲۲، ۲۱، طبع مكتبة العلم الحديث .

☆......"رواہ الستة" فالمراد هؤلاء الاربعة و الشيخان فى الكتب الستة .

☆......"قال النجم" فالمراد شيخ مشايخنا العلامة محمد نجم الدين الغزى فى كتابه المسمى "اتقان ما يحسن من الاخبار الدائرة علٰى الألسن"

☆......حيث اقول: قال القارى فالمراد به المُلّا على القارى فى كتابه الموضوعات المسماة "الأسرار المرفوعة فى الأخبار الموضوعة" وهى صغرىٰ و كبرىٰ و قد نقلت منهما .

☆......"قال الصنعانى" فالمراد به العلامة حسن بن محمد الصنعانى مؤلف المشارق .

"كشف الخفاء و مزيل الالباس" مندرجہ ذیل کتابوں کی تلخیص ہے:

☆......المقاصد الحسنة للسخاوى رحمہ اللہ .

☆......اللآلئى المنثورة لابن حجر رحمہ اللہ .

☆......كشف الخفاء مزيل الالباس .

☆......الدرر المنتثرة للسيوطى رحمہ اللہ .

☆......الاتقان للغزى والاسرار المرفوعة و غيرهما من الكتب .

أسنى المطالب

کتاب کا نام: أسنى المطالب فى أحاديث مختلفة المراتب

مصنف کا نام: محمد بن درویش الحوت رحمہ اللہ (ت ۱۲۷٦ھ)

تعارف: یہ کتاب مختصر اور فائدہ مند ہے۔

☆ صاحب کتاب نے اس میں ان احادیث کا اختصار کیا ہے جن کو امام عبدالرحمٰن بن الدیبع رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "تمييز الطيب من الخبيث" میں ذکر کیا ہے جو کہ

"المقاصد الحسنة" کا اختصار ہے، گویا کہ یہ کتاب اختصار در اختصار ہے۔

☆ البتہ مصنف محمد بن درویش رحمہ اللہ نے اس کتاب میں کچھ زیادات بیان کی ہیں جو کہ اس کی اصل میں موجود نہیں ہیں۔

☆ لیکن صاحب کتاب اسے کتابی شکل نہ دے سکے، پھر ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان زیادات کو ملتصق کر کے اسے کتابی شکل دی اور روایات کو حروف تہجی پر مرتب کیا اور اس کا مذکورہ بالا نام رکھا۔

☆ کتاب باوجود اختصار کے بہت سی احادیث کا مجموعہ ہے۔

☆ ہر حدیث پر بڑے مختصر انداز میں کلام کیا گیا ہے جو کہ عام باحثین کے لیے نتیجہ تک پہنچنے کے لیے بے حد مفید ہے۔

☆ یہ کتاب پہلی مرتبہ مصر کے شہر قاہرہ میں ۱۳۵۵ھ میں مطبع مصطفیٰ محمد الباز سے طبع ہوئی۔

دوسری قسم: وہ کتب جن میں احادیث کو حروف تہجی پر جمع کیا گیا ہو

تمہید: وہ کتابیں جن میں احادیث کو حروف تہجی پر جمع کیا گیا ہو اور ان میں مستقل طور پر احادیث باسند بیان کی گئی ہوں اور وہ کتابیں اس فن میں مصادر اصلیہ کا درجہ رکھتی ہوں تو ایسی کتاب کا وجود ذخیرہ کتب حدیث میں ممکن نہیں، البتہ متاخرین علماء نے اپنی بعض کتب میں احادیث کو حروف تہجی پر جمع کیا ہے لیکن انہوں نے ان کی اسانید کو حذف کر دیا اور جن کتابوں (یعنی مصادر اصلیہ) میں یہ احادیث باسند موجود ہیں، ان کی طرف نسبت بیان کر دی تا کہ بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے حدیث کو تلاش کرنا آسان ہو۔

اس قسم کی کتابوں میں سے دو بے حد مفید کتابیں الجامع الصغیر اور الجامع الکبیر امام سیوطی رحمہ اللہ کی ہیں۔

الجامع الكبير

تمہید: امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ نے تقریباً ۹۲ کے قریب کتب احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کتابوں کی احادیث کو جمع کیا اور اس کتاب کا نام "جمع الجوامع" یا

"الجامع الكبير" رکھا اور اس کتاب میں احادیث کو جمع کرنے میں دو بڑی قسمیں بنائیں:

القسم الاول: الاحاديث القولية.

القسم الثاني: الاحاديث الفعلية

الاحاديث القولية: یعنی وہ احادیث جو خالصتاً نبی اکرم ﷺ کے الفاظ پر مبنی ہیں اور ان میں غیر کے الفاظ شامل نہیں۔

الاحاديث الفعلية: وہ احادیث جن میں تمام الفاظ نبی اکرم ﷺ کے نہیں بلکہ کسی قصہ یا حکایت کا بیان ہے، یا وہ صحابی کے الفاظ ہیں یا وہ تابعین میں سے کسی تابعی کی مرسل روایت ہے، یہ سب صورتیں امام سیوطی رحمہ اللہ نے الاحادیث الفعلیۃ میں شمار کی ہیں۔

پھر احادیث قولیہ کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے کی ہے یعنی جو حدیث حرف الف سے شروع ہوتی ہے اسے حرف الف میں شمار کیا اور جو حدیث حرف باء سے شروع ہوتی ہے اسے حرف باء میں ذکر کیا ہے اسی طرح آخری حرف تک۔

امام سیوطی رحمہ اللہ نے احادیث قولیہ کی قسم کو مکمل کیا اور جب قسم ثانی یعنی احادیث فعلیہ کو مرتب کرنے کا ارادہ کیا تو انہیں ان احادیث کو حروف تہجی پر مرتب کرنے میں کافی صعوبت محسوس ہوئی کیونکہ ہر حدیث کی کتاب میں اس حدیث کے رواۃ کے اور کتب کے انداز بیان کے اعتبار سے ابتدائی الفاظ میں تبدیلی تھی۔ لہٰذا امام سیوطی رحمہ اللہ نے احادیث فعلیہ کو مسانید صحابہ پر مرتب کیا چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مسانید علیحدہ ذکر کیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسانید علیحدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مسانید علیحدہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسانید علیحدہ، وغیرہ وغیرہ۔

صحابہ کرام کی ترتیب میں سب سے پہلے عشرہ مبشرہ اور ان میں بھی سب سے پہلے خلفائے راشدین، پھر عشرہ مبشرہ کے بعد باقی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کیا۔ چنانچہ مثال کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مسند حرف عین میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مسند کنیتوں میں اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسند کو عورتوں میں

بیان کیا ہے۔

لیکن مردوں میں پہلے اسماء، پھر کنیتیں، پھر مبہم اسماء کی روایات ہیں، اسی طرح عورتوں میں پہلے اسماء، پھر کنیتیں، پھر مبہم اسماء مذکور ہیں۔

اگر کسی صحابی کی روایات تھوڑی ہیں تو اس صحابی کی مسند میں اس کی مرویات کو بغیر کسی ترتیب کے بیان کر دیا ہے لیکن اگر صحابی کثیر الروایۃ ہے تو اس کی مرویات کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب الجامع الکبیر ۴۶ ہزار سے زائد احادیث پر مشتمل ہے لیکن اتنی بڑی تعداد کا سبب صحابی کے مختلف ہو جانے یا پھر الفاظ کے مختلف ہونے کی بناء پر روایات کا تکرار سے آنا ہے، پھر ان چھیالیس ہزار روایات میں سے کچھ صحیح، کچھ حسن، کچھ ضعیف اور کچھ موضوع روایات ہیں۔ [1]

الجامع الصغیر

کتاب کا نام: الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر

مصنف کا نام: جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)

کتاب کا تعارف: یہ کتاب دس ہزار اکتیس (۱۰۰۳۱) احادیث پر مشتمل ہے۔

☆ امام سیوطی رحمہ اللہ کی یہ کتاب ان کی پہلی کتاب الجامع الکبیر (جمع الجوامع) کا اختصار ہے۔

☆ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں مندرجہ ذیل تین چیزوں سے گریز کیا ہے۔

(۱) موضوع روایات سے۔ (۲) حدیثوں کو مکرر لانے سے۔ (۳) مطوّل روایات سے

نــــوٹ: ...... امام سیوطی رحمہ اللہ کی پہلی کتاب الجامع الکبیر (جمع الجوامع) میں یہ تینوں چیزیں مخل تھیں جن سے امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں اجتناب کیا ہے۔

☆ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو حروف تہجی پر مرتب کیا ہے پہلے اور بعد والے حروف کا

---

[1] طرق تخریج الحدیث للشیخ سعد بن عبداللہ آل حمیّد، ص: ۱٤٤۔

اعتبار کرتے ہوئے۔

☆ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس میں احادیث صحیح، حسن اور ضعیف کی تمام اقسام کے اعتبار سے بیان کی ہیں۔

☆ اس کتاب میں مصنف نے مختصر روایات کو ذکر کیا ہے اور احکام پر مشتمل روایات کو بھی بیان نہیں کیا۔

☆ ایسی روایات کو بیان نہیں کیا جن کو روایت کرنے میں کوئی کذاب یا وضاع راوی متفرد ہو۔ ❶

☆ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں الجامع الکبیر کی نسبت حروف تہجی کی ترتیب بڑے عمدہ اور باریک انداز سے کی ہے جبکہ الجامع الکبیر میں حروف تہجی کے اعتبار سے روایات میں تقدیم وتاخیر پائی گئی ہے۔

☆ امام سیوطی رحمہ اللہ نے ہر حرف تہجی میں دو فصلیں قائم کی ہیں، ایک اس حرف کے غیر معرف باللام ہونے کے اعتبار سے اور دوسری ''معرف باللام'' کے اعتبار سے، سوائے دو حرفوں کے: (۱) حرف الکاف (۲) حرف النون۔ حرف الکاف میں پہلی فصل "حرف الکاف بغیر ''ال'' کے" پھر دوسری فصل "حرف الکاف ''ال'' کے ساتھ'' اور پھر تیسری فصل "الشمائل المحمدیة" پر مشتمل ہے۔ اسی طرح حرف النون میں فصل اول "حرف النون" بغیر ''ال'' کے'' دوسری فصل "حرف النون" ''ال'' کے ساتھ'' اور تیسری فصل "النواھی" پر مشتمل ہے۔

الجامع الصغیر میں روایت کا طریقہ کار:

امام سیوطی رحمہ اللہ الجامع الصغیر میں روایت بیان کرنے میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھتے ہیں:

۱: بغیر سند کے صرف متن کو ذکر کرتے ہیں حتی کی راوی حدیث صحابی کا بھی ذکر نہیں کرتے۔

❶ الجامع الصغیر للسیوطی رحمہ اللہ، ص: ۱ تا ۳.

۲: متن کے آخر میں کتب احادیث میں سے ان کتابوں کے رموز بیان کرتے ہیں جن میں یہ روایت باسند مذکور ہو ساتھ ساتھ اس صحابی کا نام بھی بیان کرتے ہیں جس سے اس کتاب میں روایت ہو۔

۳: آخر میں اس روایت کا درجہ بیان کرتے ہیں، صحت، حسن یا ضعف کے اعتبار سے۔

فائدہ: ...... امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ احادیث پر حکم لگانے میں متساہل ہیں اس لیے امام عبدالرؤف المناوی (ت ۱۰۳۱ھ) نے اپنی کتاب "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر" میں امام سیوطی رحمہ اللہ کا تعاقب کیا اور بعض احادیث کے حکم میں ان کی مخالفت کی اور وجہ علت بھی بیان کی ہے۔

الجامع الصغیر میں روایت بیان کرنے کا انداز درج ذیل ہے:

مثال: ...... الحديث رقم ۲۲: "آية ما بيننا و بين المنافقين أنهم لا يتضلعون من زمزم" (تخ هـ ك) ابن عباس (صح)

تخ: أخرجه البخاری فی التاريخ

هـ: أخرجه ابن ماجه فی سننه

ك: أخرجه الحاكم فی المستدرك

ابن عباس: راوی الحديث من الصحابة هو عبدالله بن عباس

صح: درجة الحديث صحيح

الجامع الصغير میں استعمال ہونے والے رموز :

خ: للبخاری، **م:** للمسلم، **ق:** للبخاری و مسلم، **د:** لأبی داؤد، **ت:** للترمذی، **ن:** للنسائی، **هـ:** لابن ماجه، **٤:** لأبی داؤد و الترمذی والنسائی و ابن ماجه، **٣:** لأبی داؤد والترمذی و النسائی، **حم:** لأحمد فی مسنده، **عب:** لعبدالله بن أحمد بن حنبل فی زوائده، **ك:** للحاكم فی المستدرك، **خد:** للبخاری فی الادب المفرد، **تخ:**

للبخاري في التاريخ ، **حب**: لابن حبان ، **طب**: للطبراني في الكبير ، **طس**: للطبراني في الأوسط ، **طص**: للطبراني في الصغير ، **ص**: لسعيد بن منصور في سننه، **ش**: لابن ابي شيبة في مصنفه، **عب**: لعبد الرزاق في الجامع ، **ع**: لأبي يعلى في مسنده ، **قط**: للدار قطني ، **فر**: للديلمي في الفردوس ، **حل**: لأبي نعيم في الحلية ، **هب**: للبيهقي في شعب الايمان، **هق**: للبيهقي في السنن، **عد**: لابن عدى في الكامل ، **عق**:للعقيلي في الضعفاء ، **خط**: للخطيب فان كان في التاريخ أطلقت والا بيّنته[1]

فائدہ: ......حدیث کا مرتبہ بیان کرنے کے لیے امام سیوطی رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل تین قسم کے رموز استعمال کیے ہیں:

صح: صحیح حدیث کے لیے، ح: حسن حدیث کے لیے، **ض**: ضعیف حدیث کے لیے۔

الجامع الصغیر پر معلومات وتنبیہات:

معلومات:......امام سیوطی رحمہ اللہ کی مذکور کتاب انتہائی مفید اور گرانقدر اہمیت کی حامل ہے اسی بناء پر امام سیوطی رحمہ اللہ کے بعد آنے والے علماء نے اس پر شروحات وحواشی قلمبند کیے تاکہ اس کتاب سے بھرپور فائدہ حاصل کیا جاسکے اس پر ہونے والی خدمات مندرجہ ذیل ہیں:

(ا)......السراج المنير شرح الجامع الصغير .

مصنف: الشيخ علي بن احمد بن نور الدين محمد بن ابراهيم العزيزي رحمہ اللہ

یہ شرح تین جلدوں پر مشتمل ہے لیکن اس شارح نے شرح لکھتے وقت امام عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ کی کتاب سے بھرپور اور دیگر دوسری شروح سے بھی کچھ فائدہ حاصل کیا ہے، جیسا کہ اس بات کا تذکرہ مقدمہ میں صراحت سے موجود ہے۔

---

[1] الجامع الصغير بشرحه فيض القدير للمناوي رحمہ اللہ ، ج ا ص: ٢٤ تا ٢٩۔

(۲)......المداوی لعلل الجامع الصغیر و شرحی المناوی

مصنف: الحافظ ابوالفیض احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسینی (ت ۱۳۸۰ھ)

یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور مصنف نے اس کتاب میں الجامع الصغیر کی روایات کی سندی حیثیت پر بہترین کلام کیا ہے جو علل الحدیث کے فن میں بے حد مفید ہے، حدیث بیان کرنے کے بعد شارح اس حدیث کی سند کا حکم بیان کرتے ہیں اور وجہ ضعف راوی کی وضاحت بھی کرتے ہیں، اور اگر درجہ حدیث میں امام سیوطی رحمہ اللہ سے اختلاف ہوتو اس کی وضاحت اور امام سیوطی رحمہ اللہ کو حکم لگانے میں جس بناء پر تساہل ہوا ہوتو اس وجہ کو بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ مثال کہ طور پر دیکھیے ج نمبر ۱، ص ۱۹۴۔ حدیث احب الاعمال الی اللہ ان تموت ولسانك رطب بذكر الله۔

اسی طرح الجامع الصغیر کی اس شرح کا ایک اور مقصد شارح خود بیان کرتے ہیں کہ امام عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ جنہوں نے فیض القدیر کے نام سے الجامع الصغیر کی شرح لکھی ہے ان کو جو اوہام ہوئے ان کا بھی تدارک کر دیا جائے۔ [1]

(۳)......فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔

مصنف: العلامة عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت ۱۰۳۱ھ)

- ☆ یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور الجامع الصغیر کی تمام شروحات میں سب سے معتبر اور مشہور شرح ہے۔
- ☆ انہوں نے اس میں مخفی اور غریب الفاظ کا اعراب بیان کیا ہے۔
- ☆ مشکل الفاظ اور جملوں کا آسان عربی زبان میں مفہوم بیان کیا ہے۔
- ☆ احادیث کی ترتیب اپنی اصل کے اعتبار سے ہے۔
- ☆ چھٹی جلد کے آخر میں احادیث کی فہرست قائم کی گئی ہے جس میں تین چیزوں کا اعتبار ہے: (۱) صفحہ نمبر، (۲) حدیث نمبر ۳۔ اور جزء نمبر۔

[1] المداوی لعلل الجامع الصغیر، ج ٦ ص: ٦٢٩ و ایضاً ج ۱ ص: ٥۔

☆ یہ کتاب مکتبہ دار المعرفۃ بیروت لبنان کی مطبوع ہے۔

(۴) الفتح الكبير فی ضم الزيادة الى الجامع الصغير .

مصنف: الشیخ یوسف النبھانی

امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الجامع الصغیر پر کچھ زیادات کا اضافہ بھی کیا تھا چنانچہ ان زیادات کو اور اصل کتاب الجامع الصغیر کو شیخ یوسف نے ایک ہی پیرائے میں جمع کر دیا اور اس کا نام ''الفتح الكبير فی ضم الزدياة الى الجامع الصغير'' رکھا۔

☆ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے اور دار الکتاب العربی بیروت کی طبع شدہ ہے۔

☆ ہر جلد کے آخر میں فہرست قائم کی گئی ہے۔

☆ پہلی جلد میں چھ فائدے ذکر کیے گئے ہیں، جو انتہائی مفید ہیں۔

☆ احادیث کے مصادر کی طرف تو اصل کے اعتبار سے اشارہ کیا ہے لیکن احادیث کے حکم اور مرتبے کو حذف کر دیا ہے جو کہ کتاب کے لیے ایک نقص ہے۔ [1]

(۵)...... جامع الاحادیث .

یہ کتاب امام سیوطی رحمہ اللہ کی الجامع الصغیر، زوائد الجامع الصغیر اور الجامع الکبیر کا مجموعہ ہے۔

☆ یہ مطبع دار الفکر کے دو محققین کی محنت ہے جنہوں نے اتنے بڑے ذخیرہ حدیث کو جمع اور مرتب کیا۔ ان کے نام یہ ہیں:

(۱) الشیخ عباس احمد صقر (۲) الشیخ احمد عبد الجواد

☆ یہ مجموعہ ۲۱ جلدوں پر مشتمل ہے۔

---

[1] دیکھیے کتاب الفتح الكبير جلد اول مقدمة، ص: ٤۔

☆ جزء اول سے لے کر جزء نمبر ۱۱ تک "قسم الأقوال" پر مشتمل ہے۔

☆ وہ احادیث جن پر امام سیوطی رحمہ اللہ نے موضوع ہونے کا حکم لگایا تھا ان تمام کو جزء نمبر ۱۲ میں جمع کر دیا گیا ہے۔

☆ جزء نمبر ۱۰ اور جزء نمبر ۱۱ الشیخ عبدالرؤف بن محمد المناوی رحمہ اللہ (ت ۱۰۳۱ھ) کے جمع کردہ استدراکات پر مشتمل ہے جو انہوں نے امام سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب الجامع الکبیر پر دوسری کتب سے اکٹھے کیے شیخ مناوی رحمہ اللہ نے اپنے اس مجموعے کا نام "الجامع الازھر" رکھا تھا۔

☆ جزء نمبر ۱۳ سے لے کر جزء ۲۱ تک "قسم الافعال" ہے جو کہ صحابہ کی مسانید پر جمع کیے گئے ہیں اور یہ تقریباً سات سو صحابہ کرامؓ کی مسانید کا مجموعہ ہے۔ [1]

الجامع الصغیر پر مؤلفات: [2]

۱: "الکوکب المنیر شرح الجامع الصغیر"
مصنف: امام شمس الدین العلقمی الشافعی رحمہ اللہ (ت ۹۲۹ھ) تلمیذ السیوطی رحمہ اللہ

۲: "الاستدراك النضیر علی الجامع الصغیر"
مصنف: الشیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد المتبولی الشافعی رحمہ اللہ

۳: "شرح العزیزی رحمہ اللہ علی الجامع الصغیر" (ثلاث مجلدات)

۴: "شرح القاری رحمہ اللہ علی الجامع الصغیر"

۵: "شرح الامیر الیمانی رحمہ اللہ علی الجامع الصغیر" (مجلدان)

۶: "المغیر علی الاحادیث الموضوعة فی الجامع الصغیر"
مصنف: ابوفیض احمد بن محمد الصدیق الغماری رحمہ اللہ (۱۳۸۰ھ)

۷: "فیض القدیر شرح الجامع الصغیر"

[1] دیکھیے کتاب جامع الاحادیث، طبعة دار الفکر۔

[2] علم تخریج الحدیث محمود بکّار، ص: ٦٢، ٦٣۔

مصنف: الشیخ عبدالرؤف بن محمد المناوی رحمہ اللہ (۱۰۳۱ھ)

۸: "الكوكب المنير تهذيب صحيح الجامع الصغير"

مصنف: للشیخ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ و اعدّہ ابو ابراھیم احمد بن نصر اللہ المصری رحمہ اللہ

المؤلفات على الجامع الصغير و زوائده والجامع الكبير: ❶

۱: "جامع الاحاديث" جمعه و رتبه اثنان من الباحثين

۲: "صحيح الجامع الصغير وزيادته"

للشيخ ناصر الدين الالبانی رحمہ اللہ (۱٤۲۰ھ)

۳: "ضعيف الجامع الصغير وزيادته" للشيخ ناصر الدين الالبانیؒ (۱۴۲۰ھ)

۴: "كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" للمتقی الهندیؒ (ت۹۷۵ھ)

تیسری قسم: المفاتیح و الفهارس

"مفاتیح و فهارس" سے مراد وہ کتب ہیں جن کو مخصوص کتب حدیث کے لیے بطور مفتاح یا فہرس کے لکھا گیا تا کہ ان مخصوص کتب کی احادیث پر اطلاع پانا آسان ہو سکے اور تھوڑے وقت میں حدیث تلاش کی جا سکے۔ ان مفاتیح وفہارس کتب کے مؤلفین نے ان میں احادیث کو حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔

چند مشہور مفاتیح اور فہارس کتب

☆ "مفتاح الصحيحين" مصنف: الشیخ محمد الشریف بن مصطفیٰ التوقادی رحمہ اللہ

☆ "مفتاح الترتيب لأحاديث تاريخ الخطيب" مصنف: السید احمد بن محمد الصدیق الغماری رحمہ اللہ (ت۱۳۸۰ھ)

---

❶ علم تخريج الحديث محمود بكّار، ص: ٦٨، ٦٩۔

☆ "البغية فی ترتیب الحلية"

مصنف: السید عبدالعزیز بن محمد بن الصدیق الغماری رحمہ اللہ

☆ "فهرس لأحاديث صحيح مسلم القولية"

مصنف: الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ (ت۱۳۸۲ھ)

☆ "مفتاح لاحاديث موطأ مالك"

مصنف: الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ (ت۱۳۸۲ھ)

☆ "فهرس لترتيب احاديث سنن ابن ماجه"

مصنف: الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ (ت۱۳۸۲ھ)

فائدہ: ...... کسی دور میں اس قسم کی کتب نہایت مفید اور کار آمد سمجھی جاتی تھیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ علم کی خدمت میں جدید ذرائع کے حصول کی وجہ سے ان کتب کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہو گیا، اسی لیے ان کتب کا وجود بھی کم پڑ گیا، لیکن چونکہ یہ کتب احادیث کے تلاش کرنے میں ایک ذریعہ تھیں اس لیے ان کا ذکر کرنا اور ان میں سے بعض کا تعارف بیان کرنا ضروری ہے۔

مفتاح الصحيحين ❶

مصنف: محمد الشریف بن مصطفیٰ التوقادی رحمہ اللہ

☆ مصنف نے اس کتاب میں صحیحین کی تمام احادیث قولیہ کے اطراف جمع کیے ہیں۔

☆ اطراف کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔

☆ ہر طرف کے سامنے اس کا باب نمبر (جس باب میں وہ طرف موجود ہے) اور اس کتاب کا نام ذکر کیا ہے جس کتاب میں امام بخاری رحمہ اللہ یا امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

☆ اسی طرح ہر حدیث کے ساتھ جدول میں بخاری و مسلم کے متن کی جلد نمبر اور صفحہ نمبر بھی

❶ اصول التخريج و دراسة الأسانيد للطحان، ص: ۷۰ تا ۷۲۔

بیان کیا ہے اور بخاری کی تین شروح اور مسلم کی شرح نووی کا جزء نمبر اور صفحہ نمبر بھی بیان کیا ہے۔

☆ بخاری کے متن اور جن شروح کے صفحات اور اجزاء کی ترقیم بیان کی گئی ہے وہ مندرجہ ذیل طبعات ہیں:

۱: متن البخاری رحمہ اللہ (ت۲۵۶ھ)، المطبوع فی مصر سنة ۱۲۹۶ھـ.

۲: شـرح الـقسـطـلانی رحمہ اللہ (ت۹۲۳ھ)، الـمـطـبـوع فـی مصـر سنة ۱۲۹۳ھـ.

۳: شـرح الـعسـقـلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)، الـمـطـبـوع فـی مـصـر سنة ۱۳۰۱ھـ.

۴: شـرح الـعينی رحمہ اللہ (ت۸۵۵ھ)، الـمـطـبـوع فـی القسطنطينية سنة ۱۳۰۹ھـ

دیکھیے صحیح بخاری کی مثال ❶

قسطلانی		عسقلانی		عینی		بخاری		الاحادیث النبویة	الابواب	اسامی البحث
ص	ج	ص	ج	ص	ج	ص	ج			
۵۴۴	۰۹	۹۷	۱۲	۱۴۳	۱۰	۰۱۷	۸	أبا يعكم على أن لا تشركوا به شيئا	۳	كتاب الحدود
۵۰۹	۱۰	۳۷۷	۱۳	۵۷۹	۱۱	۱۷۹	۸	ابا يعكم على ان لا تشركوا به شيئا	۱۴	كتاب الحدود

مثال صحیح مسلم: صـحيح مسلم طبعة مصر سنة ۱۲۹۰ھـ مع شرح النووی المطبوع على شرح القسطلانی.

---

❶ مفتاح الصحيحين للتوقادی، ص: ۳۔

باب الاحاديث المصدرة بكلمة اذا

نووی		مسلم		الاحاديث النبوية	الأبواب	أسامي البحث
ص	ج	ص	ج			
۳۶۴	۰۶	۳۴۷	۱۰	اذا ابتعت طعاماً	۰۸	البيوع
۳۹۳	۰۴	۲۶۲	۰۱	اذا اتبعتم جنازة	۲۴	الجنائز

مفتاح الصحیحین میں حدیث تلاش کرنے کا طریقہ: صحیحین کی یا اُن میں سے کسی ایک کتاب کی حدیث تلاش کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اس حدیث کے پہلے حرف کو دیکھیں اور پھر حروف تہجی کے اعتبار سے مفتاح الصحیحن میں تلاش کریں تو آپ مطلوبہ حدیث تک رسائی پالیں گے، اب اس حدیث کے مکمل متن کو دیکھنے کے لیے ان صفحات نمبر اور جلد نمبر کو دیکھیں جن میں وہ حدیث مکمل ذکر کی گئی ہے بشرطیکہ آپ کے پاس مذکورہ طبعات موجود ہوں۔

لیکن اگر آپ کے پاس مذکورہ متون اور شروحات کے طبعات موجود نہیں تو پھر حدیث تلاش کرنے کی صورت یہ ہے کہ آپ مفتاح الصحیحین میں موجود اس حدیث کے بارے میں درج اسم الکتاب اور رقم الباب دیکھیں تو آپ چند صفحات کی ورق گردانی کرنے کے بعد اس حدیث کو پالیں گے۔ ان شاء اللہ۔

فائدہ: ...... صاحب کتاب نے اپنی کتاب کے شروع میں ان تمام صحابہ کرامؓ کے ناموں کی حروف تہجی کے اعتبار سے فہرس قائم کی ہے جن کی روایات بخاری میں موجود ہیں اور ہر صحابی کے بارے میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس کی کل کتنی روایات بخاری میں موجود ہیں لیکن اس کے برعکس صحیح مسلم کے صحابہ رواۃ کی فہرس قائم نہیں کی۔

ملاحظہ: ...... صاحب کتاب نے احادیث قولیہ کی فہرس تو قائم کی ہے لیکن احادیث فعلیہ کی فہرس قائم نہیں کی جو کہ کتاب میں ایک بڑا نقص ہے کیونکہ صحیحین کی احادیث فعلیہ کو

تلاش کرنے میں باحث کو خاص دشواری پیش آتی ہے۔

فهرس لأحاديث صحيح مسلم القولية

المصنف: الشيخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ (ت۱۳۸۲ھ)

صاحب کتاب نے صحیح مسلم کی قولی احادیث کی فہرس قائم کی جو حروف تہجی کے اعتبار سے ہے۔

اس فہرس کے ساتھ ساتھ الشیخ فؤاد رحمہ اللہ نے پانچ مزید فہارس قائم کیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱: فہرس موضوعات کے اعتبار سے۔

۲: غیر مکرر روایات کی ارقام مقرر کی ہیں۔

۳: ان احادیث کی فہرس جن کو امام مسلم رحمہ اللہ نے مختلف جگہ ذکر کیا ہے، مصنف نے ان تمام جگہوں کی نشاندہی کر دی ہے۔

۴: حروف تہجی کے اعتبار سے صحابہ کرام کے ناموں کی فہرس بنائی اور ہر صحابی کی صحیح مسلم میں موجود روایات کی نشاندہی کی ہے۔

۵: قولی احادیث کے اطراف کو صرف پہلے حرف تہجی کا اعتبار کرتے ہوئے مرتب کیا ہے۔

نـــوٹ: ......اس فہرس میں سب سے پہلے حدیث کا طرف ذکر کیا گیا اور پھر ہر طرف کے سامنے وہ صفحہ نمبر بیان کر دیا گیا جس پر وہ حدیث موجود ہے۔

۶: نادر اور قلیل الاستعمال الفاظ کی معجم بھی ذکر کی ہے۔

مفتاح الترتيب لأحاديث تاريخ الخطيب [1]

المصنف: ابو فیض أحمد بن محمد الصديق الغماری رحمہ اللہ (ت۱۳۸۰ھ)

یہ کتاب انتہائی مفید اور قابل قدر خدمت ہے، امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی اتنی بڑی کتاب میں موجود روایات کی 90 صفحات پر مشتمل ایسی فہرس قائم کی ہے ''گویا کہ دریا کو

---

[1] مفتاح الترتيب، ص: ۲۰۔

کوزے میں بند کر دیا" اور اس کی اہمیت کا اندازہ ان ذو وجوہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

۱: امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ) نے اپنی تاریخ میں بہت سی روایات بیان کی ہیں، ان میں سے کچھ ایسی روایات ہیں جو سنت نبویہ کے دیگر مصادر میں موجود نہیں، لہٰذا ان نوادر روایات پر اطلاع پانا بہت ضروری تھا۔

۲: امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی یہ کتاب رجال کے تراجم پر مشتمل ہے اور ان تراجم کے ضمن میں امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے روایات ذکر کی ہیں ان روایات کو خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے نہ تو فقہی ابواب پر مرتب کیا، نہ ہی مسانید صحابہ پر اور نہ ہی کسی اور ترتیب پر، اس لیے ان روایات پر اطلاع پانا بہت مشکل تھا، اللہ تعالیٰ صاحب کتاب کو بہترین جزاء عطا فرمائے جنہوں نے تاریخ الخطیب کی روایات کی فہرس قائم کر دی تا کہ اس کی روایات پر بآسانی اطلاع پائی جا سکے۔

الشیخ احمد الغماری رحمہ اللہ نے احادیث کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) قولی احادیث (۲) فعلی احادیث

(۱) الاحادیث القولیۃ:.. قولی احادیث کے اطراف کو حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کیا ہے اور ہر طرفِ حدیث کے سامنے جزء نمبر اور صفحہ نمبر ذکر کیا ہے جہاں یہ حدیث موجود ہے۔

(۲) الاحادیث الفعلیۃ:...... فعلی احادیث کو صحابہ کے ناموں پر مندرجہ ذیل اعتبارات سے جمع کیا ہے۔

- صحابہ کے ناموں اور کنیتوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔
- ناموں اور کنیتوں کو یکجا بغیر تفریق کے جمع کر دیا ہے۔
- صحابیات کے ناموں کو بھی مرد صحابہ کے ساتھ اکٹھا ذکر کیا ہے بغیر کسی امتیاز کے (کہ پہلے مرد پھر عورتیں ہوں)۔
- ہر صحابی کا نام ذکر کرنے کے بعد اس کی روایت کا موضوع ذکر کیا ہے، پھر اس کے بعد

جزء نمبر اور صفحہ نمبر جہاں وہ روایت موجود ہے۔

اس کے علاوہ اگر کسی جگہ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ حدیث کو مکرر ذکر کردیں اور دوسری جگہ والی روایت کے الفاظ پہلی کے علاوہ ہوں تو صاحب مفتاح اس کی وضاحت کرتے ہیں اور ان الفاظ کو بھی بیان کرتے ہیں جن الفاظ سے وہ روایت پہلے گزر چکی ہو۔

مثال	الفاظ	باب
حدیث	"اطلبوا الخير عند حسان الوجوه"	حرف الألف مع الطاء
دوسرے الفاظ	"ابتغوا الخير"	حرف الألف مع الباء
تیسرے الفاظ	"اذا سألتم الخير"	حرف اذا مع السين

الشیخ احمد الغماری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو جہاں بھی ذکر کیا وہاں اس سے متقدم الفاظ کو بھی بیان کردیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی وضاحت کردی کہ حدیث ایک ہی ہے اور معنی بھی ایک ہی ہے البتہ الفاظ میں یہ تصرف رواۃ کی بناء پر ہوا ہے۔

تعداد: مفتاح الترتيب میں روایات کی تعداد 4500 (ساڑھے چار ہزار) ہے جن کو امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے باسند بیان کیا ہے۔

البغية في ترتيب أحاديث الحلية [1]

المصنف: عبدالعزیز بن محمد بن الصدیق الغماری رحمہ اللہ

یہ کتاب امام ابو نعیم الأصبهانی (ت ۴۳۰ھ) کی کتاب "حلية الأولياء و طبقات الأصفياء" میں موجود احادیث کی فہرس ہے اور 90 صفحات پر مشتمل ہے۔

☆ یہ فہرس اپنی حسن ترتیب کے اعتبار سے "مفتاح الترتيب" کے بہت مشابہ ہے۔

☆ الشیخ عبدالعزیز نے احادیث کی دو اقسام بنائی ہیں۔

(۱) قولی احادیث (۲) فعلی احادیث

[1] البغية في ترتيب احاديث الحلية، ص: ۳۔

☆ قولی احادیث کے اطراف کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے اور ہر طرف حدیث کے سامنے جزء نمبر اور صفحہ نمبر بھی بیان کیا ہے۔

☆ فعلی احادیث کو صحابہ کے اسماء پر باعتبار حروف تہجی مرتب کیا ہے، صحابی کے نام کے سامنے حدیث کا موضوع، جزء نمبر اور صفحہ نمبر بھی بیان کیا ہے۔

☆ صحابہ اور صحابیات کے اسماء کو اکٹھا ہی بیان کیا ہے، البتہ کنیتوں کو اسماء کے بعد علیحدہ طور پر ذکر کیا ہے۔

☆ کتاب کے آخر میں تابعین کی مراسیل کی علیحدہ فہرس قائم کی ہے لیکن اس فہرس میں اسماء اور کنیتوں کو اکٹھا حروف معجم پر مرتب کیا ہے۔

تعداد: اس فہرس میں موجود روایات کی تعداد تقریبا پانچ ہزار ہے، یہ وہ روایات ہیں جن کو امام ابو نعیم الاصبهانی (ت ۴۳۰ھ) نے رجال کے تراجم میں باسند روایت کیا ہے۔

مفتاح المؤطأ

مصنف: الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ (ت۱۳۸۲ھ)

☆ یہ مفتاح اپنی وضع اور ترتیب کے اعتبار سے مؤلف کی "فهرس لاحاديث صحيح مسلم القولية" ہی کی طرح ہے۔

☆ مؤلف نے احادیث قولیہ کو بانسبت پہلے حرف کے حروف تہجی پر مرتب کیا ہے اور ہر حدیث کے سامنے صفحہ نمبر ذکر کیا ہے۔

☆ مؤلف نے یہ فہرس کتاب کے آخر میں ذکر کی ہے۔

☆ مؤلف نے احادیث کی ترقیم بھی وضع کی ہے۔

☆ مؤلف کی ترقیم کے اعتبار سے قولی احادیث کی تعداد ۸۲۷ ہے اور مجموعی طور پر روایات کی تعداد ۱۸۱۲ ہے۔

مفتاح سنن ابن ماجه

مصنف: الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ (ت ۱۳۸۲ھ)

یہ مفتاح بھی اپنی وضع میں مولف کی دیگر مفاتیح کے مشابہ ہے۔

☆ مؤلف نے احادیث قولیہ کو بانسبت پہلے حرف کے لحاظ سے حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔

☆ احادیث کے اطراف کے سامنے اس حدیث کا نمبر سنن ابن ماجہ کی مجموعی ترقیم کے اعتبار سے ذکر کیا ہے۔

☆ مؤلف نے سنن کی روایات کی ترقیم بھی کی ہے۔

☆ مؤلف کی وضع کردہ ترقیم کے مطابق سنن ابن ماجہ کی کل روایات کی کل تعداد ۴۳۴۱ ہے۔
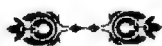
تخریج کا تیسرا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

تیسرا طریقہ

متنِ حدیث میں آنے والے کسی قلیل الاستعمال کلمے کے ذریعے تخریج کرنا

جب کسی روایت کے راوی اعلیٰ (صحابی) کا علم نہ ہو اور نہ ہی متنِ حدیث کے پہلے لفظ کے بارے میں علم ہو، البتہ باحث کے ذہن میں متن حدیث کا کوئی بھی لفظ ہو، چاہے وہ لفظ مشہور ہو یا نہ ہو، تو اس حدیث کی تخریج اس تیسرے طریقے کے مطابق کی جائے گی، لیکن بہتر یہ ہے کہ باحث ایسے لفظ کا انتخاب کرے جو احادیث میں بہت کم استعمال ہوا ہو، کیونکہ اس صورت میں اس حدیث کی تخریج زیادہ آسان اور زیادہ جلدی ممکن ہے۔

تخریج کے اس طریقہ میں استعمال ہونے والی کتاب ایک ہی ہے جو انتہائی مفید اور قابل قدر محنت ہے اور اس کتاب کا نام ہے:

''المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوی''

مصنف: اس کتاب کا مؤلف آرینٹ جان ونسنک (آرنــد جــان وِنْسِنْك، Arentjan Wensink) (ت ۱۹۳۹م) ہے، مستشرقین کی ایک جماعت اور ایک مسلمان عالم الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ (ت ۱۳۸۲ھ) بھی اس کے معاون رہے۔

مستشرقین کے احادیث کے الفاظ کو الـمعجم اللغوی کے مطابق جمع کرنے کے اغراض ومقاصد یہ تھے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر طعن اور قدح پیدا کی جائے اور الفاظ کے باہمی اختلافات پر کلام کیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس عمل کا مصداق بنا،

﴿وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾ (آل عمران۳:۵٤)

''اور انہوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔''

اللہ کی تدبیر ان کے برے ارادے پر غالب آ گئی اور ان کی یہ کوشش اہل اسلام کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوئی، حالانکہ ان کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ اسلام میں طعن پیدا کیا جا سکے اور وہ مسلمانوں کے مصادر سنت کو اپنے انداز سے مرتب کریں تا کہ سنت پر آسانی سے اطلاع پا سکیں۔ ❶

☆...... یہ کتاب سنت کے نو مصادر پر مشتمل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)صحیح البخاری (۲)صحیح مسلم (۳)سنن أبی داود (۴)جامع الترمذی (۵)سنن النسائی (٦)سنن ابن ماجه (۷)مسند الامام احمد (۸) موطأالامام مالك (۹)سنن الدارمی۔

☆...... یہ کتاب سب سے پہلے ۷ جلدوں میں طبع ہوئی لیکن اس کتاب کا نہ تو مقدمہ تھا اور نہ ہی اس کتاب کا طریقہ ترتیب بیان کیا گیا تھا حتی کہ مستشرق ''ویم رافن'' اور ''یان یوست ویتکام'' نے جلد نمبر ۸ شائع کی ''یان یوست ویتکام'' (Jan Just Witkam) نے اس کا مقدمہ جبکہ ''ویم رافن'' (Wimraven) نے طریقہ ترتیب بیان کیا۔ ❷

رموز الکتاب: خ: صحیح البخاری، م: صحیح مسلم، د: سنن أبی داود، ت: جامع الترمذی، ن: سنن النسائی، جه: سنن ابن ماجه، حم: مسند الامام احمد، ط: موطأ الامام مالك، دي: سنن الدارمی۔

☆...... مندرجہ ذیل چھ کتب کی احادیث کے بارے میں کتاب کا نام اور باب نمبر بیان کیا گیا ہے:

---

❶ طرق تخریج الحدیث للشیخ سعد بن عبدالله آل حمیّد، ص:٤٧۔

❷ علم تخریج الحدیث للشیخ محمد محمود بکار، ص:١٤١۔

صحیح البخاری ، جامع الترمذی ، سنن النسائی ، سنن ابی داود ، سنن ابن ماجه ، سنن الدارمی۔

☆...... دو کتابوں کی احادیث کے بارے میں کتاب کا نام اور حدیث نمبر بیان کیا گیا ہے:

صحیح مسلم ، موطأ الامام مالك ۔

☆......مسند احمد کی احادیث کے بارے میں جزء نمبر اور صفحہ نمبر بیان کیا ہے، مثلاً:

(۱)......خ شركة ۳، ۱٦ = صحیح البخاری ، كتاب الشركة باب نمبر ۳، باب نمبر ۱٦۔

(۲)......ت أدب ۱۵ = جامع الترمذی ، كتاب الأدب ، باب نمبر ۱۵۔

(۳)......ن صيام ۷۸ = سنن النسائی ، كتاب الصيام ، باب نمبر ۷۸۔

(۴)د طهارة ۷۲ = سنن ابی داود ، كتاب الطهارة، باب نمبر ۷۲

(۵)جه تجارات ۳۱ = سنن ابن ماجه ، كتاب التجارات ، باب نمبر ۳۱۔

(۶)دی صلاة ۷۹ = سنن دارمی ، كتاب الصلاة ، باب نمبر ۷۹۔

صحیح مسلم اور موطا الامام مالک رحمہ اللہ کی مثالیں:

(۱)م فضائل الصحابة ۱٦۵ = صحیح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة، حدیث نمبر ۱٦۵۔

(۲)ط صفة النبی ۳ = موطأ الامام مالك ، كتاب صفة النبی ، حدیث نمبر ۳۔

مسند احمد کی مثال:

حم ٤، ۱۷۵ = مسند احمد ، الجزء الرابع ، صفحه نمبر ۱۷۵۔

بڑے ہندسے سے مراد جزء نمبر ہے اور چھوٹے ہندسوں سے مراد صفحہ نمبر ہے۔

المعجم المفهرس میں الفاظ کی ترتیب:

☆......المعجم المفهرس میں اَلفاظ کی ترتیب معجم لغوی کے اعتبار سے ہے۔

☆......حروف، اسم علم اور ایسے افعال جو احادیث میں کثرت سے آتے ہیں جیسے "قال" وغیرہ، تو ان کو ذکر نہیں کیا گیا۔

☆......اس کتاب میں ہر لفظ کے مادے یعنی اصلی حروف کے اعتبار سے ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے، چنانچہ سب سے پہلے اس مادے کا فعل، پھر اسم کو اشتقاق کے تسلسل کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

☆......مواد کی ترتیب مندرجہ ذیل انداز سے ہے:

(۱) الافعال:......افعال میں سب سے پہلے ماضی، پھر مضارع، اَمر، اسم فاعل، اسم مفعول اور ان کے صیغہ جات ضمائر کے اعتبار سے یوں مرتب ہیں:

۱: صيغ الأفعال المبنية للمعلوم دون لواحق (فعل معروف کے صیغے اپنے ملحقات یعنی ضمائر اور حروف زائدہ وغیرہ کے بغیر)۔

۲: صيغ الأفعال المبنية للمعلوم مع اللواحق (فعل معروف کے صیغے اپنے ملحقات کے ساتھ)۔

۳: صيغ الأفعال المبنية للمجهول دون لواحق (فعل مجہول کے صیغے اپنے ملحقات کے بغیر)۔

۴: صيغ الأفعال المبنية للمجهول مع اللواحق (فعل مجہول کے صیغے اپنے ملحقات کے ساتھ)۔

(۲) الاسماء:......اسماء کی ترتیب یوں ہے:

۱: المرفوع المنوّن (اسم مرفوع با تنوین یعنی بغیر الف لام اور بغیر اضافت کے)

۲: المرفوع دون تنوين، ودون لواحق (اسم مرفوع بغیر تنوین اور بغیر ملحقات

کے یعنی الف لام کے ساتھ پھر اضافت کے ساتھ)

۳: المرفوع مع لاحقه (اسم مرفوع مع ملحقات)

۴: المجرور بالا ضافة منوناً (اسم مجرور با ضافت ،با تنوین یعنی مضاف الیہ بن رہا ہوا اور نکرہ ہو)

۵: المجرور بالاضافة دون تنوين ، ودون لواحق (اسم مجرور باضافت بغیر تنوین اور بغیر ملحقات کے یعنی مضاف الیہ بھی ہو اور اس پر الف لام ہو یا آگے مضاف ہو)۔

۶: المجرور بالاضافة مع لاحقه (اسم مجرور باضافت مع ملحقات یعنی خود بھی مضاف الیہ ہو اور آگے اس کا مضاف الیہ ضمیر کی شکل میں اس کے ساتھ ملا ہو)۔

۷: المجرور بحرف الجر (اسم مجرور با حرف جر)۔

۸: المنصوب المنوّن (اسم منصوب با تنوین)

۹: المنصُوب دون تنوين ، ودون لواحق (اسم منصوب بغیر تنوین اور بغیر ملحقات)

۱۰: المنصُوب مع لاحقه (اسم منصوب مع ملحقات)

پھر تثنیہ اور جمع کی ترتیب بھی اسی اعتبار سے ہے۔

(۳) المشتقات : مشتقات کی ترتیب کچھ اس انداز سے ہے۔

۱: المشتقات دون اضافة الحروف الساكنة (اسمائے مشتقہ حروف ساکنہ کے ساتھ ملے بغیر یعنی علامات تثنیہ وجمع سے خالی)۔

۲: المشتقات باضافة الحروف الساكنة (اسمائے مشتقہ حروف ساکنہ کے ساتھ)

☆☆ دو ستارے ذکر ہوں تو اس سے مراد ہے کہ وہ الفاظ حوالے میں ذکر کی گئی حدیث یا باب یا صفحہ پر تکرار سے آئے ہیں۔

مثال: ......"قال النبی ﷺ: لا یقبل الله صلاۃ بغیر طھور ولا صدقۃ من غلول"

اگر اس حدیث کو کتاب المعجم المفھرس میں تلاش کرنا ہو تو مندرجہ ذیل مراحل کا لحاظ رکھیں گے:

☆ سب سے پہلے اس حدیث میں ایسا لفظ دیکھیں جو اجنبی اور قلیل الاستعمال ہو اور وہ ہے لفظ "غلول"۔

☆ ''غلول'' یہ غلّ ماضی کا مصدر ہے تو ہم المعجم المفھرس کی ایسی مجلد دیکھیں گے جس میں حرف غین سے کلمات کی ابتداء ہوتی ہو۔

☆ پھر غین کا باب ملنے کے بعد غین کے بعد والے حرف کو دیکھیں گے کہ وہ کونسا حرف ہے تو یہاں چونکہ دوسرا حرف ''لام'' ہے تو اس لیے ہم نے المعجم المفھرس کی مجلد رابع دیکھی جس میں غین کے بعد لام والے کلمات ہیں، اور مجلد رابع کے باہر غلاف پر بھی یہ اشارہ مذکور ہے [طعن - غمر]

☆ ہر مجلد کے غلاف پر اس مجلد میں پائے جانے والے ابتدائی اور اختتامی کلمات کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

☆ اصول تو یہی ہے کہ فا اور عین کلمہ کے بعد حرف ثالث کے اعتبار سے بھی کلمات کی ترتیب ہو لیکن اس ''معجم'' میں اگر عین اور لام کلمہ یکساں ہوں یعنی وہ لفظ ہفت اقسام میں سے مضاعف ثلاثی مجرد ہو تو پھر اسے سب سے پہلے ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد باقی ترتیب شروع کرتے ہیں۔

☆ لفظ غلول کا ماضی "غــلّ" ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ف کلمہ غین ہے اور ع کلمہ ''لام'' اور ''لام کلمہ بھی ''لام'' ہے، تو اب عین کے بعد لام والے کلمات میں سب سے پہلے "غلَّ" ہی مذکور ہے پھر اس کے بعد "غَلَبَ" وغیرہ ہیں۔

☆ پھر لفظ "غــلّ" کی تصریفات لغویہ کو دیکھیں گے تو ہم مطلوب حدیث تک باآسانی پہنچ

جائیں گے۔

☆ پس ہمیں یہ حوالہ ملے گا: م الطهارة ٥ ، یعنی اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الطہارۃ کی پانچ نمبر حدیث میں بیان کیا ہے۔

المعجم المفهرس کا منہج:

☆ مؤلفین نے افعال مجردۃ کو پہلے ذکر کیا ہے اور انکی ترتیب حروف تہجی پر ہے۔

☆ صرف کلمہ کے پہلے حرف کی ترتیب کا خیال نہیں رکھا بلکہ اس پہلے حرف کے بعد آنے والے حروف میں بھی ترتیب کا خیال رکھا ہے مثلاً پہلے ہمزہ کو باء کے ساتھ پھر ہمزہ تاء کے ساتھ پھر ہمزہ ثاء کے ساتھ۔

☆ حرف مشدد کو ایک حرف تصوّر کیا ہے اور اس کو مستقل طور پر علیحدہ ذکر کیا ہے۔

☆ ہر کلمہ کے بعد اس کی تصریفات بیان کی ہیں مثلاً پہلے افعال پھر اسماء یعنی اسم فاعل و اسم مفعول اور دوسرے مشتقات وغیرہ۔

☆ فعل میں پہلے فعل ماضی، پھر مضارع پھر اُمر وغیرہ مذکور ہیں۔

☆ طرف حدیث کے بعد کبھی رمز اسم الکتاب ورقم الباب کا ہوگا، کبھی اسم الکتاب و رقم الحدیث کا اور کبھی رقم الجزء والصفحه کا۔

☆ ہر دو متقابل صفحوں کے آخر میں خط کے بعد مصادر تسعہ کے رموز بیان کیے ہیں۔

☆ شروع کتاب سے صفحہ ۲۴ تک ابن ماجہ کا رمز "ق" ذکر کیا ہے لیکن بعد میں ساری کتاب میں "جـه" کے ساتھ اور اسی صفحہ تک مسند احمد کا رمز "حـل" ذکر کیا جاتا رہا جبکہ باقی ساری کتاب میں "حم" کے ساتھ مذکور ہیں۔ [1]

☆ صحیح مسلم کی صرف ان روایات کو معجم میں ذکر کیا ہے جو صحیح مسلم میں با سند و متن مذکور ہیں، صرف اسناد پر مشتمل روایات کو ذکر نہیں کیا۔

☆ موطأ الامام مالک رحمہ اللہ میں سے صرف احادیث کو معجم میں ذکر کیا ہے، امام مالک رحمہ اللہ

[1] علم تخريج الحديث ، ص: ١٤٢ تا ١٤٥۔

اور دیگر اہل علم کی موطأ میں موجود فقہی آراء کو ذکر نہیں کیا۔

☆ یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے پہلی سات جلدوں میں کلمات حدیث کو حروف تہجی کے اعتبار سے ہمزہ سے لے کر یاء تک ترتیب دیا گیا ہے اور جلد نمبر آٹھ فہارس پر مشتمل ہے جس میں اعلام (راویوں کے ناموں) کی فہارس، جغرافیائی ناموں کی فہارس اور قرآن کریم کی آیات وسور کی فہارس موجود ہیں۔

معجم مفهرس کے موافق طبعات [1]

ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) صحیح البخاری:

الف:...... طبعة السلفية مع شرحه فتح الباری بالقاهرة.

اس طبعہ کی احادیث کو الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ نے مرتب کیا ہے۔

ب:...... دار السلام بالریاض کا نسخہ جو ایک جلد پر مشتمل ہے۔

(۲) صحیح مسلم:

الف:...... طبعة عیسی البابی الحلبی.

یہ پانچ اجزاء پر مشتمل ہے، مجلد خامس فہارس پر مشتمل ہے۔

اس طبعہ کی تحقیق الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ نے کی ہے اور احادیث کی ترقیم بھی وضع کی ہے لیکن مستشرقین کی طرح ان احادیث کی ارقام وضع نہیں کیں جو صرف اسناد پر مشتمل تھیں، مجلد خامس کی فہارس بھی الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ کی وضع کردہ ہیں۔

ب:...... دار السلام بالریاض کا نسخہ جو ایک جلد پر مشتمل ہے۔

(۳) سنن ابی داود:

الف:...... طبعہ مصریۃ ۱۹۳۵ء میں قاہرہ سے چھپی جو چار جلدوں پر مشتمل ہے اور الشیخ محمد محی الدین عبدالحمید کی تحقیق شدہ ہے۔

[1] علم تخریج الحدیث، ص: ۱٤٥ تا ۱٤٦۔

ب:......المنهل العذب المورود شرح سنن ابی داود: یہ مصری طبعہ ہے اور دس جلدوں پر مشتمل ہے اس شرح کا تکملہ بھی موجود ہے جس کا نام "فتح الملك المعبود تكملة العذب المورود" یہ بھی مصری طبعہ ہے اور تین جلدوں پر مشتمل ہے۔"المنهل" یہ الشیخ محمود خطاب السبکی رحمہ اللہ کی شرح ہے اور فتح الملك المعبود ان کے بیٹے الشیخ امین رحمہ اللہ کی ہے۔

ج:..... طبعة دار السلام بالریاض جو ایک جلد پر مشتمل ہے اس کی ارقام بھی المعجم کے موافق ہیں۔

(۴) جامع الترمذی:

الف:...... جامع ترمذی کا وہ نسخہ جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے، پہلی دو جلدوں کی تحقیق الشیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے کی، تیسری جلد کی تحقیق الشیخ محمد فؤاد عبد الباقی رحمہ اللہ نے کی جبکہ چوتھی اور پانچویں جلد کی تحقیق الشیخ ابراهیم عطوة عوض نے کی ہے، جامع الترمذی کا یہ نسخہ "المعجم المفهرس" کے ساتھ مکمل طور پر موافق ہے۔

ب:...... عارضة الاحوذی شرح جامع الترمذی یہ مصری طبعہ ہے اور تیرہ جلدوں پر مشتمل ہے اس میں بھی کتب و ابواب "المعجم" کے موافق ہیں۔

ج:...... دار السلام بالریاض کا نسخہ جو ایک جلد پر مشتمل ہے۔

(۵) سنن النسائی:

الف:...... طبعة عیسی البابی الحلبی بالقاهرة۔

ب:...... سنن النسائی مع شرحها زهر الربی للسیوطی رحمہ اللہ، طبعہ الشیخ حسن محمد المسعودی، یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے، اس نسخہ میں حاشیہ سندھی کے کچھ اقتباسات بھی ذکر کر دیے گئے ہیں۔

ج:...... دار السلام بالریاض کا نسخہ جو ایک جلد پر مشتمل ہے۔

(٦) سنن ابن ماجه :

الف:...... الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ نے سنن ابن ماجہ کی ترقیم اور فہرس وضع کی ہے جس کو دار احیاء العربیۃ بالقاھرہ نے نشر کیا اور یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

ب:...... طبعة عیسی الحلبی۔

ج:...... دار السلام بالریاض کا نسخہ جو ایک جلد پر مشتمل ہے۔

(٧) مسند الامام احمد:

الف:...... طبعة میمنیة، یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اس طبعۃ کے اجزاء اور صفحات کے نمبر "المعجم" کے عین کے مطابق ہیں۔

ب:...... طبعۃ الشیخ احمد شاکر جو پہلے ناقص تھا لیکن الشیخ حمزہ نے اس کو مکمل کر دیا ہے۔

(٨) سنن الدارمی :

دار احیاء السنۃ النبویۃ بیروت کا مطبوع نسخہ جس کی تحقیق وتخریج الشیخ عبداللہ ہاشم الیمانی نے کی ہے۔

(٩) موطأ الامام مالك :

الف:...... الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ کا تحقیق شدہ نسخہ جو دو جلدوں پر مشتمل ہے اور مصری طبعۃ ہے۔

ب:...... طبعة عیسی الحلبی۔

تنبیہات:

اس المعجم المفهرس کے استخدام کے بارے میں کچھ تنبیہات ہیں جن کا طالب علم کو معلوم ہونا ضروری ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(١)...... اگر طالب علم یا باحث کسی ایک لفظ کے اعتبار سے معجم میں کسی حدیث کو تلاش کرے اور "المعجم" میں اس لفظ کے باب میں وہ حدیث نہ ملے تو طالب علم کو نا اُمید نہیں ہونا چاہیے بلکہ کسی دوسرے لفظ کے اعتبار سے دوبارہ معجم میں تلاش کرے بالآخر وہ

مطلوبہ حدیث کو پا ہی لے گا۔

(۲)...... اگر کوئی حدیث اپنے الفاظ کے اعتبار سے متکرر ذکر ہوئی ہے تو باحث کو چاہیے کہ تمام الفاظ کے لحاظ سے اس حدیث کے مواضع تلاش کرے کیونکہ معجم میں کسی لفظ کے تحت کچھ مواضع بیان کر دیے جاتے ہیں جبکہ اسی حدیث کے دوسرے لفظ کے لحاظ سے دوسرے مواضع بیان کیے جاتے ہیں جن پر اطلاع پانا باحث کے لیے انتہائی مفید ہے۔

(۳)...... بسا اوقات باحث کسی حدیث کو اس کے خاص لفظ کے اعتبار سے تلاش کرتا ہے لیکن جب اس لفظ کو پاتا ہے تو اصحاب المعجم کسی دوسرے الفاظ کی طرف احالۃ کر دیتے ہیں یعنی "راجع" کا لفظ لکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ اس لفظ کو فلاں فلاں الفاظ کے تحت تلاش کرو جہاں اس حدیث کو ذکر کر دیا گیا ہے، تو اگر ایسی صورت میں حدیث با آسانی مل جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ باحث کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ حوالے میں دیے ہوئے ان دوسرے بہت سے الفاظ کے پیچھے پڑنے کی بجائے اس مطلوبہ حدیث کے کسی دوسرے لفظ کے اعتبار سے اس حدیث کو تلاش کرے۔

(۴)...... بسا اوقات باحث مطلوبہ حدیث کو کسی ایک لفظ کے لحاظ سے پا لیتا ہے لیکن اس کے باوجود أصحاب المعجم اس حدیث کے بارے دوسرے الفاظ کی طرف بھی احالۃ کرتے ہیں تو اس صورت میں باحث کو چاہیے کہ ان دوسرے الفاظ کے لحاظ سے بھی حدیث کی مواضع پر اطلاع پائے کیونکہ وہاں حدیث کی مزید ایسی جگہیں بیان کی جاتی ہیں جو پہلے ذکر نہیں کی گئی ہوتیں۔

(۵)...... مستشرقین احادیث کے درمیان تفریق باعتبار صحابہ کے نہیں کرتے مثال کے طور پر ایک حدیث ہے:

((من كذب عليّ متعمّدًا فليتبوأ مقعده من النار)) جب آپ نے اس حدیث کے غریب لفظ ((فليتبوأ)) کے اعتبار سے "بوأ" کے کلمہ میں دیکھا تو آپ کو حدیث مل گئی جس کے سامنے کتب کے نام اور رموز ذکر کر دیے گئے ہیں، پھر آپ نے جب

اس حدیث کو بخاری میں دیکھا تو وہاں حدیث کے راوی حضرت زبیر بن العوامؓ ہیں جبکہ آپ کو انہی الفاظ سے مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث مطلوب ہے۔

تو اس صورت میں باحث کو چاہیے کہ تمام حوالہ جات کو دیکھے، چنانچہ اگر مطلوب راوی کی روایت اسے مل جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ دیگر مواضع میں تلاش کرے، ممکن ہے کہ اسے مطلوب صحابی کی روایت مل ہی جائے۔

(۵)...... بسا اوقات کسی حدیث کے کلمات کے حوالہ جات میں اس حدیث کے بعینہ انہی الفاظ والی جگہ بیان کرنے کے بعد باقی جگہیں ایسی ذکر کردی جاتی ہیں جہاں وہ روایت بالمعنی موجود ہوتی ہے۔

(۶)...... بسا اوقات المعجم المفهرس میں کتب تسعہ کے ابواب اور کتب کے أرقام و أسماء کے درمیان اور کتب تسعہ کے متداول و مطبوع نسخہ جات کے درمیان فرق بھی پایا جا سکتا ہے جیسا کہ عموماً سنن النسائی میں ہوتا رہتا ہے اور آٹھویں جلد کے حوالہ جات میں تو بیشتر حوالہ جات میں دیے گئے نمبر متداول نسخوں میں ایک یا دو عدد آگے پیچھے ہوتے ہیں، معجم نے اگر باب نمبر 6 ذکر کیا لیکن آپ کو وہ حوالہ باب نمبر 7 میں ملے گا، وغیرہ۔

(۷)...... وہ روایات جو ایک کلمہ میں متحد ہیں انکو بغیر کسی تفریق کے ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔

المعجم المفهرس کے فوائد:

(۱)...... احادیث نبویہ کے ۹ بنیادی مصادر اصلیہ کی احادیث کو باآسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔

(۲)...... تھوڑے وقت میں زیادہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔

(۳)...... مستشرقین کا اس کتاب کو اپنے غلط مقاصد کے لیے وضع کرنا اس کتاب کی اہمیت میں قدح پیدا نہیں کرسکتا۔

(۴)...... کسی عام موضوع کے اعتبار سے بھی اس کتاب سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے مثلاً

لفظ "وتر" سے آپ وتر کے متعلقہ روایات تلاش کر سکتے ہیں۔

(۵)......اس کتاب نے مسند الامام احمد کی روایات تلاش کرنے میں جو صعوبت تھی، اسے ختم کر دیا ہے۔

(۲) تکملة المعجم المفهرس :

مؤلف: الشیخ العلامة عبداللہ بن عبد الرشید الرحمانی المعروف الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

مؤلف کا شمار پاکستان کے معروف ومشہور علماء میں سے ہوتا ہے اور صوبہ سندھ میں ان کی کافی خدمات ہیں، مؤلف نے المعجم المفهرس کی ۹ کتابوں کے ساتھ ساتھ مزید چھ کتابوں کی احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱: مصنف عبدالرزاق رحمہ اللہ.

۲: مصنف ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ.

۳: المعجم الکبیر للطبرانی رحمہ اللہ.

۴: المعجم الأوسط للطبرانی رحمہ اللہ.

۵: المعجم الصغیر للطبرانی رحمہ اللہ.

۶: مسند أبی یعلی رحمہ اللہ.

یہ کتاب غیر مطبوع اور نامکمل ہے لیکن شیخ صاحب کے اس عمل کو ترک کرنے کا جو سبب مجھے معلوم ہوا وہ کمپیوٹر کے استخدام کا عام ہونا ہے اور یہی وہ سبب ہے جس نے اصل کتاب "المعجم المفهرس لألفاظ الحدیث النبوی" کی اہمیت کو بھی کم کر دیا ہے۔

تخریج کا چوتھا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

چوتھا طریقہ: حدیث کے موضوع کے ذریعے تخریج کرنا [1]

اگر کوئی باحث نہ تو کسی حدیث کے راوی اعلیٰ (صحابی) کو جانتا ہے اور نہ متنِ حدیث کے ابتدائی یا کسی دوسرے لفظ کو جانتا ہے لیکن اُسے اس حدیث کے موضوع کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ دین کے کس مسئلہ سے تعلق رکھتی ہے تو اس صورت میں اس حدیث کی تخریج اس چوتھے طریقے سے ہوگی۔

اس چوتھے طریقہ سے تعلق رکھنے والی وہ کتب حدیث ہیں جو دین کے مختلف ابواب اور موضوعات پر مرتب کی گئی ہیں اور اس لحاظ سے ان کتب کی تقسیم تین طرح سے ہے۔

---

[1] طرق تخريج الحديث للشيخ عبد الهادي، ص: ١٥١ وأصول التخريج ودراسة الأسانيد للطحان، ص: ٩٥ .

تخریج کے چوتھے طریقے میں استعمال ہونے والی کتب

وہ کتب جو دین کے تمام ابواب اور موضوعات پر مشتمل ہیں

۱۔الجوامع
۲۔المستخرجات علی الجوامع
۳۔المستدرکات علی الجوامع
۴۔ المجامیع
۵۔ الزوائد
۶۔کتاب مفتاح کنوز السنة

وہ کتب جو دین کے اکثر ابواب وموضوعات پر مشتمل ہیں

۱۔السنن
۲۔المستخرجات علی السنن
۳۔ المصنفات
۴۔ الموطآت

وہ کتب جو دین کے کسی ایک باب یا کسی ایک جانب پر مشتمل ہیں

۱۔الأجزاء
۲۔الترغیب والترهیب
۳۔ الزهد والفضائل والآداب والأخلاق
۴۔الأحکام
۵۔ کتب موضوعات خاصة
۶۔ کتب الفنون الأخری
۷۔ کتب التخریج
۸۔ الشروح الحدیثیة والتعلیقات علیها

پہلی قسم:...... وہ کتب حدیث جو دین کے تمام ابواب یا تمام موضوعات پر لکھی گئیں ان کی مختلف انواع ہیں، جوکہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱: الجوامع .

۲: المستخرجات علی الجوامع .

۳: المستدرکات علی الجوامع .

۴: المجامیع.

۵: الزوائد .

۶: کتاب مفتاح کنوز السنة .

دوسری قسم:...... وہ کتب حدیث جو دین کے تمام ابواب پر تو نہیں لیکن دین کے اکثر ابواب وموضوعات پر لکھی گئیں، اوران کی مندرجہ ذیل مختلف انواع ہیں:

۱: السنن

۲: المستخرجات علی السنن

۳: المصنفات

۴: الموطآت

تیسری قسم:...... وہ کتب حدیث جو دین کے کسی ایک باب یا کسی ایک حکم پر لکھی گئیں، ان کی بھی بہت سی انواع ہیں، جوکہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱: الأجزاء

۲: الترغیب والترهیب

۳: الزهد والفضائل والآداب والأخلاق

۴: الأحکام

۵: کتب موضوعات خاصة

۶: کتب الفنون الأخری

۷: كتب التخريج

۸: الشروح الحديثية والتعليقات عليها

پہلی قسم

پہلی قسم میں وہ کتب حدیث شامل ہیں جو دین کے تمام ابواب اور تمام موضوعات پر مشتمل ہوں اور ان میں دین کے ہر مسئلہ یا حکم کے متعلقہ روایات موجود ہوں۔

جمیع أبواب الدین: دین کے تمام ابواب سے مراد ایمان، طہارت، عبادات، معاملات، نکاح، تاریخ، سیرۃ، مناقب، تفسیر، آداب، آخرت کے احوال، جنت و دوزخ کا بیان، فتن و ملاحم کا تذکرہ اور قیامت کی نشانیوں کا بیان وغیرہ ہیں۔

پہلی قسم کے متعلقہ مصنفات:

پہلی قسم سے تعلق رکھنے والی تصنیفات تو بہت سی ہیں لیکن چند مشہور قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱: الجوامع

۲: المستخرجات على الجوامع

۳: المستدركات على الجوامع

۴: المجاميع

۵: الزوائد

۶: كتاب مفتاح كنوز السنة

(۱) الجوامع

لغوی معنی:...... الجوامع "جامعٌ" کی جمع ہے جس کے معنی ہیں جمع کرنے والا۔

اصطلاحی معنی:...... حدیث کی وہ کتاب جو اپنے اندر دین کے تمام مسائل کو جمع کرنے والی ہو "جامع" کہلاتی ہے، مثال کے طور پر وہ عقائد، احکام، رقائق، کھانے پینے کے آداب، سفر و حضر کے احکام، تفسیر، تاریخ و سیر، فتن، مناقب و مثالب پر مشتمل ہو۔

چند مشہور جوامع کے نام:

۱: "جامع معمر" مصنف: الامام معمر بن راشد الأزدی رحمہ اللہ (ت ۱۵۳ھ)

۲: "جامع الثوری" مصنف: الامام سفیان بن سعید بن مسروق الکوفی رحمہ اللہ (ت ۱۶۱ھ)

۳: "جامع ابن عیینة" مصنف: الامام سفیان بن عیینہ الھلالی رحمہ اللہ (ت ۱۹۸ھ)

۴: "جامع عبدالرزاق" مصنف: الامام عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ (ت ۲۱۱ھ)

۵: "الجامع الصحیح للبخاری رحمہ اللہ"
مصنف: الامام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت ۲۵۶ھ)

۶: "الجامع الصحیح للمسلم رحمہ اللہ"
مصنف: الامام مسلم بن حجاج النیسابوری رحمہ اللہ (ت ۲۶۱ھ)

۷: "جامع الترمذی"
مصنف: الامام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (ت ۲۷۹ھ)

الجامع الصحیح للبخاری رحمہ اللہ

کتاب کا نام: الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه [1]

مؤلف کا نام: ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ)

تعارف: یہ کتاب صحیح احادیث پر مشتمل ہے۔

☆ اس کتاب میں دین کے تمام ابواب کی احادیث ہیں، لیکن ان کو فقہی ابواب پر مرتب کیا گیا ہے۔

☆ اس کتاب میں موجود کتب کی تعداد ۹۷ ہے۔

☆ ہر کتاب مختلف ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب کے تحت چند احادیث بیان کی گئی ہیں۔

☆ اس کتاب کو "أصح الكتب بعد كتاب الله" کا شرف حاصل ہے۔

[1] مقدمة تحفة الأحوذي، ج ۱ ص: ۳٤۔

☆ اس کتاب میں سب سے پہلے ”کتاب بدء الوحی“ پھر ”کتاب الایمان“ اور آخر میں ”کتاب التوحید“ کا بیان ہے۔

☆ امام ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کی روایات کی تعداد تکرار کے ساتھ ۷۲۷۵ ہے اور بغیر تکرار کے ۴۰۰۰ ہے۔ ❶

☆ مکتبہ دارالسلام کے نسخہ میں روایات کی تعداد تکرار کے ساتھ ۷۵۶۳ ہے۔

صحیح بخاری لکھنے کا سبب:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری کے مقدمہ ھدی الساری میں صحیح بخاری لکھنے کے تین اسباب بیان کیے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... جب امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دور سے پہلے لکھی جانے والی تصانیف کو دیکھا تو وہ صحیح و حسن روایات اور بہت سی ضعیف روایات پر مشتمل تھیں، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ارادہ کیا کہ ایک ایسی کتاب بھی ہونی چاہیے جس میں ایسی مضبوط صحیح روایات ہوں کہ جن کے بارے میں کوئی تردّد نہ کر سکے۔

(۲)...... امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد محترم امام اسحق بن راھویہ رحمہ اللہ نے دوران درس حدیث اپنے تلامذہ کے سامنے ایک خواہش کا اظہار کیا کہ ”کاش کہ تم میں سے کوئی شخص ایسی کتاب جمع کرے جس میں رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث ہوں“ تو امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں اس چیز کا عزم پیدا ہوا اور میں نے صحیح بخاری کو لکھنا شروع کیا۔

(۳)...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم تک صحیح سند سے یہ بات پہنچی کہ محمد بن سلیمان بن فارس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ بخاری رحمہ اللہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوں اور آپ سے پنکھے کے ذریعے مکھیاں اڑا رہا ہوں ”میں نے بعض تعبیر کرنے والوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا

---

❶ علوم الحدیث، ص: ۲۰۔

کہ تم اللہ کے رسول ﷺ سے جھوٹ ہٹاؤ گے امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس وجہ سے میں نے صحیح بخاری کو لکھنا شروع کیا۔

صحیح بخاری کے تراجم: امام ابو احمد بن عدی رحمہ اللہ، عبدالقدوس بن ہمام رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں بہت سے ایسے مشائخ سے ملا جو بیان کرتے تھے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں تراجم نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان ریاض الجنۃ میں بیٹھ کر لکھے اور ہر ترجمۃ الباب لکھتے وقت دو رکعات پڑھیں۔ [1]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ھدی الساری کی فصل ثانی میں ذکر کردہ تفصیل سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ صحیح بخاری میں دو طرح کے تراجم ہیں:

(۱) ظاہری (۲) مخفی

(۱) ظاہری تراجم:

اس سے مراد یہ ہے کہ ترجمۃ الباب اس مضمون کے عین مطابق ہو جس بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے اور بسا اوقات یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ حدیث کے الفاظ سے ہی ترجمۃ الباب قائم کر دیتے ہیں خواہ مکمل الفاظ کے ساتھ یا بعض الفاظ کے ساتھ اور صحیح بخاری میں زیادہ تر تراجم ظاہری ہی ہیں۔

(۲) مخفی تراجم:

اس سے مراد یہ ہے کہ ترجمۃ الباب اور حدیث کے مضمون کے درمیان مطابقت ظاہری نہ ہو بلکہ پوشیدہ ہو۔ اور غور و فکر کرنے سے معلوم ہو۔

ایسے تراجم کی مطابقت سمجھنا اور حل کرنا قدرے مشکل ہے اسی لیے بہت سے علماء یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ ''فقہ البخاری فی تراجمہ'' امام بخاری رحمہ اللہ کی فقہ صحیح کے تراجم میں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے ایسا کرنے کی وجہ یا تو ایسی حدیث کا نہ ملنا ہے جو ترجمۃ الباب کے بھی مطابق ہو اور امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کی شرط کے بھی مطابق ہو اور کبھی امام بخاری رحمہ اللہ

---

[1] هدى الساري، الفصل الثاني، ص:٨تا ١٤۔

کے ایسا کرنے کی وجہ تشحیذ اذھان ہوتی ہے۔

☆...... امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں ایک حدیث کئی جگہ ذکر کرتے ہیں لیکن ہر جگہ مختلف سندوں کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور یہ بہت نادر ہے کہ ایک حدیث کو دوسری جگہ بھی پہلے والی سند اور انہی الفاظ سے بیان کریں۔

☆...... امام بخاری رحمہ اللہ جب ایک ہی حدیث کو کسی دوسرے باب کے تحت بیان کریں تو عموماً حدیث کے صرف اتنے الفاظ بیان کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں جن کا ترجمہ الباب سے تعلق ہو۔

☆...... امام بخاری رحمہ اللہ روایت بالمعنی بیان کرنے کے قائل ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی شروط:

بخاری رحمہ اللہ و مسلم رحمہ اللہ اور دیگر صحاح ستہ کے مؤلفین کی اپنی بیان کردہ کوئی ایسی شرط نہیں جو انہوں نے اپنی کتاب میں احادیث بیان کرنے کے لیے وضع کی ہو۔ البتہ ان کے طریقہ کار اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے علماء نے ہر ایک کی شرائط بیان کی ہیں۔

امام ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی رحمہ اللہ (ت ۵۰۷ھ) فرماتے ہیں:

☆...... امام بخاری رحمہ اللہ و امام مسلم رحمہ اللہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ اپنی کتاب میں ایسی حدیث بیان کریں گے جس کے تمام رواۃ (اوّل سے لے کر آخر طبقے تک) ثقہ ہوں اور انکے ثقہ ہونے پر سب کا اتفاق ہو۔

☆...... دوسری شرط یہ ہے کہ اس حدیث کی سند شروع سے لے کر آخر تک متصل ہو، کہیں انقطاع نہ ہو۔ [1]

صحیح بخاری کی اہم شروح:

(۱) "أعلام السنن"

مصنف: الامام ابو سلیمان حمد بن محمد البستی الخطابیؒ (ت۳۸۸ھ)

---

[1] شروط الائمة الستة لابن طاهر المقدسي رحمہ اللہ، ص:۱۱۔

یہ صحیح بخاری کی بعض روایات کی شرح ہے، مکمل روایات کی نہیں ، یہ مکہ مکرمۃ کی ام القرٰی یونیورسٹی کے مطبع میں "أعلام الحدیث" کے نام سے چھاپی گئی ہے۔

(۲) "شرح صحیح البخاری" مصنف:الامام ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالمالک المعروف بابن بطال المالکی رحمہ اللہ (ت۴۴۹ھـ)

(۳) "الکواکب الدراری شرح صحیح البخاری " مصنف:الحافظ شمس الدین محمد بن یوسف المعروف بالکرمانی رحمہ اللہ (ت ۷۸۶ھـ)

(۴) "فتح الباری شرح صحیح البخاری "

مصنف:الحافظ ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ (ت ۷۹۵ھـ)

نوٹ: ...... یہ شرح سعودی عرب کے مطبع "دار ابن جوزی کی طبع شدہ اور محقق نسخہ ہے البتہ امام ابن رجب رحمہ اللہ اس کو مکمل نہ کر سکے تھے۔

(۵) "فتح الباری شرح صحیح البخاری " مصنف:الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھـ)

(۶) "عمدۃ القاری" مصنف:الحافظ بدرالدین ابو محمد محمود بن أحمد الحنفی الشهیر بالعینی رحمہ اللہ (ت ۸۵۵ھـ)

(۷) "ارشاد الساری" مصنف:شهاب الدین أحمد بن محمد المعروف بالقسطلانی رحمہ اللہ (ت۹۲۳ھـ)

(۸) "فیض الباری" مصنف:الشیخ محمد انور شاہ کاشمیری حنفی رحمہ اللہ (ت۱۳۵۲ھ)

(۹)"لامع الدراری" مصنف:رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ

وغیر ذالک من الشروح

صحیح بخاری کے رجال پر لکھی جانے والی کتب:

بخاری کے رجال پر سب سے پہلے لکھی جانے والی کتاب امام ابو احمد عبداللہ بن عدی رحمہ اللہ (ت ۳۶۵ھ) کی کتاب ہے جس کا نام "من روی عنه البخاری رحمہ اللہ" ہے

امام ابن عدی رحمہ اللہ کے بعد بہت سے علماء نے اس بارے میں لکھنا شروع کیا جن کی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "الهداية والارشاد"

مصنف: ابو نصر احمد بن محمد الكلاباذی رحمہ اللہ (ت۳۹۸ھ)

(۲) "التعديل والتخريج لمن أخرج له البخاری فی الصحيح"

مصنف: ابو الوليد سليمان بن خلف الباجی رحمہ اللہ (ت۴۷۴ھ)

(۳) "الجمع بين رجال الصحيحين"

مصنف: ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی رحمہ اللہ (ت۵۰۷ھ)

صحيح الامام مسلم رحمہ اللہ

کتاب کا نام: یہ کتاب علماء کے ہاں ''صحیح مسلم'' کے نام سے مشہور ہے جبکہ امام ابوعمرو ابن الصلاح رحمہ اللہ اپنی کتاب "صيانة صحيح مسلم" میں فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا گیا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا: "صنّفت هذا "المسند الصحيح" من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة"

یعنی میں نے یہ کتاب "المسند الصحيح" تین لاکھ مسموع روایات کے مجموعہ سے تصنیف کی ہے۔

مصنف کا نام: الامام ابو الحسين مسلم بن الحجاج القشيری النيسابوری رحمہ اللہ (ت۲۶۱ھ)

صحیح مسلم لکھنے کا سبب:

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح مسلم کے مقدمہ میں اس کتاب کے لکھنے کے دو اسباب بیان کیے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... امام مسلم رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے کسی شاگرد کے مطالبے پر یہ کتاب لکھی

گئی جیسا کہ صحیح مسلم کے مقدمہ میں ہے "ثم وانا ان شاالله مبتدؤون فی تخریج ما سألت تأليفه على شريطة سوف اذكر هالك"

پھر اگر اللہ نے چاہا تو بیشک ہم اس چیز کو منظر عام پر لانے کی ابتداء کرنے والے ہیں جس کی تالیف کا تم نے سوال کیا تھا ان شرائط کے تحت جن کو عنقریب میں بیان کروں گا"

(۲)...... بہت سی ایسی کتب کا منظر عام پر آ جانا جو ضعاف اور منکر روایات پر مشتمل تھیں اور عام لوگ ان سے دھوکے کا شکار ہو رہے تھے۔ ❶

صحیح مسلم میں امام مسلم رحمہ اللہ کا منہج

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے مقدمہ میں اپنا منہج بیان کیا ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے:

- امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے صحیح مسلم کی احادیث کو دو اقسام میں منقسم کیا ہے اور یہ تقسیم رجال کے تین طبقات کی بناء پر ہے۔
- بغیر کسی ضرورت کے کسی حدیث کو دوبارہ مکرر ذکر نہیں کیا۔
- کسی حدیث کو تبھی مکرر ذکر کیا گیا ہے جب اس میں کوئی زائد معنی ہو یا اس جگہ کوئی اسنادی علت موجود ہو کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ کے نزدیک جس روایت میں زائد معنی بیان ہو وہ مستقل حدیث کا درجہ رکھتی ہے۔
- پہلی قسم کی وہ روایات ہیں جو کہ ہر قسم کے عیوب سے محفوظ ہیں خواہ اس عیب کا تعلق متن سے ہو یا سند سے، اور ان روایات کے بیان کرنے والے رجال اہل استقامت واتقان ہوں نیز ان کی روایات کسی قسم کے اختلاف یا اختلاط کا شکار نہ ہوں۔
- دوسری قسم کی وہ روایات ہیں جن کے بیان کرنے والے پہلی قسم کے رجال سے مرتبہ میں کچھ کم ہیں لیکن صداقت وامانت داری اور علم کی نسبت ان کی طرف کی جاتی ہے اور حاملین حدیث میں ان کا شمار ہوتا ہے جیسے عطاء بن السائب، يزيد بن أبي

❶ مقدمة صحيح مسلم، ص: ٣ تا ٤.

زیاد اور لیث بن أبی سُلَیم وغیرہ

☆ البتہ تیسری قسم کی روایات ان لوگوں کی ہیں جو اکثر اہل علم کے نزدیک متہم ہیں، ان کی احادیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں بیان نہیں کیا بلکہ ان کی احادیث سے اجتناب کیا ہے اسی طرح وہ رواۃ جن کی روایات پر منکر یا غلط ہونے کا حکم لگایا گیا ہے ان کی احادیث کو بھی اپنی صحیح میں ذکر نہیں کیا جیسے عبداللہ بن مسور ابوجعفر المدائنی، عمرو بن خالد، عبدالقدوس الشامی، محمد بن سعید المصلوب، غیاث بن ابراہیم، سلیمان بن عمرو، ابوداود النخعی وغیرہ۔ ❶

امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط:

امام مسلم رحمہ اللہ کے منہج سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح میں دو چیزوں کا اعتبار کیا ہے۔

(۱)...... حدیث کے تمام راوی ثقہ ہوں اور ان کے ثقہ ہونے پر سب کا یا اکثر کا اتفاق ہو۔

(۲)...... اس حدیث کی سند متصل ہو کہیں انقطاع نہ ہو۔

نوٹ: ...... امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک راوی اور مروی عنہ کے درمیان لقاء ثابت ہونا ضروری ہے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ و دیگر کے نزدیک لقاء ضروری نہیں، بلکہ معاصرۃ (ہم عصر ہونا) ہی کافی ہے۔

صحیح مسلم میں احادیث کی تعداد:

امام ابن الصلاح رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "صیانة صحیح مسلم" میں "الفصل التاسع" کے تحت بیان کیا ہے کہ صحیح مسلم میں بغیر تکرار کے روایات کی تعداد چار ہزار ہے۔ جبکہ تکرار کے ساتھ بخاری کی مکرر روایات سے صحیح مسلم کی روایات کہیں زیادہ ہیں، امام ابوالفضل عبدالرحیم العراقی رحمہ اللہ نے ابوالفضل احمد بن سلمۃ سے بیان کیا ہے کہ صحیح مسلم کی مکرر روایات کی تعداد بارہ ہزار ہے اور اس کی وجہ کثرت طرق ہے۔ ❷

❶ مقدمة صحيح مسلم (۱/ ٤ - ۷)۔ ❷ التقييد والايضاح ، ص:۱۵۔

صحیح مسلم کی اہم شروحات:

(۱)"المفهم فی شرح مسلم"

مصنف: عبدالغافر بن اسماعیل الفارسی رحمہ اللہ (ت ۵۲۹ھ)

(۲)"المعلم فی شرح مسلم"

مصنف: ابوعبداللہ محمد بن علی بن عمر المازری المالکی رحمہ اللہ (ت ۵۳۶ھ)

(۳)"اکمال المعلم بفوائد شرح صحیح مسلم"

مصنف: القاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ الیحصبی رحمہ اللہ (ت ۵۴۴ھ)

(۴)"شرح صحیح مسلم"

مصنف: الامام ابوعمرو بن عثمان بن الصلاح رحمہ اللہ (ت ۶۴۳ھ)

(۵)"المنهاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج"

مصنف: ابوزکریا یحییٰ بن شرف الدین النووی رحمہ اللہ (ت ۶۷۶ھ)

(۶)"اکمال الاکمال"

مصنف: ابوالروح عیسیٰ بن مسعود الزواوی المالکی رحمہ اللہ (ت ۷۴۴ھ) ❶

جامع الترمذی

کتاب کا نام:...... کشف الظنون میں حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کا نام "جامع الترمذی" بیان کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ اور امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کتاب کا نام "الجامع الصحیح" بیان کیا ہے، البتہ بعض نے اس کتاب کا نام "سنن الترمذی" بھی ذکر کیا ہے۔ ❷

مصنف کا نام: ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ الترمذی رحمہ اللہ (ت ۲۷۹ھ)

---

❶ دیکھیے مقدمة کتاب صیانة صحیح مسلم لابن الصلاح، تحقیق د۔موفق بن عبداللہ۔

❷ مقدمة تحفة الاحوذی (۱/ ۱۷۹ تا ۱۸۱)

جامع ترمذی کا مقام:

کتب ستہ میں جامع ترمذی کا مقام تیسرے نمبر پر ہے یا چوتھے نمبر پر؟ اس بارے میں علماء کی مختلف آراء حسب ذیل ہیں:

(۱)...... امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جامع ترمذی کا رتبہ سنن أبی داود اور سنن نسائی سے نیچے ہے اس لیے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں محمد بن سعید المصلوب، الکلبی اور ان جیسے دوسرے رواۃ کی احادیث بھی بیان کی ہیں۔ [1]

(۲)......صاحب کتاب کشف الظنون المعروف حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ جامع الترمذی کتب ستہ میں تیسرے نمبر پر ہے۔ [2]

(۳)......مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ تحفة الاحوذی میں فرماتے ہیں کہ جامع ترمذی کا رتبہ سنن أبی داود کے بعد اور سنن نسائی سے پہلے ہے اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ تهذيب الكمال، تهذيب التهذيب، تقريب التهذيب اور تذكرة الحفاظ میں کتب ستہ کے رموز بیان کرتے وقت ان کے مصنفین نے اسی ترتیب کو بیان کیا ہے۔

نوٹ:......یہی آخری قول زیادہ وجیہ محسوس ہوتا ہے، واللہ اعلم

جامع ترمذی کا منہج:

- امام ترمذی نے اپنی کتاب کو ابواب فقہیہ پر کتب الجوامع کے اسلوب کے مطابق مرتب کیا ہے۔
- جامع ترمذی کا ہر باب کسی نہ کسی مسئلہ پر مرتب کیا اور اس مسئلہ کے تحت حدیث کو بیان کیا ہے۔
- ہر باب کے تحت ایک یا ایک سے زیادہ احادیث کو بیان کرتے ہیں لیکن بغیر کسی تعداد کا تعین کیے۔

---

[1] تذكرة الحفاظ (٢/ ٦٣٤)

[2] كشف الظنون (١/ ٥٥٩)

☆ ہر حدیث کے بعد اس مسئلہ کے بارے میں فقہاء کی آراء بیان کرتے ہیں۔

☆ ہر حدیث کے بعد اس حدیث کا حکم صحت، حسن یا ضعف کے اعتبار سے بیان کرتے ہیں۔

☆ حدیث کے ذکر کرنے کے بعد اسکی سند کا مرتبہ اور رجال پر بھی کلام کرتے ہیں اور اگر کوئی علت ہو تو وہ بھی بیان کر دیتے ہیں۔

☆ اگر ترجمۃ الباب کے متعلق کسی اور صحابی کی بھی روایت ہو تو اس کی طرف یوں اشارہ فرماتے ہیں "وفی الباب عن فلان وفلان."

☆ مذکور حدیث کے مطابق جن آئمہ فقہاء کا موقف ہو تو ان کے بارے یوں اشارہ فرماتے ہیں "وعلیه العمل عند اهل کذا وکذا."

☆ اور اگر مذکور حدیث کے خلاف کسی کا عمل ہو تو ان کے بارے میں بھی بیان کر دیتے ہیں۔

امام ترمذی کی شرط:

امام ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق امام ابوعیسی الترمذی رحمہ اللہ کی کتاب چار اقسام کی احادیث پر مشتمل ہے:

(۱)...... پہلی قسم:...... وہ احادیث جو یقینی طور پر صحیح ہیں اور امام ترمذی رحمہ اللہ ان کے اخراج میں بخاری رحمہ اللہ و مسلم رحمہ اللہ کے موافق ہیں۔

(۲) دوسری قسم:...... وہ احادیث جو ابوداود رحمہ اللہ، ترمذی رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ کی شرط پر ہیں۔

(۳) تیسری قسم:...... وہ احادیث جن کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح احادیث کی بطور ضد نقل کیا اور ان کی علت بیان کی ہے۔

(۴) چوتھی قسم:...... وہ احادیث جن کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے صرف اس لیے نقل کیا کہ اس پر بعض فقہاء کا عمل ہے۔

جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما أخرجت فی کتابی الاحدیثاقد عمل به بعض الفقهاء۔"

ترجمہ: میں نے اپنی جامع میں صرف ایسی حدیث کو بیان کیا ہے جس پر بعض فقہاء کا عمل ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ کی یہ شرط بہت وسعت رکھتی ہے۔ ❶

☆ مکتبہ دارالسلام الریاض کے نسخے کے مطابق جامع ترمذی میں کتب کی تعداد: ۴۶ اور احادیث کی تعداد: ۳۹۵۶ ہے۔

جامع ترمذی کی شروحات:

(۱) "عارضة الأحوذي" (۸ مجلد) مصنف: الامام ابوبکر بن العربی المالکی رحمہ اللہ (ت ۵۴۳ھ)، طبعة دار الكتب العلمية

(۲) "شرح الترمذي" مصنف: ابن سید الناس رحمہ اللہ

نوٹ: ...... امام ابن سید الناس رحمہ اللہ اس کو مکمل نہ کر سکے ان کے بعد حافظ عراقی رحمہ اللہ (ت ۸۰۶ھ) نے اس کو مکمل کرنا چاہا لیکن وہ بھی مکمل نہ کر سکے پھر حافظ عراقی رحمہ اللہ کے بعد ان کے بیٹے ابوزرعہ عراقی رحمہ اللہ نے اس کو مکمل کیا اس شرح کے متعلق مزید معلومات کے لیے ان ماجستیر اور دکتوراہ کے ان رسائل کو دیکھیے جن میں اس شرح اور اس کے تکملہ پر تحقیق کی گئی ہے اور یہ رسائل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کلیۃ الحدیث میں موجود ہیں۔

(۳) "شرح الترمذي"

مصنف: ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمد بن محمد المعروف بابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ (۷۹۵ھ)

(۴) "تحفة الأحوذي" مصنف عبدالرحمٰن المبارکفوری رحمہ اللہ

(۵) "العرف الشذي شرح جامع الترمذي"

مصنف: العلامۃ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ

(۲) المستخرجات على الجوامع

المستخرجات: "مستخرجات" مستخرج کی جمع اور اسم مفعول کا صیغہ ہے، جس کے معنی "جس کا نکلنا طلب کیا گیا ہو"

❶ شروط الأئمة الستة لابن طاهر (ص: ۱۵)

اصطلاحی تعریف: محدث کسی کتاب مثلاً بخاری یا مسلم کو سامنے رکھے اور اس کی احادیث کو صاحب کتاب کی سند کے علاوہ اپنی سند سے بیان کرے اور اس محدث کی سند صاحب کتاب کی سند کے ساتھ اس (صاحب کتاب) کے استاد یا اس سے اوپر کسی واسطے میں جا ملے۔ ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مستخرج کے لیے شرط یہ ہے کہ اس محدث کی سند صاحب کتاب کے شیخ سے اوپر کسی قریب واسطے میں جا کر ملے نہ کہ اوپر کسی دور کے واسطے میں کہ سند مفقود سمجھی جائے، البتہ علو اسناد اور کسی زائد فائدے کی بناء پر ایسا کیا جا سکتا ہے۔ ❷

مستخرجات کے فوائد:

مستخرجات کے فوائد تو بہت سے ہیں البتہ چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

۱: عالی سند کا حصول۔

۲: زائد الفاظ کا حصول اور نامکمل احادیث کے بقیہ الفاظ کا معلوم ہونا۔

۳: حدیث کے کثرت طرق کا حاصل ہونا تاکہ دوسری روایات کے ساتھ معارضہ کے وقت اسے ترجیح حاصل ہو سکے۔

۴: رواۃ کی عدالت معلوم ہوتی ہے کہ وہ الفاظ بیان کرنے میں قابل اعتماد ہیں۔

۵: مدلس راوی کے سماع کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۶: مختلط راوی سے حدیث کے سماع کے زمانے کی وضاحت ہو جاتی ہے (کہ سماع اختلاط سے پہلے ہوا یا اختلاط کے بعد)۔

۷: سند میں موجود مبہم راوی کی تعیین ہو جاتی ہے۔

۸: سند کے رجال میں سے مہمل راوی کو مقید کر دیا جاتا ہے۔

۹: محال بہ اور محال علیہ متن کے درمیان فرق ہو جاتا ہے۔

---

❶ تدوين السنة النبوية للشيخ محمد بن مطر الزهراني رحمه الله (ص: ١٥٦)۔
❷ تدريب الراوي للسيوطي رحمه الله (١/ ١١٢)۔

۱۰: اگر حدیث میں کہیں مدرج کلام ہو تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔

صحیحین پر لکھی جانے والی مستخرجات:

الف:......صرف صحیح بخاری پر۔

(۱) مستخرج أبی بکر أحمدبن ابراھیم الاسماعیلی (ت۳۷۱ھ) علی صحیح البخاری۔

(۲) مستخرج الحافظ أبی أحمد محمد بن أحمد بن الحسن الغطریفی (ت ۳۷۷ھ) علی البخاری۔

(۳) مستخرج الحافظ أبی عبدالله محمد بن العباس بن أحمد بن محمد المعروف بابن أبی دهل رحمہ اللہ (ت۳۷۸ھ) علی البخاری۔

(۴) مستخرج الحافظ أبی بکر أحمد بن موسیٰ بن مردویه الأصبهانی رحمہ اللہ (ت۴۱۶ھ) علی البخاری۔

ب:......صرف صحیح مسلم پر۔

وہ مستخرجات جو صرف صحیح مسلم پر لکھی گئیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مستخرج الحافظ أبی الفضل أحمد بن سلمة النیسابوری رحمہ اللہ (ت۲۸۶ھ) علی صحیح مسلم۔

(۲) مستخرج الحافظ أبی بکر محمد بن محمد بن رجاء النیسابوری رحمہ اللہ (۲۸۶ھ) علی صحیح مسلم۔

"وهو یشارك مسلماً فی أکثر شیوخه"

(۳) مستخرج أبی جعفر أحمد بن حمدان بن علی الحیری النیسابوری رحمہ اللہ (ت۳۱۱ھ) علی صحیح مسلم۔

(۴) مستخرج الحافظ أبی عوانه یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی رحمہ اللہ (ت۳۱۶ھ) علی صحیح مسلم۔

(۵) مستخرج الحافظ أبی نصر محمد بن محمد بن یوسف الطوسی رحمہ اللہ (ت ۳۴۴ھ) علی صحیح مسلم۔

ج:...... صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں پر:

مستخرج أبی بکر أحمد بن عبدان بن محمد بن الفرج الشیرازی رحمہ اللہ (ت ۳۸۸ھ)۔

کچھ ایسے علماء محدثین ہیں جنہوں نے صحیحین میں سے ہر ایک پر مستقل مستخرج لکھی ان علماء کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... الحافظ ابو عبداللہ محمد بن یعقوب المعروف بابن الأخرم رحمہ اللہ (ت ۳۴۴ھ)

(۲)...... الحافظ ابو بکر أحمد بن علی بن محمد الأصبهانی المعروف بابن منجویه رحمہ اللہ (ت ۴۲۸ھ)۔

(۳)...... الحافظ ابو نعیم أحمد بن عبدالله بن اسحاق الا صبهانی رحمہ اللہ (ت ۴۳۰ھ)۔

بخاری مسلم میں سے ہر ایک پر ان کی علیحدہ علیحدہ مستخرج موجود ہے۔

(۴) أبو ذر عبد بن أحمد بن محمد بن عبدالله الأنصاری الهروی رحمہ اللہ (ت ۴۳۴ھ)۔

(۵) الحافظ ابو محمد الحسن بن محمد بن الحسن الخلال رحمہ اللہ (ت ۴۳۹ھ)۔

(۳) المستدرکات علی الجوامع

المستدرکات:

لغوی معنی:...... ''مستدرکات'' جمع ہے مستدرک کی جس کے معنی ہیں ''وہ چیز جس کا ادراک کیا گیا ہو۔''

اصطلاحی معنی:...... (۱) محدث کسی کتاب کو سامنے رکھے اور صاحب کتاب کی شرط کے مطابق جو روایات تھیں لیکن صاحب کتاب نے ان کو اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا، تو محدث ان کو ایک کتاب میں جمع کر دے۔

(۲)...... بعض کے نزدیک تعریف یہ ہے: مؤلف اپنی کتاب میں ان روایات کو جمع کرے جن کا اس نے دوسری کتاب سے استدراک کیا تھا جبکہ وہ روایات اصل کتاب (مستدرک علیہ) کے مصنف کی شرط پر تھیں لیکن اس سے رہ گئیں۔

المستدرك على الصحيحين

کتاب کا نام: المستدرك على الصحيحين

مؤلف کا نام: ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ الحاکم النیسابوری رحمہ اللہ (ت۴۰۵ھ)

امام حاکم رحمہ اللہ کا منہج:...... امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں اپنا منہج بیان کیا ہے جس کا مفہوم حسب ذیل ہے:

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اہل علم کی ایک جماعت نے مطالبہ کیا کہ میں ایک ایسی کتاب جمع کروں جو ان احادیث پر مشتمل ہو جن کی اسانید بخاری و مسلم کی اسانید ہیں یا بخاری و مسلم کی اسانید کے برابر کا درجہ رکھتی ہیں۔ لہٰذا میں اپنی کتاب میں ایسے رواۃ کی احادیث ذکر کروں گا جو ثقہ ہیں اور ان جیسے ثقہ کی روایت بخاری و مسلم نے بھی قبول کی ہے۔ ❶

امام ابوعمرو بن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ نے صحیحین کے علاوہ صحیح احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے ایسی صحیح احادیث جو صحیحین کی شرط پر ہوں اور شیخین نے اپنی کتابوں میں ان جیسے رواۃ کی احادیث بیان کی ہیں یا ایسی روایات جو صرف بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ہیں یا اکیلے مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ہیں یا ایسی روایات جن کے صحیح

❶ مقدمہ مستدرك حاكم رحمہ اللہ (۱/ ۲۔۳)۔

ہونے میں امام حاکم رحمہ اللہ نے خود اپنے اجتہاد سے کام لیا چاہے وہ بخاری رحمہ اللہ یا مسلم رحمہ اللہ میں سے کسی کی بھی شرط پر نہ تھیں۔ ❶

☆ امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو اسی اعتبار سے ابواب پر مرتب کیا ہے جو بخاری رحمہ اللہ و مسلم رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں اپنایا ہے۔

☆ ان صحیح احادیث کو بیان کیا ہے جو صحیحین کی شرط پر ہیں یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر لیکن بخاری رحمہ اللہ و مسلم رحمہ اللہ نے ان احادیث کو اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا۔

☆ ایسی صحیح احادیث بھی ذکر کی ہیں جو نہ بخاری و مسلم کی شرط پر ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کی شرط پر بلکہ اپنے اجتہاد سے ان کو صحیحة الاسناد سمجھ کر ذکر کر دیا۔

☆ امام حاکم رحمہ اللہ نے ایسی روایات بھی نقل کی ہیں جو ان کے نزدیک صحیح نہیں لیکن صرف بطور تنبیہ بیان کی ہیں۔

منہج حاکم رحمہ اللہ کے بارے علماء کی آراء:

امام ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام حاکم رحمہ اللہ صحت کا حکم لگانے میں متساہل ہیں اور ان کی صحت کی شرط بڑی وسیع ہے لہٰذا ان کے معاملے میں درمیانی راہ یہی ہے کہ ہم ان کے بارے میں یہ کہیں کہ جس حدیث کے بارے امام حاکم رحمہ اللہ صحت کا حکم لگائیں اور کسی اور اہل علم کی ان کے بارے موافقت نہ ہو تو ہم اس حدیث پر حسن ہونے کا حکم لگائیں الّا یہ کہ کوئی ایسی علت پائی جائے جو اس روایت کے ضعف کا تقاضا کرے۔ ❷

امام حاکم رحمہ اللہ کے متساہل ہونے کے بارے بہت سے علماء کی یہی رائے ہے البتہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے مستدرک حاکم پر تعلیق لکھی جس کا نام "تلخيص المستدرك" رکھا اور وہ اصل کتاب کے ساتھ مطبوع ہے۔ اس تعلیق میں امام ذہبی رحمہ اللہ احادیث پر صحت کا حکم لگانے میں امام حاکم رحمہ اللہ کے ساتھ بعض احادیث پر موافقت کی ہے اور بعض میں مخالفت بیان کی

---

❶ علوم الحديث ص: ۱۸۔

❷ علوم الحديث ص: ۱۸۔

ہے البتہ کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن پر امام ذہبی رحمہ اللہ نے سکوت اختیار کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ کے تساہل کے بارے میں حافظ زین الدین عراقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "التقیید والایضاح" میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "النکت" میں تذکرہ کیا ہے۔اور ساتھ ساتھ امام حاکم رحمہ اللہ کے تساہل کا عذر بھی بیان کیا ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ نے کتاب کو لکھا لیکن نظر ثانی نہ کر سکے اور نہ چھان بین ہو سکی بلکہ اس سے پہلے ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "النکت علی ابن الصلاح" میں مستدرک حاکم رحمہ اللہ کی احادیث کی تین بڑی اقسام ذکر کی ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی قسم:...... حدیث کو ایسی سند سے بیان کیا ہے جس کے تمام رواۃ صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کے ہیں (یعنی بعینہ وہی سند جو صحیحین میں تھی) اور کوئی علت بھی سند میں موجود نہیں۔

دوسری قسم:...... حدیث کی سند ایسے رواۃ پر مشتمل ہو جن کی روایات کو صحیحین نے بطور احتجاج نہیں بلکہ بطور متابعات اور شواہد کے بیان کیا ہے۔

تیسری قسم:...... حدیث کی سند ایسے رواۃ پر مشتمل ہو جن کو امام بخاری رحمہ اللہ و امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیحین میں بیان نہیں کیا نہ بطور احتجاج اور نہ بطور شواہد اس قسم کی روایات مستدرک میں بہت ہیں لیکن ان کے بارے میں امام حاکم رحمہ اللہ نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر ہیں، البتہ اگر کہیں انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے تو وہ ان کا وہم ہے۔ [1]

مستدرک حاکم رحمہ اللہ پر کی جانے والی خدمات:

متقدمین علماء نے امام حاکم رحمہ اللہ کی اس کتاب کی مختلف انداز سے خدمات سرانجام دی ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "تلخیص المستدرك" :......اس کتاب میں امام ابوعبداللہ ذہبی رحمہ اللہ نے

[1] النکت علی ابن الصلاح (۱/ ۳۱۶۔۳۱۸)۔

مستدرک کی تلخیص کی ہے اور ساتھ ساتھ امام حاکم رحمہ اللہ کا احادیث پر جو حکم ہے اس کا تعاقب بھی کیا ہے۔

(۲)...... امام ابو عبداللہ ذہبی رحمہ اللہ نے ایک مستقل جزء تالیف کیا ہے جس میں ایسی روایات جمع کی ہیں جو مناکیر، واھیات اور موضوع قسم کی ہیں اور مستدرک حاکم رحمہ اللہ میں پائی جاتی ہیں۔

(۳)...... امام حافظ سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقن رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اکمال تهذيب الكمال" کے ضمن میں مستدرک حاکم کے رجال کے تراجم بیان کیے ہیں۔

(۴)...... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة" کے ضمن میں مستدرک حاکم رحمہ اللہ کی روایات کے اطراف بھی جمع کیے ہیں۔

(۵)...... حافظ ابن الملقن رحمہ اللہ نے بھی مستدرک حاکم رحمہ اللہ کی تلخیص لکھی ہے جو سات جلدوں میں متداول اور مطبوع ہے۔ ❶

نوٹ: ...... یہ کتاب مطبع دار المعرفۃ کی مطبوع ہے اور چار جلدوں پر مشتمل ہے اور ذیل میں امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب تلخیص المستدرک بھی موجود ہے، اس طبعہ کے آخر میں پانچویں جلد بطور فہرس الأحادیث کے ملتصق ہے جو کہ الشیخ الدکتور یوسف عبد الرحمٰن المرعشلی کی تیار کردہ ہے۔

(۴) المجاميع

المجاميع:

لغوی معنی: "مجاميع" مجمعٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں: جمع ہونے یا اکٹھے ہونے کی جگہ اور اس کو مجمع اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں کئی مصنفات کو جمع کر دیا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف:...... وہ کتاب جس میں مؤلف کئی کتابوں کی احادیث کو جمع کر دے

❶ تدوين السنة النبوية ، ص: ۱۴۸ - ۲۴۹ -

اوران احادیث کی ترتیب ان مصنفات کی داخلی ترتیب کے مطابق ہو۔

مشہور مجامیع: اس طرز پر لکھی جانے والی مشہور مجامیع مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "الجمع بين الصحيحين"

مصنف: ابوعبداللہ محمد بن ابی نصر فتوح الحمیدی رحمہ اللہ (ت ۴۸۸ھ)

(۲) "بحر الاسانيد فى صحيح المسانيد"

مصنف: ابومحمد احمد السمرقندی رحمہ اللہ (ت ۴۹۱ھ)

(۳) "التجريد للصحاح والسنن"

مصنف: ابوالحسن رزین بن معاویۃ الأندلسی رحمہ اللہ (ت ۵۳۵ھ)

(۴) "جامع الأصول من احاديث الرسول"

مصنف: ابوالسعادات المعروف بابن الاثیر رحمہ اللہ (ت ۶۰۶ھ)

(۵) "مشارق الأنوار النبوية من صحاح الأخبار المصطفوية"

مصنف: حسن بن محمد الصاغانی رحمہ اللہ (ت ۶۵۰ھ)

(۶) "جمع الفوائد من جامع الأصول و مجمع الزوائد"

مصنف: محمد بن محمد بن سلیمان المغربی رحمہ اللہ (ت ۱۰۹۴ھ)

نــــوٹ: ......اس کتاب میں ۱۴ کتب حدیث کی روایات کو جمع کیا گیا ہے وہ کتب احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) صحاح ستہ (ب) موطأ امام مالک (ج) چار مسانید، مسند الدارمی، مسند احمد، مسند ابی یعلی، مسند بزار (د) امام طبرانی رحمہ اللہ کی تینوں معاجم (صغیر، اوسط، کبیر)۔

فائدہ: ..... باحث جب ان مجامیع میں سے کسی کتاب سے حدیث دیکھنا چاہتا ہو تو وہ حدیث کا موضوع دیکھے پھر اس موضوع کے تحت اس روایت کو ان کتب میں تلاش کرے۔

فائدہ ۲:......مجامیع کتب زیادہ تر ابواب فقہیہ پر مرتب ہیں یعنی کتب الجوامع کی ترتیب پر سوائے کتاب "جامع الأصول من أحاديث الرسول" کے کہ اس میں روایات

ابواب فقہیہ پر مرتب ہیں لیکن ابواب فقہیہ کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

الجمع بين الصحيحين [1]

کتاب کا نام: الجمع بين الصحيحين

مؤلف کا نام: ابوعبداللہ محمد بن فتوح ابی نصر الحمیدی (ت ۴۸۸ھ)

محقق: الدکتور علی حسین البواب

طبعہ: دار ابن حزم (أربع مجلدات)

تعارف: امام حمیدی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کو مسانید پر مرتب کیا ہے۔

☆...... ان مسانید کی پانچ اقسام وضع کی ہیں۔

(۱) پہلی قسم:...... اس میں عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مسانید ہیں اس اعتبار سے کہ پہلے خلفاے راشدین کی مسانید، پھر باقی عشرہ صحابہ کی مسانید ہیں۔

(۲) دوسری قسم:...... اس میں عشرہ مبشرہ کے بعد والے متقدمین صحابہ کی روایات ہیں، سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مسند اور آخر میں سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی مسند ہے، اور اس قسم میں کل ۶۴ صحابہ کی مسانید ہیں۔

(۳) تیسری قسم:...... تیسری قسم ان چھ صحابہ کی مسانید پر مشتمل ہے جو مکثرین ہیں ان کے نام یہ ہیں:

(۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔ (۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ (۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ (۴) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ۔ (۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ (۶) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ (کتاب کا تقریباً نصف حصہ انہیں صحابہ کی مسانید پر مشتمل ہے)۔

(۴) چوتھی قسم:...... یہ قسم ان صحابہ کی مسانید پر مشتمل ہے جو قلیل الروایۃ ہیں اور ان کی تعداد ۱۴۱ ہے، اس کے بعد اس مسند کے آخر میں ان صحابہ کی مسانید ہیں جن کو صرف بخاری

[1] دیکھیے کتاب الجمع بين الصحيحين للحمیدی رحمہ اللہ، ص: ۱۱-۱۳۔

نے بیان کیا ہے اور ان کی تعداد ۳۵ ہے، پھر ان صحابہ کی مسانید ہیں جن سے صرف امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور ان کی تعداد ۵۵ ہے۔

(۵) پانچویں قسم:...... یہ قسم صحابیات کی مسانید پر مشتمل ہے اس اعتبار سے کہ سب سے پہلے مسند ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، پھر مسند فاطمۃ رضی اللہ عنہا بنت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی بیویاں، پھر وہ صحابیات جن کی روایت کو بخاری و مسلم دونوں نے بیان کیا ہے اور ان کی تعداد ۲۴ ہے، پھر امام حمیدی رحمہ اللہ نے چھ مسانید ان صحابیات کی بیان کی ہیں جن سے صرف امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت لی ہے، پھر سات مسانید ان صحابیات کی ہیں جن سے صرف امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت لی ہے۔

☆ ہر صحابی کی مسند میں پہلے اس روایت کو ذکر کرتے ہیں جس کو بخاری رحمہ اللہ و مسلم رحمہ اللہ دونوں نے نکالا ہو، پھر وہ روایت جس کو اکیلے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں نکالا ہو پھر وہ روایت جس کو اکیلے امام مسلم رحمہ اللہ بیان کرنے والے ہیں۔

☆ ہر مسند میں موجود روایات کی اُرقام مقرر کی ہیں۔

☆ جس روایت کے اخراج میں شیخین متفق ہوں تو کسی ایک کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں اور اگر الفاظ میں کمی بیشی ہو تو اس کتاب کے الفاظ کا اخراج کرتے ہیں جو پورے ہوں۔

☆ کتاب کے شروع میں امام حمیدی رحمہ اللہ نے ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں سنت کا مقام و اہمیت، علماء کی حدیث کے جمع کرنے میں خدمات اور خصوصاً شیخین کی جهود بیان کی ہیں۔

جامع الأصول فی أحادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم [1]

کتاب کا نام: جامع الأصول فی أحادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف کا نام: الحافظ مجدالدین ابو السعادات المبارك بن محمد بن الأثیر الجزری رحمہ اللہ (ت ۶۰۶ھ)

کتاب کا موضوع: مؤلف نے اس کتاب میں کتب ستہ کی احادیث کو جمع کیا ہے اور

[1] تدوین السنه النبویة ، ص: ۶۹ـ ۱۷۱ـ

ان کو ان ابواب پر مرتب کیا ہے جن پر ان احادیث کا معنی دلالت کرتا ہے۔

طبعہ: محقق نسخہ الشیخ عبدالقادر الارناؤوط کی تحقیق سے ہے جو ۱۲ جلدوں پر مشتمل ہے۔

کتاب کا منہج:

☆ اگر حدیث مرفوع ہے تو صرف صحابی کا نام ذکر کیا ہے باقی سند حذف کر دی ہے اور اگر روایت موقوف ہے تو صحابی سے بیان کرنے والے راوی کے نام کو ذکر کیا ہے۔

☆ رواۃ کے نام اور ان کے تراجم کتاب کے آخر میں حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیے ہیں۔

☆ مرفوع اور موقوف روایات کے متون کو ذکر کیا ہے لیکن تابعین اور تبع تابعین کے اقوال ذکر نہیں کیے اور اگر کہیں ذکر کیے تو وہ بھی نادر طور پر۔

☆ روایات کو ان ابواب پر مرتب کیا جن پر احادیث کے معانی واضح طور پر دلالت کر رہے ہوں۔

☆ ہر کتاب کے اندر ابواب، فصول اور انواع مرتب کی ہیں اور بسا اوقات فروع اور اقسام کے لحاظ سے تقسیم کی ہے۔

☆ تمام کتب کے اندر جو فضائل اور مناقب کی روایات ہیں ان کو ایک ہی کتاب میں جمع کر دیا اور اس کتاب کا نام "کتاب الفضائل و المناقب" رکھا ہے۔

☆ غریب اور مشکل الفاظ کی شرح کی ہے لیکن باب کے آخر میں۔

☆ ہر حدیث کے شروع میں اس حدیث کے راوی صحابی کا نام لکھا ہے اور اس نام سے پہلے اگر اس روایت کو کتب ستہ نے بیان کیا ہے تو چھ (٦) کا لفظ لکھا ہے اور اگر اس روایت کو کتب ستہ میں سے بعض نے بیان کیا ہے تو ان کے رموز بیان کر دیے ہیں۔

☆ ایسی روایت جس کو امام رزین نے اپنی کتاب "التجرید للصحاح والسنن" میں ذکر کیا ہے جبکہ وہ روایت کتب ستہ میں موجود نہیں تو اس روایت کو بھی امام ابن

الاثیر نے اپنی کتاب میں ذکر کر دیا ہے لیکن اس پر کوئی علامت مقرر نہیں کی۔

(۵) الزوائد

لغوی معنی:...... "زوائد" جمع ہے زائدۃٌ کی، جس کے معنی ہیں زائد چیز اور یہاں کسی حدیث کی کتاب کی وہ روایات مراد ہیں جو دوسری کتب حدیث سے زائد ہوں۔

اصطلاحی تعریف:...... وہ مصنفات جن میں مؤلف کسی کتاب کی ان زائد روایات کو جمع کرے جو دیگر کتب احادیث میں موجود نہ ہوں۔

چند مشہور کتب الزوائد:

(۱) "مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة" مصنف: ابوالعباس احمد بن محمد البوصیری رحمہ اللہ (ت ۸۴۰ھ)

اس کتاب میں سنن ابن ماجہ کی ان زائد روایات کو جمع کیا گیا ہے جو صحاح ستہ کی باقی پانچ کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔

(۲) "فوائد المنتقی لزوائد البیهقی" مصنف: ابوالعباس احمد بن محمد البوصیری رحمہ اللہ (ت ۸۴۰ھ)۔

اس کتاب میں امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب سنن کبریٰ کی ان زائد روایات کو جمع کیا گیا ہے جو صحاح ستہ کے اندر موجود نہیں۔

(۳) "اتحاف السادة المهرة الخیرة بزوائد المسانید العشرة" مصنف: ابوالعباس احمد بن محمد البوصیری رحمہ اللہ (ت ۸۴۰ھ)

اس کتاب کے اندر دس مسانید کتب کی ان زائد روایات کو اکٹھا کیا گیا ہے جو صحاح ستہ کے اندر موجود نہیں۔

وہ دس مسانید مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مسند ابی داود الطیالسی رحمہ اللہ (ت ۲۰۴ھ) (۲) مسند الحُمَیدی رحمہ اللہ (ت ۲۱۹ھ) (۳) مسند مسدد بن مُسَرهَدْ رحمہ اللہ (ت ۲۲۸ھ)

(۴)مسند أبی بکر بن أبی شیبة رحمہ اللہ (ت۲۳۵ھ)(۵)مسند اسحاق بن راھویه رحمہ اللہ (ت۲۳۸ھ)(۶)مسند محمد بن یحییٰ العدنی رحمہ اللہ (ت۲۴۳ھ)
(۷)مسند أحمد بن منیع رحمہ اللہ (ت۲۴۴ھ)(۸)مسند عبد بن حُمَید رحمہ اللہ (ت۲۴۹ھ)(۹)ء مسند الحارث بن محمد بن أبی أسامة رحمہ اللہ (ت۲۸۲ھ)
(۱۰)مسند أبی یعلی الموصلی رحمہ اللہ (ت۳۰۷ھ)

(۴)"المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة" مصنف: الحافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

اس کتاب میں ان آٹھ مسانید کی زائد روایات کو جمع کیا گیا ہے جو صحاح ستہ اور مسند احمد میں موجود نہیں اور وہ آٹھ مسانید مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)مسند ابی داود الطیالسی رحمہ اللہ (ت۲۰۴ھ) (۲)مسند الحُمَیدی رحمہ اللہ (ت۲۱۹ھ)(۳)مسند مسدد بن مُسَرهَدْ رحمہ اللہ (ت ۲۲۸ھ)(۴)مسند أبی بکر بن أبی شیبه رحمہ اللہ (ت۲۳۵ھ) (۵)مسند محمد بن یحییٰ العدنی رحمہ اللہ (ت۲۴۳ھ)(۶)مسند أحمد بن منیع رحمہ اللہ (ت۲۴۴ھ)(۷)مسند عبد بن حُمَید رحمہ اللہ (ت۲۴۹ھ)(۸)مسند الحارث بن محمد بن أبی أسامة رحمہ اللہ (ت۲۸۲ھ)

(۵)"مجمع الزوائد و منبع الفوائد" مصنف: الحافظ علی بن أبی بکر الهیثمی رحمہ اللہ (ت۸۰۷ھ)

اس کتاب میں تین مسانید اور تین معاجم کی ان زائد روایات کو جمع کیا گیا ہے جو صحاح ستہ میں موجود نہیں، وہ مسانید و معاجم مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مسند أحمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ (ت۲۴۱ھ)(۲) مسند أبی بکر البزار رحمہ اللہ (ت۲۹۲ھ)(۳)مسند أبی یعلی الموصلی رحمہ اللہ (ت۳۰۷ھ)
(۴) المعجم الکبیر للامام سلیمان بن أحمد الطبرانی رحمہ اللہ (ت۳۲۰ھ)

(۵)المعجم الاؤسط للامام سليمان بن أحمد الطبرانی رحمہ اللہ (ت۳۶۰ھ)

(۶)المعجم الصغير للامام سليمان بن أحمد الطبرانی رحمہ اللہ (ت۳۶۰ھ)

چند مشہور کتب الزوائد کا تعارف:

مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة

کتاب کا نام: مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة

مصنف کا نام: الحافظ شهاب الدين ابو العباس احمد بن محمد البوصيری رحمہ اللہ (ت ۸۴۰ھ)

محقق: الدكتور عوض بن أحمد الشهری (عضو هيئة التدريس بالجامعة الاسلامية بكلية الحديث الشريف بالمدينة المنورة)

تعارف: یہ کتاب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے عمادة البحث العلمی کی طرف سے شائع کردہ ہے۔

☆ یہ کتاب ایک جلد اور دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

☆ محقق نے کتاب کے شروع میں مقدمہ قائم کیا جس میں انہوں نے امام بوصیری رحمہ اللہ کا مفصل ترجمہ، تمہید، کتاب کا منہج، امام بوصیری رحمہ اللہ نے کن مصادر کا استخدام کیا، وغیرہ کو بیان کیا ہے۔

☆ محقق نے ہر کتاب کے تحت احادیث کی ارقام وضع کی ہیں۔

☆ سند کے رجال پر بحث کی ہے۔

☆ امام بوصیری رحمہ اللہ نے احادیث کا حکم اور اس کے متابعات وشواہد بیان کیے ہیں۔

☆ بعض احادیث کے بارے اپنی دوسری کتاب اتحاف السادة المهرة کی طرف احالة کیا ہے۔

☆ امام بوصیری رحمہ اللہ حکم لگانے میں متساہل ہیں۔

☆ اگر امام بوصیری رحمہ اللہ نے کسی حدیث کو زوائد میں شمار کیا ہے حالانکہ وہ زوائد میں سے

نہیں تو محقق نے اسکی وضاحت کی ہے اور دوسری کتب صحاح کے حوالہ جات بھی ذکر کیے ہیں۔

اتحاف السادة المهرة الخيرة بزوائد المسانيد العشرة

کتاب کا نام: اتحاف السادة المهرة الخيرة بزوائد المسانيد العشرة

مصنف کا نام: الحافظ شهاب الدين ابو العباس أحمد بن محمد البوصيری رحمہ اللہ (ت ۸۴۰ھ)

محقق: الدكتور أحمد معبد عبدالكريم عضو هيئة التدريس سابقاً بجامعة الامام محمد بن سعود رحمہ اللہ

یہ کتاب مطبع دار الوطن کی مطبوع ہے اور نو جلدوں پر مشتمل ہے اور آخری جلد فہارس پر مشتمل ہے۔

تعارف: امام بوصیری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے شروع میں مقدمہ کے اندر ان دس مسانید کی وضاحت کر دی ہے جن پر انہوں نے اپنی اس کتاب میں کام کیا۔

- ☆ امام بوصیری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو کتاب الایمان سے شروع کیا ہے۔
- ☆ امام بوصیری رحمہ اللہ نے ہر کتاب کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا ہے اور ہر باب کا حجم اس کے متعلقہ احادیث کے لحاظ سے چھوٹا بڑا ہے۔
- ☆ امام بوصیری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے استاد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب "المطالب العالية" سے خوب فائدہ حاصل کیا ہے اور ان کی کتاب سے بہت سی احادیث اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے کلام کو نقل کیا ہے۔
- ☆ اسی طرح اپنے استاد امام ہیثمی رحمہ اللہ کی کتابوں سے بھی بھرپور فائدہ نقل کیا ہے۔
- ☆ مزید معلومات کے لیے دیکھیے مجلد اول ص: ۱۷ تا ۲۲۔

المطالب العالية

کتاب کا نام: المطالب العاليه بزوائد المسانيد الثمانية

مصنف کا نام: الحافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

محقق: مجموعة من البا حثين۔

دار العاصمة کی مطبوع ہے اور ۱۹ جلدوں پر مشتمل ہے، آخری جلد فہارس پر مشتمل ہے اور ابواب فقہیہ پر اس کتاب کو بھی مرتب کیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیے مقدمۃ الکتاب دیکھیے۔

(٦) مفتاح كنوز السنة

تخریج کے چوتھے طریقے میں استعمال ہونے والی پہلی قسم کی کتابوں میں سے آخری کتاب کا تعارف حسبِ ذیل ہے:

کتاب کا نام: مفتاح كنوز السنة

مؤلف کا نام: المستشرق الدكتور أرند جان وِ نسنك (A.J. Wensinck) (ت۱۹۳۹م) یہ کتاب انگریزی زبان میں لکھی گئی بعد میں اس کتاب کو عربی زبان میں منتقل کیا گیا، عربی زبان میں منتقل کرنے والے عالم الشیخ العلامۃ محمد فؤاد الباقی رحمہ اللہ (ت۱۳۸۲ھ) ہیں اور یہ کتاب سب سے پہلے سن ۱۳۵۲ھ الموافق ۱۹۳۲م میں مصر سے چھپی اور ایک جلد پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں سنت کے مصادر اصلیہ میں سے ۱۴ کتابوں کی احادیث کی فہرس مرتب کی گئی ہے اور یہ فہرس موضوعات کے اعتبار سے مرتب ہے، وہ ۱۴ کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) صحيح البخاری رحمہ اللہ (ت۲۵٦ھ) (۲) صحيح مسلم رحمہ اللہ (ت ۲٦۱ھ) (۳) سنن أبي داود (ت۲۷۵ھ) (۴) جامع الترمذی رحمہ اللہ (ت ۲۷۹ھ) (۵) سنن النسائی رحمہ اللہ (ت۳۰۳ھ) (٦) سنن ابن ماجه رحمہ اللہ (ت ۲۷۳ھ) (۷) موطأ الامام مالك (ت۱۷۹ھ) (۸) مسند أحمد رحمہ اللہ (ت۲۴۱

ھ) (۹) مسند أبی داود الطیالسی رحمہ اللہ (ت۲۰۴ھ) (۱۰) سنن الدارمی رحمہ اللہ (ت۲۵۵ھ) (۱۱) مسند زید بن علی رحمہ اللہ (ت۱۲۲ھ) (۱۲) سیرۃ ابن ہشام رحمہ اللہ (ت۲۱۸ھ) (۱۳) مغازی الواقدی رحمہ اللہ (ت۲۰۷ھ) (۱۴) طبقات ابن سعد رحمہ اللہ (ت۲۳۰ھ)

☆ مستشرق ہولنڈی نے یہ کتاب دس سال کے عرصہ میں لکھی اور الشیخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمہ اللہ نے چار سال کے اندر اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا۔

☆ اس کتاب کو موضوعات پر مرتب کیا گیا اور ہر موضوع کے تحت اس موضوع کے متعلقہ مختلف مسائل کو مرتب کیا ہے۔

☆ ہر موضوع کے تحت متعلقہ مسائل وعناوین کو حرف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔

☆ ہر موضوع کے تحت جو تفصیلی مسائل واحکام ہیں ان میں ان تمام احادیث و اثار کو مؤلف نے جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو ان ۱۴ کتابوں میں موجود ہیں۔

☆ کسی حدیث کے الفاظ یا ابتدائی کلمہ نہ بھی یاد ہو البتہ اس کا موضوع یاد ہو تو اس کتاب کے ذریعے اس حدیث یا اثر تک پہنچنا آسان ہے۔ [1]

☆ مؤلف نے اپنی کتاب کی ابتداء میں کتاب کے متعلقہ "مفتاح الکتاب" سے عنوان قائم کیا ہے جس میں ان کتابوں کے متعلقہ اسماء الکتب و أرقام الابواب و أرقام الأحادیث کی وضاحت کی ہے، جو حسبِ ذیل ہے:

(۱) مندرجہ ذیل کتابوں کے بارے میں "مفتاح الکتاب" میں أرقام الکتب، أسماء الکتب اور أرقام الابواب بیان کیے ہیں۔

(۱) صحیح البخاری (۲) سنن ابی داود (۳) جامع الترمذی (۴) سنن النسائی (۵) سنن ابن ماجہ (۶) سنن الدارمی

(۲) مندرجہ ذیل کتابوں کے بارے "مفتاح الکتاب" میں أرقام الکتب،

[1] دیکھیے التعریف بالکتاب، للشیخ أحمد شاکر رحمہ اللہ، ص: ٤۔

اسماء الکتب اور أرقام الاحادیث بیان کیے ہیں:

(۱) صحیح مسلم (۲) موطأ الامام مالك (۳)مسند زید بن علی

(٤) مسند أبی داود الطیالسی .

(۱) مندرجہ ذیل کتابوں کے بارے "مفتاح الکتاب" میں صرف صفحہ نمبر ذکر کیا گیا ہے:

(۱) سیرۃ ابن هشام (۲)مغازی الواقدی

جبکہ مسند احمد کے بارے میں جزء نمبر اور صفحہ نمبر دونوں کو ذکر کیا گیا ہے اور طبقات ابن سعد کے بارے میں جزء نمبر، پھر قسم اور صفحہ نمبر بیان کیا گیا ہے۔

۱۴ کتابوں کے رموز اور تفصیل کے بارے کتاب مفتاح کنوز السنة کا پہلا صفحہ ہم بعینہ اسی طرح یہاں بیان کر رہے ہیں۔

بخ: صحیح البخاری ؛ وهو مقسم الی کتب وکل کتاب الی أبواب

(دیکھیے مفتاح الکتاب کا صفحہ حرف "ب")

مس: صحیح مسلم؛ وهو مقسم الی کتب وکل کتاب الی أحادیث

(دیکھیے مفتاح الکتاب کا صفحہ حرف "ھ")

بد: سنن أبی داود؛ وهو مقسم الی کتب وکل کتاب الی أبواب

(دیکھیے مفتاح الکتاب کا صفحہ حرف "و")

تر: سنن الترمذی؛ وهو مقسم الی کتب وکل کتاب الی أبواب

(دیکھیے مفتاح الکتاب کا صفحہ حرف "ز")

نس: سنن النسائی؛ وهو مقسم الی کتب وکل کتاب الی أبواب

(دیکھیے مفتاح الکتاب کا صفحہ حرف "ط")

مج: سنن ابن ماجه؛ وهو مقسم الی کتب وکل کتاب الی أبواب

(دیکھیے مفتاح الکتاب کا صفحہ حرف "ی")

مى: سُنن الدارمى؛ وهو مقسم الى كتب وكل كتاب الى أبواب (دیکھیے مفتاح الکتاب کا صفحہ حرف ''ک'')

ما: موطأ مالك؛ وهو مقسم الى كتب وكل كتاب الى أحاديث (دیکھیے مفتاح الکتاب کا صفحہ حرف ''ل'')

ز: مسند زيد بن على؛ احاديثه معدودة والرقم يدل على الحديث.

عد: طبقات ابن سعد؛ مقسم الى أجزاء وبعض الأجزاء الى أقسام والرقم يدل على الصفحة.

حم: مسند أحمد بن حنبل؛ مقسم الى أجزاء والرقم يدل على الصفحة من الجزء.

ط: مسند الطيالسى؛ أحاديثه معدودة والرقم يدل على الحديث.

هش: سيرة ابن هشام؛ الرقم يدل على الصفحة.

قد: مغازى الواقدى؛ الرقم يدل على الصفحة.

ك: كتاب

ب: باب

ح: حديث

ص: صفحه

ج: جزء

ق: قسم

قا: قابل ما قبلها بما بعدها

م م م: فوق العدد من جهة اليسار تدل على أن الحديث مكرر مرات

الرقم الصغير فوق العدد من جهة اليسار يدل على أن الحديث مكرر بقدره في الصفحة أو في الباب

☆ فضیلۃ الشیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اس کتاب کے شروع میں مقدمۃ التحقیق میں "التعریف بالکتاب" کا عنوان قائم کیا ہے جس میں انہوں نے کتاب کے متعلقہ بہت سی معلومات فراہم کی ہیں۔ مزید اس میں طبعات کا ذکر بھی کیا ہے جن پر مؤلف نے اپنی کتاب میں اعتماد کیا ہے، ان ۱۴ کتب کے وہ طبعات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "صحیح البخاری"، طبعة لیدن سنة ۱۸۶۲ - ۱۸۶۸م - و ۱۹۰۷-۱۹۰۸م.

(۲) "صحیح مسلم "طبعة بولاق سنة ۱۲۹۰هـ

(۳) "سنن أبی داود" طبعة القاهرة سنة ۱۲۸۰هـ

(۴) "جامع الترمذی" طبعة بولاق سنة ۱۲۹۲هـ

(۵) "سنن نسائی" طبعة القاهرة سنة ۱۳۱۲هـ

(۶) "سنن ابن ماجه" طبعة القاهرة سنة ۱۳۱۳هـ

(۷) "سنن الدارمی" طبعة دهلی سنة ۱۳۳۷هـ

(۸) "موطأ مالك" طبعة القاهرة سنة ۱۲۷۹هـ

(۹) "مسند أحمد" طبعة القاهرة سنة ۱۳۱۳هـ (مطبعة میمنیة)

(۱۰) "مسندالطیالسی "طبعة حیدر آباد سنة ۱۳۲۱هـ

(۱۱) "مسند زید بن علی" طبعة میلانو سنة ۱۹۱۹هـ

(۱۲) "طبقات ابن سعد" طبعة لیدن سنة ۱۹۰٤-۱۹۰۸م

(۱۳) "سیرة ابن هشام" طبعة غو تنغن سنة ۱۸۵۹-۱۸۶۰م

(۱۴) "مغازی الواقدی" طبعة برلین المترجمة سنة ۱۸۸۲م

تنبیه: ......ان ۱۴ کتب کے جن طبعات پر اعتماد کیا گیا تھا ان میں اکثر تو مفقود ہیں اور اگر کوئی ہیں تو وہ بہت نادر ہیں لہٰذا اس مشکل کا حل یہ ہے کہ اگر باحث حدیث کو پہلی ۹

کتابوں میں پاتا ہے یعنی وہ کتب تسعہ جن پر المعجم المفهرس لألفاظ الحديث میں کام کیا گیا ہے، اور چونکہ معجم کے طبعات اور مفتاح کنوز السنۃ کے طبعات ان ۹ کتابوں کے لحاظ سے موافق ہیں اس لیے معجم سے مدد لی جا سکتی ہے، البتہ باقی پانچ کتب کے قابل اعتماد نسخے موجود نہ ہوں تو باحث کو چاہیے کہ ایسے طبعات تلاش کرے جو اصل طبعات کے متقارب ہوں اور اگر پھر بھی مطلوبہ حدیث نہیں ملتی تو ایک دو باب آگے یا ایک دو باب پیچھے دیکھنے سے مطلوبہ حدیث کو پالے گا۔ ان شاء اللہ

ان ۱۴ کتب کے رموز بالمثال مندرجہ ذیل ہیں:

کتاب کا نام	رموز	وضاحت
موطأ مالك	ما۔ ٤ ح ٩	موطأ، کتاب نمبر ۴ حدیث نمبر ۹
مسند أحمد	حم۔ رابع ص ٣١٦	مسند أحمد، جزء نمبر ۴ صفحہ نمبر ۳۱۶
سنن الدارمی	می۔ ك ٢ ب ٨٣ و ٩٢	سنن الدارمی، کتاب نمبر ۲ باب نمبر ۸۳ اور باب نمبر ۹۲
صحیح البخاری	بخ۔ ك ٧٨ ب ١٢ قا ١٣	صحیح البخاری، کتاب نمبر ۷۸ باب نمبر ۱۲ اور مقابل کیجیے باب نمبر ۱۳
صحیح مسلم	مس۔ ك ١٥ ح ١٤٧	صحیح مسلم، کتاب نمبر ۱۵ حدیث نمبر ۱۴۷
سنن ابن ماجه	مج۔ ك ٥ ب ٢٧	سنن ابن ماجه، کتاب نمبر ۵ باب نمبر ۲۷
سنن أبی داود	بد۔ ك ١١ ب ٥٦	سنن ابی داود، کتاب نمبر ۱۱ باب نمبر ۵۶

جامع الترمذی	تر۔ك ٤٥ ب ١٠٤	جامع الترمذی ، کتاب نمبر ۴۵ باب نمبر ۱۰۴
سنن النسائی	نس۔ك ١٣ ب ٣٦۔٣٩	سنن النسائی ، کتاب نمبر ۱۳ باب ۳۶ تا ۳۹
مسند الطیالسی	ط۔ح ٧٨٥	مسند الطیالسی ، حدیث نمبر ۷۸۵
مسند زید بن علی	ز۔ح ٢٥	مسند زید بن علی ، حدیث نمبر ۲۵
سیرة ابن هشام	هش ۔ ص ٩٥	سیرة ابن هشام ، صفحہ نمبر ۹۵
مغازی الواقدی	قد ۔ ص ٨٨	مغازی الواقدی ، صفحہ نمبر ۸۸
طبقات ابن سعد	عد۔ج ٥ ق ٢ ص ٣	طبقات ابن سعد ، جزء نمبر ۵، قسم نمبر ۲، صفحہ نمبر ۳

مثال تخریج حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ:

قال رسول الله ﷺ: ((مَن سره أن يبسط له في رزقه ، وأن ينسأله في أثره فليَصِل رحمه))

☆ سب سے پہلے حدیث کے الفاظ کی روشنی میں حدیث کا موضوع تلاش کریں۔

☆ تو ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ اس کا موضوع "الأرحام" یا "الرحم" یعنی صلہ رحمی ہے۔

☆ لہٰذا جب ہم لفظ "أرحام" کو تلاش کریں گے تو أرحام چونکہ "رحم" کی جمع ہے اور لفظ رحم کی ابتداء راء سے ہوتی ہے، لہٰذا حرف الراء کے اندر ہم تلاش کریں گے اور حرف الراء کے بعد دوسرا حرف "ح" ہے لہٰذا ہم اسی باب میں راء کے بعد ح والے الفاظ دیکھیں گے تو ہمیں صفحہ نمبر ۲۰۶ پر آخری جدول میں لفظ "رحم" مل جائے گا۔

☆ اس لفظ ''رحم'' کے تحت تقریباً ۲۳ عناوین مؤلف نے بیان کیے ہیں لیکن چونکہ ہماری مطلوبہ حدیث صلہ رحمی کے اجر سے تعلق رکھتی ہے، اس لیے ہم کتاب میں لفظ ''رحم'' کے تحت دوسرا عنوان "أجـر صـلة الـرحـم" پالیتے ہیں جس میں ہماری مطلوبہ روایت موجود ہے اور مؤلف نے اس پر جو رموز ذکر کیے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

بخ: ك ٧٨ ب ١٢ قا ١٣

مس: ك ٤٥ ح ١٦ و ١٧

تر: ك ٢٥ ب ٩ و ٤٩

حم: ثـــان ص ١٨٩ و ٤٨٤، ثـــالـث ص ١٥٦، ٢٢٩ و ٢٤٧ و ٢٦٦، خامس ص ٢٧٩

☆...... جب ہم نے اس کتاب کے شروع میں ''مفتاح الکتاب'' کے اندر صحیح بخاری کی کتاب نمبر ۷۸ دیکھی تو اس کا نام "كتاب الأدب" مذکور پایا۔

پھر کتاب الادب کے باب نمبر بارہ کو دیکھا تو ہم نے حدیث کے عنوان کے موافق باب نمبر ۱۲ کو پایا یعنی ((بـاب مَـن بُسِـطَ لـه فـي الرزق بصلة الرحم)) الغرض ہماری مطلوبہ حدیث وہاں موجود ہوگی اور قا ۱۳ کا مطلب ہے کہ باب نمبر ۱۳ کے اندر بھی صلة الرحم کے متعلقہ روایت ہے۔

☆...... دوسرا حوالہ مسلم شریف کا ہے، چنانچہ ہم نے اسی کتاب کے شروع میں "مفتاح الكتاب" کے اندر صحیح مسلم کی کتب کے اسماء و ارقام دیکھے تو کتاب نمبر ۴۵ کا نام "البـــر و الـــصـلة" پایا، اس کے سامنے اس کتاب میں موجود احادیث کی تعداد ۱۶۶ مکتوب ہے پھر جب ہم نے مسلم کی کتاب "البر و الصلة" نکالیں گے تو حدیث نمبر ۱۶ اور ۱۷ میں اپنی مطلوبہ روایت کو پالیں گے۔

☆...... تیسرا حوالہ جامع الترمذی کا ہے چنانچہ مفتاح الکتاب میں جامع ترمذی کی

کتاب نمبر ۲۵ کو دیکھا تو اسم الکتاب "البر والصلة" کو پایا اور اس کے سامنے اس کتاب میں موجود ابواب کی تعداد ۸۷ پائی، پھر جامع ترمذی میں کتاب البر و الصلة کے تحت باب نمبر ۹ اور باب نمبر ۴۹ دیکھنے سے اپنی مطلوبہ روایت کو پالیں گے۔

☆...... چوتھا حوالہ مسند احمد کا ہے یعنی حم ثـانیؔ ص ۱۸۹ ، ٤٨٤ ، ثـالث ص ١٥٦ ، ٢٢٩ ، ٢٤٧ ، ٢٦٦ خامس ص ٢٧٩

مسند احمد کے بارے میں مؤلف نے جزء نمبر اور صفحہ نمبر ذکر کیا ہے، چنانچہ جزء ثانی کے صفحہ نمبر ۱۸۹ اور ۴۸۴ کو دیکھیں تو متعلقہ روایت پالیں گے اسی طرح جزء نمبر تین کے صفحہ نمبر ۱۵۶، ۲۲۹، ۲۴۷ اور ۲۶۶ پر متعلقہ روایت کو پالیں گے اور اسی طرح جزء نمبر پانچ کے صفحہ نمبر ۲۷۹ پر بھی متعلقہ روایت مذکور ہوگی۔ [1]

ملاحظہ:...... صاحب کتاب نے اپنی اس کتاب میں "المعجم المفهرس لألفاظ الحديث" کی طرح نہ تو امام مالک رحمہ اللہ کی فقہی آراء کی فہرس قائم کی ہے اور نہ ہی مسلم کی مکرر اسانید والی روایات کے ارقام وضع کیے ہیں۔

دوسری قسم: وہ کتب جو دین کے اکثر ابواب پر مشتمل ہیں

اس قسم میں وہ کتب شامل ہیں جو ابواب فقہیہ پر مرتب کی گئی ہیں، ان کتابوں میں دین کے تمام مسائل کا احاطہ نہیں کیا جاتا، بلکہ صرف عبادات، معاملات اور احکام کے متعلقہ روایات اکٹھی کی جاتی ہیں، لہٰذا ان کتب میں دین کے اکثر و بیشتر مسائل کے متعلقہ روایات موجود ہوتی ہیں البتہ بسا اوقات ایمان اور آداب کے متعلقہ روایات بھی ذکر کردی جاتی ہیں۔

اس قسم ثانی کے متعلقہ کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) السنن (۲) المستخرجات عليها (۳) المصنفات (۴) الموطآت

ان کتب پر تفصیلی بحث حسبِ ذیل ہے:

[1] أصول التخريج و دراسة الاسانيد الميسرة، ص: ٢٤۔

(۱) السنن

لغوی معنی:...... "سنن" سُنَّةٌ کی جمع ہے جس کے معنی "سنت یا طریقہ" کے ہیں، یعنی آپ ﷺ کے مسنون اعمال پر مشتمل کتاب۔

اصطلاحی معنی:...... "سُنن" ایسی کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جو ابواب فقہیہ پر مرتب ہوں اور ان میں صرف مرفوع روایات ہوں۔

نوٹ: ...... چونکہ سنت کا اطلاق صرف مرفوع پر ہوتا ہے موقوف پر نہیں، اس لیے تعریف میں مرفوع روایات کی قید لگائی گئی ہے اور ان کتب میں جو تھوڑی بہت موقوف روایات ہیں وہ "القلیل کالمعدوم" کے تحت ہیں۔

سنن پر لکھی جانے والی بہت سی کتب ہیں لیکن ان میں مشہور مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "سنن الشافعی" مصنف: الامام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (ت ۲۰۴ھ)

(۲) "سنن الدارمی" مصنف: الامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی رحمہ اللہ (ت ۲۵۵ھ)

(۳) "سنن ابن ماجه" مصنف: الامام محمد بن یزید القزوینی رحمہ اللہ (ت ۲۷۳ھ)

(۴) "سنن أبی داود"

مصنف: الامام سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ (ت ۲۷۵ھ)

(۵) "سنن النسائی" (المجتبیٰ)

مصنف: الامام احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (ت ۳۰۳ھ)

(۶) "سنن الدار قطنی" مصنف: الامام علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ (ت ۳۸۵ھ)

(۷) "سنن البیهقی" مصنف: الامام احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ)

یہ وہ کتب سنن ہیں جنہوں نے اہل علم کے ہاں بڑی مقبولیت حاصل کی اور علماء نے شروحات اور حواشی کے اعتبار سے ان پر مختلف خدمات سر انجام دیں، ہم ان میں سے چند ایک کا دراسة اور منہج بیان کرتے ہیں تاکہ طالب علم کو استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔

(۱) سنن أبي داود

کتاب کا نام: اہل علم کے ہاں اس کتاب کا نام ''السنن'' یعنی ''سنن أبي داود'' مشہور ہے اور مؤلف نے بھی اپنے اس خط میں جو اہل مکہ کی طرف ارسال کیا، یہی نام ذکر کیا ہے۔ اس خط کی عبارت مندرجہ ذیل ہے: "فانکم سألتم أن أذکر لکم الأحادیث التی فی کتاب "السنن" أهی أصح ما عرفت فی الباب" [1]

''یقیناً تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں تمہیں ان احادیث کے متعلق بتاؤں جو "السنن" کتاب میں ہیں کہ کیا وہ احادیث میرے علم کے مطابق اپنے مسئلہ میں سب سے زیادہ صحیح ہیں'' اور اسی طرح دوسری جگہ اسی خط میں بیان کرتے ہیں "وان من الأحادیث التی فی کتابی "السنن" مالیس بمتصل و هو مرسلٌ"

''اور یقیناً میری کتاب "السنن" میں موجود بعض احادیث متصل نہیں ہیں (بلکہ) وہ مرسل ہیں۔''

مؤلف کا نام: الامام ابو داود سلیمان بن الأشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد الأزدی السجستانی محدث البصرة المولود سنة ۲۰۲ھ والمتوفی سنة ۲۷۵ھ۔

امام ابو داود رحمہ اللہ کا منہج:

امام ابو داود رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے بارے میں اپنے رسالہ میں مندرجہ ذیل منہج بیان کیا ہے:

- انہوں نے ہر مسئلہ میں ایسی روایت بیان کی ہے جو ان کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔
- کبھی ایک ہی روایت ایک باب میں دو سندوں سے ذکر کی ہے تو ان میں سے ایک روایت باعتبار سند قوی ہوگی اور دوسری روایت باعتبار حفظ کے زیادہ مضبوط ہوگی۔
- ہر باب میں ایک یا دو روایتیں ذکر کی ہیں۔

[1] تدوین السنة النبویة، ص: ۱۱۷۔

☆ اور اگر اس مسئلہ میں ایک سے زیادہ روایات صحیح موجود ہوں تو امام ابو داود رحمہ اللہ اس مسئلہ کے تحت دو سے زیادہ روایات بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

☆ کبھی ایک ہی باب میں روایت کو مکرر لانے کا سبب الفاظ کی زیادتی بیان کرنا ہوتا ہے۔

☆ اگر حدیث طویل ہو تو صرف اتنے الفاظ بیان کرتے ہیں جو باب کے متعلقہ ہوں اور حدیث کو مختصر ذکر کر دیتے ہیں۔

☆ امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنن میں کسی ایسے راوی کی روایت ذکر نہیں کی جو متروک الحدیث ہو۔

نوٹ: ...... امام ابو داود رحمہ اللہ کی کتاب میں بعض ایسی روایات ہیں جن کے راوی متروک الحدیث ہیں، تو ان کے اس مذکورہ بالا کلام کا مفہوم بعض علماء نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ ایسے متروک الحدیث راوی کی روایت بیان نہیں کرتے جس کے متروک الحدیث ہونے پر سب کا اتفاق ہو۔

☆ جس حدیث میں بہت زیادہ کمزوری ہو تو اسے بیان کر دیتے ہیں۔

☆ ابو داود میں ایسی روایات بھی ہیں جو غیر صحیح ہیں۔

☆ اور جس روایت پر ابو داود رحمہ اللہ نے سکوت اختیار کیا ہے وہ ان کے نزدیک "صالح" ہے یعنی صالح للا حتجاج۔

امام ابو داود اور دیگر اصحاب السنن کی شروط:

امام ابو الفضل محمد بن طاہر المقدسی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "شروط الائمة الستة" میں بیان کیا ہے کہ امام ابو داود رحمہ اللہ اور دوسرے اصحاب السنن کی کتابیں تین اقسام میں منقسم ہوتی ہیں۔

پہلی قسم: ...... وہ روایات جو صحیحین کے قبیل میں سے ہیں۔

دوسری قسم: ...... وہ روایات جو اصحاب السنن کے نزدیک صحیح ہیں۔

امام ابن مندہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ امام ابو داود رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ کی شرط یہ ہے

کہ وہ ایسے رواۃ کی احادیث کو اپنی کتابوں میں ذکر کرتے ہیں جن کے ترک پر اہل علم کا اجماع نہیں ہے اور سند بھی بغیر کسی انقطاع وارسال کے متصل ہے۔

تیسری قسم:...... وہ روایات جن کو انہوں نے باب کی پہلی اور اصل روایت کے مقابلے میں بطور معارضہ و ضدّیت کے بیان کیا ہے اور ساتھ ساتھ ان روایات کی علت کو بھی بیان کر دیا ہے۔

سوال:...... امام ابو داود رحمہ اللہ اور دیگر اصحاب السنن نے اس قسم کی کمزور روایات کو اپنی کتب میں کیوں ذکر کیا ہے؟ جواب: اہل علم نے اس امر کی تین وجوہ بیان کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی وجہ:...... کچھ ایسے لوگ تھے جو ان روایات کو بیان کرتے اور ان سے دلیل پکڑتے تھے تو ان اہل علم (اصحاب السنن) نے ان روایات کو ذکر کیا اور ان کی کمزوری بھی بیان کر دی تا کہ کسی کو کوئی شبہ نہ پڑے۔

دوسری وجہ:...... امام ابو داود رحمہ اللہ اور دیگر اصحاب السنن نے اپنی کتب کے بارے میں صحت کی شرط نہیں لگائی جیسے امام بخاری رحمہ اللہ و مسلم رحمہ اللہ نے اپنی کتب میں صحت کی شرط قائم کی ہے کہ وہ صرف صحیح روایات کو ہی بیان کریں گے، چنانچہ جب صحت کی شرط نہیں تو ان میں صحیح روایات بھی ہوں گی اور غیر صحیح بھی۔

تیسری وجہ:...... اصحاب السنن نے اپنی کتب میں فقہاء اہل علم کے طرز کو اپنایا ہے کہ وہ بھی اپنی کتابوں میں مد مقابل کے دلائل نقل کرتے ہیں، چاہے حقیقت میں وہ دلائل پایۂ صحت کو نہ بھی پہنچتے ہوں۔

سکوت ابی داود رحمہ اللہ پر اہل علم کی آراء:

امام ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابو داود رحمہ اللہ کی کتاب میں جو روایت مطلق طور پر ذکر کر دی جائے اور وہ صحیحین میں سے بھی نہیں اور نہ ہی اہل علم میں سے کسی نے اس پر صحت کا حکم لگایا ہو تو ہم سمجھیں گے کہ وہ روایت امام ابو داود رحمہ اللہ کے نزدیک حسن ہے اور

کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ابو داود رحمہ اللہ کے غیر کے ہاں حسن نہ ہو۔ ❶

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابو داود رحمہ اللہ کسی روایت کے بارے "هــــو صـــالــح" کہہ دیں تو ممکن ہے کہ وہ روایت صحیح ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ روایت حسن درجے کی ہو، لیکن یہ صرف ان اہل علم کے ہاں معتبر ہے جو صحیح اور ضعیف روایت کے درمیان ''حسن درجے'' کے قائل ہیں لیکن ہم تک امام ابو داود رحمہ اللہ سے ایسی کوئی بات منقول نہیں کہ وہ اس روایت پر حسن کا حکم لگاتے ہوں یا جو روایت ضعیف نہ ہو وہ ان کے ہاں صحیح ہو، لہٰذا بہتر یہ ہے کہ جس پر انہوں نے سکوت کیا اس کا درجہ صحت تک بلند کیا جائے (اور اسے صحیح ہی سمجھا جائے نہ کہ حسن) یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے کہ امام ابو داود رحمہ اللہ کی یہی رائے ہے کہ وہ روایت (ان کے نزدیک صحیح نہیں بلکہ) صحت کے قریب (یعنی حسن) ہے اور یہ بات منقول کی محتاج ہے۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ تمام روایات جن پر امام ابو داود رحمہ اللہ نے سکوت اختیار کیا ہے وہ سب حسن کی اصطلاحی تعریف کے قبیل میں سے نہیں بلکہ ان کی کئی اقسام بنتی ہیں، مثلاً:

۱: ان میں کچھ روایات تو ایسی ہیں جو صحیحین میں موجود ہیں یا پھر صحت کی شرط پر پوری اترتی ہیں۔

۲: اور کچھ ان میں سے ایسی ہیں جو حسن لذاتہ کے قبیل میں سے ہیں۔

۳: اور کچھ ان میں سے اس حسن کی قسم میں سے ہیں جو اپنے غیر سے تقویت حاصل کر لے۔ ان دو قسموں کی روایات امام ابو داود رحمہ اللہ کی کتاب میں بہت ہیں۔

۴: اور کچھ ان میں سے ضعیف ہیں لیکن ان کو بیان کرنے والے ایسے رواۃ ہیں جن کے ضعف پر سب کا اتفاق نہیں اور یہ تمام اقسام امام ابو داود رحمہ اللہ کے نزدیک دلیل بن سکتی ہیں۔ ❸

❶ علوم الحديث لابن الصلاح رحمہ اللہ، ص: ۳۳۔

❷ التقييد والايضاح للعراقي، ص: ۴۰۔ ❸ النكت لابن حجر رحمہ اللہ (۱/ ۴۳۵)۔

اور حافظ محی الدین المعروف امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حق بات یہ ہے کہ وہ روایت جو امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب میں ایسی ہو جس کے صحیح یا حسن ہونے پر کسی نے کلام نہ کیا ہو تو وہ حسن ہوگی اور اگر اس روایت پر کسی قابل اعتماد عالم نے ضعف کا حکم لگایا یا پھر اسانید کی معرفت رکھنے والا اس روایت کی سند میں ایسی کمزوری پاتا ہے جس کو پورا نہیں کیا جا سکتا تو ایسی روایت ضعیف ہوگی اور امام ابوداود رحمہ اللہ کے سکوت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ❶

امام نووی رحمہ اللہ کا یہ کلام نقل کرنے کے بعد امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں "هذا هو التحقيق" یعنی تحقیق شدہ بات یہی ہے۔

کتب و ابواب کی تعداد: سنن ابی داود میں موجود کتب کی تعداد: ۳۵، ابواب کی تعداد: ۱۹۱۷ اور احادیث کی تعداد: ۵۲۷۴ ہے۔ ❷

سنن أبی داود کی اہم شروحات:

(۱) "معالم السنن"

مصنف: ابوسلیمان حَمد بن محمد بن ابراھیم خطابی رحمہ اللہ (ت ۳۸۸ھ)

(۲) "شرح سنن أبی داود"

مصنف الامام ابومحمد محمود بن احمد بن موسی بدر الدین العینی رحمہ اللہ (ت ۸۵۵ھ)

(۳) "مرقاة الصعود الى سنن أبی داود"

مصنف: الحافظ جلال الدین ابوبکر السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)

(۴) "فتح الودود على سنن أبی داود"

مصنف: ابوالحسن محمد بن عبدالھادی السندی رحمہ اللہ (ت ۱۱۳۶ھ یا ۱۱۳۹ھ)

(۵) "عون المعبود شرح سنن أبی داود"

مصنف: العلامۃ شرف الحق العظیم آبادی رحمہ اللہ (ت ۱۳۲۶ھ)

---

❶ النكت لابن حجر رحمہ اللہ (١/ ٤٤٤)۔

❷ دیکھیے مقدمہ سنن ابی داود، تحقیق الشیخ عزت عُبَید الدعاس، طبعة دار ابن حزم۔

(٦)" غاية المقصود فی شرح سنن أبی داود"

مصنف: العلامة أبوالطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی رحمہ اللہ (١٣٢٩ھ)

(٧)"بذل المجهود فی حل أبی داود"

مصنف: الشیخ خلیل احمد السہارنفوری رحمہ اللہ (ت١٣٤٦ھ)

(٨)"المنهل العذب المورود"

مصنف الشیخ محمود محمد خطاب السبکی رحمہ اللہ (ت١٣٥٢ھ)

الشیخ محمود السبکی نے کتاب المناسک تک اس شرح کو لکھا تھا کہ خالق حقیقی سے جا ملے پھر ان کے بیٹے الشیخ امین بن محمود نے اس کو مکمل کیا اور اس تکملہ کا نام "فتح الملك المعبود" رکھا۔ ❶

(٢) سنن النسائی:

کتاب کا نام: السنن الصغریٰ یا المجتبیٰ

وجہ تسمیہ:...... امام نسائی رحمہ اللہ جب اپنے سفر سے واپس لوٹ رہے تھے تو آپ کا گزر فلسطین سے ہوا، آپ فلسطین کے شہر "رملة" میں ٹھہرے تو وہاں کے امیر نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کی کتاب السنن الکبریٰ میں جو روایات ہیں کیا سب صحیح ہیں؟ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں تو، اس وقت امیر رملہ نے آپ سے درخواست کی کہ صحیح احادیث کو علیحدہ طور پر جمع کر دیجیے، چنانچہ امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ سے اختصار کرتے ہوئے ایسی روایات کا مجموعہ تیار کیا جو آپ کے نزدیک صحیح تھیں اور اس کا نام المجتبیٰ (یعنی اختیار کی ہوئی) رکھا اور بعض نے "المجتنیٰ" (یعنی چنی ہوئی) بھی ذکر کیا ہے، البتہ اہل علم کے ہاں یہ کتاب "السنن الصغریٰ" کے نام سے مشہور ہوئی۔ ❷

---

❶ دیکھیے مقدمة المنهل العذب المورود، طبع مؤسسة التاريخ العربی بيروت۔

❷ مقدمة جامع الاصول لابن الأثير (١/ ١٩٧)۔

امام نسائی کا منہج اور اہل علم کے اقوال:

احمد بن محبوب الرملی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام نسائی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب میں نے سنن کو جمع کرنے کا عزم کیا تو میں نے اپنے کچھ اساتذہ جن کے بارے میں دل میں کچھ خلش اور کھٹکا تھا ان کے متعلق استخارہ کیا تو مجھے خیر اسی میں محسوس ہوئی کہ میں ان کی روایات کو ترک کر دوں جبکہ ان میں بعض ایسے بھی اساتذہ تھے جن سے روایات کرنے میں میری سند عالی تھی۔

حافظ ابن رُشید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: امام نسائی رحمہ اللہ کی کتاب دیگر صحاح ستہ سے زیادہ عمدہ اور بہتر ہے اس لیے کہ جمع وترتیب اور بیان علل کے اعتبار سے امام نسائی رحمہ اللہ نے بخاری رحمہ اللہ ومسلم رحمہ اللہ دونوں کے انداز کو اپنی کتاب میں جمع کیا ہے۔

اسی لیے اہل علم نے بیان کیا ہے کہ صحیحین کے بعد اگر کسی کتاب میں صحیح روایات کا اعتبار کیا گیا ہے اور

بہت کم ضعیف روایات ہیں تو وہ امام نسائی رحمہ اللہ کی یہ کتاب ہے، پھر اس کے بعد سنن ابی داود پھر جامع ترمذی اور پھر سنن ابن ماجہ ہے بلکہ سنن ابن ماجہ میں تو ایسی روایات کثرت سے ہیں جن کے رواۃ متہم بالکذب ہیں۔

امام محمدبن معاویہ الأحمر جو امام نسائی سے بیان کرنے والے رواۃ میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ امام نسائی رحمہ اللہ کی سنن (یعنی السنن الکبریٰ) ساری کی ساری صحیح ہے البتہ کچھ حصہ معلول ہے جس کی امام نسائی رحمہ اللہ نے علت بیان نہیں کی لیکن اس کی منتخب یعنی ان کی کتاب المجتبیٰ (المعروف سنن النسائی) ساری صحیح ہے۔

امام ابوالحسن المعافری رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے صحیحین کی روایات کے علاوہ مختلف روایات ہوں تو جس روایت کو امام نسائی نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہوگا وہ روایت دیگر کی نسبت زیادہ صحت کے قریب ہوگی۔ [1]

---

[1] مقدمة شرح السیوطی للنسائی (١/ ٣ تا ٥)۔

امام نسائی رحمہ اللہ کی شرط:

امام نسائی رحمہ اللہ کی شرط کے بارے میں وہی کلام ہے جو ہم نے پیچھے امام ابوداود رحمہ اللہ کی شرط کے بارے میں امام ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی سے نقل کیا ہے، تفصیل کے لیے وہاں رجوع کیجیے۔

کتب، ابواب اور احادیث کی تعداد:

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا محقق نسخہ جو مکتبہ المعارف الریاض کا مطبوع ہے، کے مطابق:

کتب کی تعداد: ۵۲، ابواب کی تعداد: ۲۴۷۰ اور احادیث کی تعداد: ۵۷۵۸ ہے۔

البتہ مطبع دارلمعرفہ کے نسخے کے مطابق احادیث کی تعداد: ۵۷۶۹ اور کتب کی تعداد: ۵۱ ہے اور مکتبہ دارالسلام الریاض کے نسخے کے مطابق کتب کی تعداد: ۵۱ جب کہ احادیث کی تعداد: ۵۷۶۱ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سنن النسائی کی اہم شروح وحواشی:

امام ابوعبدالرحمٰن النسائی رحمہ اللہ کی کتاب سنن النسائی پر متقدمین و متأخرین نے جو خدمات سرانجام دی ہیں اور اس پر جو حواشی و شروح لکھیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "شرح سنن النسائی"

مصنف: ابوالعباس احمد بن أبي الولید بن رشد رحمہ اللہ (ت ۵۶۳ھ) مفقود۔

(۲) "الامعان فی شرح مصنف النسائی لأبی عبدالرحمن"

مصنف: ابوالحسن علی بن عبداللہ بن النعمۃ رحمہ اللہ (ت ۵۶۷ھ) مفقود۔

(۳) "شرح سنن النسائی"

مصنف: الامام سراج الدین عمر بن علی بن الملقن رحمہ اللہ (ت ۸۰۴ھ)۔

اس شرح میں شارح نے دیگر صحاح ستہ کے اعتبار سے سنن نسائی کے زوائد کا زیادہ اہتمام کیا ہے۔

(۴)"زهر الربى على المجتبىٰ"

مصنف: الحافظ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)۔

یہ مختصر حواشی وتعلیقات ہیں اس میں متون کی تشریح ہے لیکن اسانید پر بحث نہیں کی گئی۔

(۵)"حاشية السندی"

مصنف: ابوالحسن محمد بن عبدالهادی السندی رحمہ اللہ (ت ۱۱۳۶ھ)۔

یہ حاشیہ مطبع دارالمعرفۃ بیروت نے امام سیوطی رحمہ اللہ کے حاشیہ نسائی کے ساتھ اکٹھا شائع کیا، جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور پانچویں جلد مختلف قسم کی فھارس پر مشتمل ہے۔

(۶)"حاشية على سنن النسائی"

مصنف: ابوعبدالرحمٰن محمد الفنجابی رحمہ اللہ و محمد عبدالطیف رحمہ اللہ۔

یہ حاشیہ ہندوستان کے شہر دہلی سے حاشیہ سندی وسیوطی کے ساتھ طبع کیا گیا۔

(۷)"روض الربى عن ترجمة المجتبىٰ"

مصنف: مولانا وحید الزمان رحمہ اللہ (ت ۱۳۳۸ھ)۔

یہ نعمانی کتب خانہ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

(۸)"شرح سنن النسائی"

مصنف: محمد المختار بن محمد بن احمد الشنقیطی رحمہ اللہ (ت ۱۴۰۵ھ)۔

یہ شرح نامکمل اور چھ اجزاء پر مشتمل ہے آخری کتاب "كتاب الافتتاح" ہے اور حدیث ۸۸۲ نمبر تک شرح ہے اور جزء نمبر چھ فہارس پر مشتمل ہے۔

(۹)"سنن النسائی بأحكام الألبانی"

مصنف: محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ (ت ۱۴۲۰ھ)۔

یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے اور مکتبہ المعارف بالریاض کی مطبوع ہے۔

(۱۰)"بذل الاحسان بتقريب سنن النسائی لأبی عبدالرحمن"

مؤلف: الشیخ ابواسحٰق الحوینی الاثری تلمیذ الألبانی رحمہ اللہ۔

یہ شرح ناقص اور دو اجزاء پر مشتمل ہے اور کتاب الطھارۃ کی شرح ہے، بلکہ کتاب الطہارۃ بھی مکمل نہیں اور سندی بحث پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔

(۱۱)"ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ" مؤلف: محمد بن علی بن آدم الاثیوبی۔ یہ چالیس اجزاء پر مشتمل ہے اور دار المعراج الدولیۃ کی مطبوع ہے۔

(۱۲)"المدخل الی سنن الامام النسائی" مؤلف: محمد محمدی بن محمد جمیل النورستانی۔ اس میں سنن نسائی کے مؤلف کی حیاۃ زندگی اور کتاب کے منہج وغیرہ کے متعلقہ معلومات ہیں۔

(۱۳)"التعلیقات السلفیۃ المشتملۃ علی الفوائد السُّنیۃ وحل المشکلات الحدیثیۃ وتنقیح المسائل الفقھیۃ"

مصنف: ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف البھوجیانی رحمہ اللہ (ت ۱۴۰۹ھ)۔

یہ تعلیق مزید چار حواشی کے ساتھ طبع ہوئی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)"زھر الربیٰ" للشیخ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)۔

(۲)"تعلیق السندی" ابو الحسن محمد بن عبد الھادی السندی رحمہ اللہ (ت ۱۱۳۶ھ)۔

(۳)"حاشیۃ الشیخین" (۱) ابو عبد الرحمٰن الفنجابی دھلوی رحمہ اللہ (۲) ابو یحییٰ محمد بن کفایۃ اللہ شاہ جہانفوری رحمہ اللہ

(۴) تعلیق الشیخ الامام حسین بن محسن الانصاری الیمانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۲۷ھ)۔

سنن ابن ماجہ

کتاب کا نام: سنن ابن ماجه

مصنف: کا نام: الامام ابو عبد الله محمد بن یزید بن ماجه القزوینی رحمہ اللہ (سنہ ۲۷۳ھ)۔

کتاب کا تعارف:

☆ اہل علم میں سب سے پہلے جس نے سنن ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے وہ امام

ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی رحمہ اللہ (ت ۵۰۷ھ) ہیں جنہوں نے اپنی کتاب شروط الائمة الستة میں اسے بھی ذکر کیا ہے۔[1]

☆ یہ کتاب دیگر سنن کی طرح ابواب فقہیہ پر مرتب ہے۔

☆ اس کتاب میں صحیح، حسن اور ضعیف روایات موجود ہیں بلکہ کچھ ایسی روایات بھی ہیں جو مناکیر و موضوع ہیں اسی بنا پر اہل علم نے اس کتاب کو صحاح ستہ میں چھٹے درجے میں شمار کیا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کی شرط:

سنن اربعہ کی شروط کے بارے میں پیچھے سنن ابی داود کے تحت امام ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی رحمہ اللہ کا کلام نقل کیا جا چکا ہے، البتہ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں موجود روایات ذکر کرنے میں کافی تساہل سے کام لیا ہے اور ایسے رواۃ کی روایات بھی بیان کر دی ہیں جو مجاہیل اور متہمین میں سے ہیں بلکہ کچھ ایسے رواۃ بھی موجود ہیں جو کذابین میں سے ہیں۔

کتب، ابواب اور احادیث کی تعداد:

نوٹ: ......امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے شروع میں نبی اکرم ﷺ کی اتباع اور اس کے متعلقہ امور اور صحابہ کرام کے فضائل و مناقب اور اہل سنت کا موقف بیان کیا ہے جو ۲۴ ابواب پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد باقی کتاب ابواب فقہیہ پر ہی مرتب کی، سنن ابن ماجہ میں کتب کی تعداد: ۳۷ اور ابواب کی تعداد: ۱۴۹۱ ہے۔

سنن ابن ماجہ میں تمام روایات کی تعداد: ۴۳۴۱ ہے اور ان میں ۳۰۰۲ ایسی روایات ہیں جو دیگر کتب ستہ میں بھی موجود ہیں اور باقی جو روایات ابن ماجہ میں ہیں اور صحاح ستہ میں نہیں ان کی تعداد: ۱۳۳۹ ہے، پھر ان میں سے ۴۲۸ احادیث صحیح ہیں، ۱۹۹ روایات حسن

[1] تدوين السنة النبوية، ص: ١٢٧۔

درجے کی ہیں، ۶۱۳ روایات ضعیف ہیں اور ۹۹ روایات منکر ومکذوب (موضوع) ہیں۔ [1]

سنن ابن ماجہ پر کی جانے والی خدمات:

اہل علم متقدمین ومتاخرین نے اس کتاب پر شروحات وحواشی اور اس کے رجال پر مختلف اعتبار سے خدمات سرانجام دی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "الاربعون الطبية من سنن ابن ماجه" مصنف: الحافظ زکی الدین محمد بن یوسف البرزالی رحمہ اللہ (ت ۶۳۶ھ) اس کتاب میں مؤلف نے طب کے متعلقہ ۴۰ روایات کی شرح اور فوائد بیان کیے ہیں جو انہوں نے اپنے استاذ ابو محمد عبداللطیف بن یوسف بن محمد البغدادی سے حاصل کیے۔ (مفقود غیر مطبوع)

(۲) "شرح سنن ابن ماجه" مصنف: الحافظ علاء الدین مغلطائی بن قُلَیج رحمہ اللہ (ت ۷۶۲ھ) اس کتاب میں سنن ابن ماجہ کے کچھ حصے کی شرح ہے اور حافظ مغلطائی نے اس کا نام "الاعلام بسنته عليه السلام" رکھا ہے۔

یہ کتاب پانچ جلدوں میں محقق الشیخ کامل عویضہ کی تحقیق سے مکہ مکرمہ کے مکتبہ مصطفیٰ الباز کی مطبوع ہے۔

(۳) "شرح زوائد السنن"

مصنف: الامام سراج الدین عمر بن علی بن الملقن رحمہ اللہ (ت ۸۰۴ھ)

یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے امام کتانی المعروف حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں اس شرح کا تذکرہ کیا ہے۔

(۴) "الديباجه فی شرح سنن ابن ماجه"

مصنف: ابو البقاء محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ الدمیری رحمہ اللہ (۸۰۸ھ)۔

یہ شرح پانچ جلدوں پر مشتمل ہے لیکن نامکمل ہے یہ کتاب ہندوستان کے علاقہ

---

[1] دیکھیے سنن ابن ماجه تحقيق الشيخ محمد فؤاد عبد الباقی، ص: ۱۵۲۰۔

راجپوتانہ کے مضافات میں محمد آباد کی لائبریری میں مخطوط محفوظ ہے [1] اوراس کے کچھ حصہ پر جامعہ اُمّ القرٰی مکہ مکرمہ میں رسالة ماجستر موجود ہے۔

(۵)"مصباح الزجاجه فی زوائد ابن ماجه"

مصنف: الامام احمد بن أبی بکر البوصیری رحمہ اللہ (ت۸۴۰ھ)

یہ کتاب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی مجلس البحث العلمی کی طرف سے شائع کردہ ہے اور دو اجزاء پر مشتمل ہے اور محقق جامعہ اسلامیہ کے استاد الدکتور عوض بن احمد بن الشھری ہیں۔

(۶)"مصباح الزجاجه"

مصنف: الامام عبدالرحمٰن بن أبی بکر جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت۹۱۱ھ)

یہ سنن ابن ماجہ پر مختصر تعلیق ہے۔

(۷)"حاشية السندی"

مصنف: ابوالحسن محمد بن عبدالھادی السندی رحمہ اللہ نزیل المدینہ (ت۱۱۳۸ھ)

یہ کتاب پانچ اجزاء میں دارالمعرفہ بیروت کی مطبوع ہے اور اس پر خلیل مأمون شیحا کی تحقیق ہے۔

(۸)"انجاح الحاجه" مصنف: الشیخ عبدالغنی الدھلوی رحمہ اللہ (ت۱۲۹۶ھ)

یہ دہلی کی مطبوع ہے اور سنن ابن ماجہ کے ہندی درسی نسخے کے حاشیہ پر موجود ہے۔

(۹)"حاشیہ گنگوہی" مصنف: فخر الحسن بن عبدالرحمٰن گنگوھی رحمہ اللہ (ت۱۳۱۵ھ)

یہ حاشیہ انجاح الحاجه اور مصباح الزجاجه کے مجموعہ کے ساتھ ساتھ کچھ زیادات پر مشتمل ہے۔

(۱۰)"انجاز الحاجه شرح سنن ابن ماجه" مصنف: محمد علی جانباز حفظہ اللہ۔

یہ شرح ۱۲ جلدوں پر مشتمل ہے اور مکتبہ قدوسیہ لاہور پاکستان کی مطبوع ہے۔ ہر جزء

---

[1] دیکھیے سنن ابن ماجه تحقیق شعیب الأرناؤوط، ص: ۳۱۔

کے آخر میں اس جزء میں موجود رجال اور ابواب کی علیحدہ علیحدہ فہرس قائم کی گئی ہے۔

(۲) المستخرجات علی السنن

المستخرجات علی السنن سے مراد یہ ہے کہ مصنف کسی سنن کتاب کو سامنے رکھے اور اس کی روایات کو اپنی سند سے بیان کرے اس اعتبار سے کہ مصنف کی سند صاحب سنن کی سند سے اس کے استاد یا اس سے اُوپر کسی بھی واسطے میں جمع ہو جائے چاہے صحابی کے واسطے میں جمع ہو۔

اس موضوع پر ایک ہی کتاب پائی گئی ہے اور وہ ہے: المستخرج علی سنن أبی داود للامام قاسم بن اصبغ رحمہ اللہ (ت ۳۴۰ھ)

(۳) المصنفات

لغوی معنی:...... یہ باب تفعیل سے مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں: ''تصنیف کی ہوئی کتاب۔''

اصطلاحی تعریف:...... وہ کتاب جو ابواب فقہیہ پر مرتب ہو اور اس میں مرفوع، موقوف اور مقطوع ہر قسم کی روایات ہوں اسے مصنف کہتے ہیں۔

یعنی حدیث کی ایسی کتاب جو احادیث نیز صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال پر مشتمل ہو اور ان کی ترتیب ابواب فقیہ پر ہو۔

سنن اور مصنفات میں فرق: سنن کتاب زیادہ تر مرفوع روایات پر مشتمل ہوتی ہیں اس میں بہت کم غیر مرفوع روایات ہوتی ہیں جبکہ مصنفات کتب مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات کا مجموعہ ہوتی ہیں کیونکہ اہل علم کی اصطلاح میں سنن کا اطلاق صرف مرفوع روایت پر ہوتا ہے موقوف و مقطوع پر نہیں۔

چند مشہور مصنفات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ''مصنف'' أبی سلمة حماد بن سلمة البصری رحمہ اللہ (ت ۱۶۷ھ)

(۲) ''مصنف'' أبی سفیان وکیع بن الجراح رحمہ اللہ (ت ۱۹۶ھ)

(۳)"مصنف"عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی رحمہ اللہ (ت۲۱۱ھ)

(۴)"مصنف"عبداللہ بن محمد بن أبی شیبۃ الکوفی رحمہ اللہ (ت۲۳۵ھ)

(۵)"مصنف"بقی بن مخلد القرطبی رحمہ اللہ (ت۲۷۶ھ)

مصنف عبدالرزاق:

کتاب کا نام: المصنف

مؤلف کا نام: الامام ابوبکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی رحمہ اللہ (ت۲۱۱ھ)

محقق: الشیخ العلامۃ حبیب الرحمن الأعظمی

تعارف: یہ کتاب ۱۲ اجزاء پر مشتمل ہے المکتب الاسلامی (بیروت) کی مطبوع ہے۔

- ہر جزء میں موجود ابواب اور کتب کی فہرس اسی جزء میں قائم کی گئی ہے۔
- محقق نے روایات کے ارقام وضع کیے ہیں اور محقق کی ترقیم کے مطابق اس مصنف میں روایات کی تعداد: ۲۱۰۳۳ ہے۔
- اس کتاب کے آخر میں امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے امام معمر بن راشد الأزدی رحمہ اللہ کی کتاب "کتاب الجامع" اپنی سند سے بیان کی ہے۔
- کتاب الجامع جلد نمبر ۱۰ کے صفحہ نمبر ۳۷۹ سے شروع ہوتی ہے اور جلد نمبر ۱۱ میں ختم ہوتی ہے۔
- کتاب الجامع جلد نمبر ۱۰ حدیث نمبر ۱۹۴۱۹ سے شروع ہوتی ہے اور جلد نمبر ۱۱ کے صفحہ نمبر ۴۷۱ پر حدیث نمبر ۲۱۰۳۳ پر ختم ہوتی ہے۔
- جلد نمبر ۱۲ فہارس پر مشتمل ہے اور اس میں محقق نے تین قسم کی فہارس مرتب کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: (۱) فهرس الاحاديث (۲) فهرس الالفاظ الفقهية (۳) فهرس الاعلام

☆ محقق نے حواشی میں جو رموز استعمال کیے ہیں وہ پہلی جلد کے صفحہ نمبر ۲۰ پر ذکر کر دیے ہیں۔

مصنف ابن أبی شیبة:

کتاب کا نام: اس کتاب کا اصل نام "المصنف" ہے لیکن اہل علم کے ہاں مصنف کی طرف اضافت کے ساتھ مشہور ہے یعنی مصنف ابن أبی شیبہ رحمہ اللہ ۔

مؤلف کا نام: الامام الحافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراهیم المعروف "ابن أبی شیبه" رحمہ اللہ (ت ۲۳۵ھ)

طبعات: ابھی تک اس کتاب کی جو طبعات میری نظر سے گزری ہیں وہ مندرجہ ذیل تین ہیں:

(۱) "المصنف فی الاحادیث والآثار أی مصنف ابن أبی شیبه"

محقق: الاستاذ عبدالخالق الافغانی

مطبع: دارالسلفیہ، حامد بلڈنگ مومن پورہ بمبئی: ۴۰۰۰۱۱ ہندوستان

الطبعۃ الثانیہ: ۱۹۷۹م یہ طبع ۱۵ جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۲) "مصنف ابن أبی شیبة"

محقق: اس کتاب کے دو محقق ہیں: (۱) احمد بن عبداللہ الجمعۃ (۲) محمد بن ابراہیم اللحید ان

الطبعة الاولی: ۲۰۰۴م، مکتبہ الرشد کی مطبوع ہے یہ ۱۶ جلدوں پر مشتمل ہے، جلد نمبر ۱۵ اور ۱۶ فہارس پر مشتمل ہیں، اس طبع میں احادیث و آثار کی ترقیم وضع کی گئی ہے اور ہر جلد کے شروع میں اس جلد میں موجود احادیث و آثار کی مجموعی تعداد بیان کی گئی ہے۔

(۳) "مصنف ابن أبی شیبه"

محقق: الشیخ العلامہ محمد عوامہ یہ طبعہ ۲۶ جلدوں پر مشتمل ہے اور جلد نمبر ۲۲ سے لے کر جلد نمبر ۲۶ مختلف قسم کی فہارس پر مشتمل ہے اس طبعہ میں بھی احادیث و آثار کے ارقام وضع

کیے گئے ہیں۔

الطبعة الاولى:٢٠٠٦م، مطبع: دار القبلة جده کی مطبوع ہے۔

اس طبعہ میں بھی ہر مجلد کے شروع میں اس جلد میں موجود احادیث وآثار کی ترقیم ذکر کی گئی ہے

روایات کی تعداد: مصنف ابن أبي شیبہ میں روایات کی مجموعی تعداد طبعات کے اعتبار سے مختلف ہے چنانچہ

طبعة دار القبلة کے مطابق روایات کی تعداد: ۳۹۰۹۸ طبعه الرشد کے مطابق تعداد: ۳۸۹۴۰

طبعة الدار السلفية بالهند کے مطابق تعداد: ۱۹۷۸۹

کتب وابواب کی تعداد:

طبعة الدار السلفية کے مطابق کتب کی تعداد: ۳۹ اور ابواب کی تعداد: ۵۱۳۱

طبعة الرشد کے مطابق کتب کی تعداد: ۳۹ اور ابواب کی تعداد: ۵۴۹۴

طبعة دار القبلة کے مطابق کتب کی تعداد: ۴۱ اور ابواب کی تعداد: ۵۴۶۹

کتاب التاریخ میں امام ابن ابی شیبہ ﷫ کے اقوال کی تعداد: ۴۱۶ ہے

مرفوع روایات کی تعداد: ۷۹۱۵، موقوف روایات کی تعداد: ۱۱۰۵۰، مقطوع روایات کی تعداد: ۱۷۲۵۹

فائدہ: ...... طبعة الدارلسلفية میں روایات کی تعداد تقریباً بیس ہزار کم ہے، اس اتنے بڑے فرق کی وجہ بہت سے تراجم ابواب کی روایات کی ترقیم میں سقط کا واقع ہونا ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ ترقیم صرف کتاب البیوع سے لے کر بعد کی روایات کی ہے۔ [1]

الموطآت

لغوی معنی: ...... "الموطآت" جمع ہے موطأ کی، جس کے معنی ہیں "آسان کی

[1] مصنف ابن أبي شيبة، ص: ٢٧٤ (حاشیہ پر) جلد اول طبعة مكتبة الرشد۔

ہوئی''، یہ اس صورت میں ہے جب یہ وطأ یوطئ سے اسم مفعول ہو اور اپنے اصلی معنی میں ہو اور اگر وطأ یُوطئ بمعنی واطأ یُواطِئ ہو تو پھر معنی یہ ہوں گے ''موافقت کی ہوئی کتاب''

اصطلاحی معنی:...... حدیث کی ایسی کتاب جو ابواب فقہیہ پر مرتب ہو اور مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات کا مجموعہ ہو۔

مصنف اور موطأ میں فرق:...... موطأ اور مصنف میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں کا مضمون ایک ہی ہے البتہ صرف نام کا فرق ہے۔

موطأ اور سنن میں فرق:...... موطأ اور سنن میں وہی فرق ہے جو مصنف اور سنن میں ہے کہ سنن صرف مرفوع روایات پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ مصنف اور موطأ کتب مرفوع، موقوف اور مقطوع ہر قسم کی روایات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

مشہور موطآت کتب:

(۱) "الموطأ" للامام أبی عبداللہ مالك بن انس الاصبحی المدنی رحمہ اللہ (ت۱۷۹ھ)

(۲) "الموطأ" للامام محمد بن عبدالرحمن بن أبی ذئب المدنی رحمہ اللہ (ت۱۸۵ھ)

(۳) "الموطأ" للامام أبی محمد عبداللہ بن محمد المروزی المعروف ''عبدان رحمہ اللہ'' (ت۲۹۳ھ)

ان موطآت میں سے جس کتاب نے اہل علم کے ہاں قبولیت حاصل کی وہ امام مالک بن انس رحمہ اللہ کی موطأ ہے۔

لہٰذا درج ذیل سطور میں ہم موطأ امام مالک رحمہ اللہ کا دراسہ پیش کرتے ہیں:

موطأ الامام مالك:

کتاب کا نام: الموطأ، بعض اہل علم کے ہاں باضافت نام مشہور ہے جو یہ ہے

موطأ امام مالک رحمہ اللہ۔

مؤلف کا نام: الامام الحافظ الفقهيه أبو عبدالله مالك بن انس بن عامر الاصبحی المدنی رحمہ اللہ (ت۱۷۹ھ)

موطأ نام کی وجہ تسمیہ: موطأ نام رکھنے کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: ❶

(۱) وطأبه الحديث أی يسّره للناس یعنی لوگوں کے لیے حدیث کو آسان کرنے کی بناء پر۔

(۲) لمواطأة علماء المدينة له فيه وموافقتهم عليه یعنی علماء مدینہ کی موافقت کی بناء پر۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ میں نے اپنی اس کتاب کو مدینہ کے ۷۰ فقہا پر پیش کیا تو "فکلهم واطأنی عليه فسميته الموطأ" سب نے میری اس پر موافقت کی تو میں نے اس کا نام موطأ رکھ دیا۔ ❷

موطأ میں احادیث وآثار کی تعداد: امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ اندلسی رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق موطأ امام مالک میں احادیث کی تعداد ۸۵۳ ہے۔ ❸

جبکہ امام ابوبکر الابہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ موطأ امام مالک میں مجموعی طور پر احادیث اور صحابہ وتابعین کے آثار کی تعداد: ۱۷۲۰ ہے، ان میں سے مرفوع روایات: ۶۰۰ ہیں، مراسیل: ۲۲۲ ہیں، موقوف: ۶۱۳ اور تابعین کے اقوال: ۲۸۵ ہیں۔

نوٹ: ......احادیث وآثار کی تعداد میں کمی وبیشی بھی ہوسکتی ہے کیونکہ موطأ امام مالک رحمہ اللہ آٹھ روایات میں موجود ومتداول ہے اس لیے روایات کے اختلاف سے احادیث و آثار کی تعداد میں بھی اختلاف پایا گیا ہے۔

---

❶ تدوين السنة النبوية ، ص: ۸۳۔ ❷ تنوير الحوالك للسيوطی رحمہ اللہ ، ص: ۷۔

❸ تجريد التمهيد لابن عبدالبر رحمہ اللہ ، ص: ۲۵۸۔

موطأ امام مالک کا مرتبہ:

موطأ مالک کو بعض علماء نے کتب ستہ میں سے چھٹے نمبر پر شمار کیا ہے جیسا کہ امام رزین بن معاویہ السرقسطی رحمہ اللہ (ت ۵۳۵ھ) نے اپنی کتاب "الجمع بین الکتب الستہ" میں اور امام مجدالدین ابن الاثیر رحمہ اللہ (ت ۶۰۶ھ) نے اپنی کتاب "جامع الاصول" میں ذکر کیا ہے۔

بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ جتنی بھی روایات موطأ میں ہیں ان میں سے اکثر صحیحین میں موجود ہیں اور جو باقی ہیں وہ سنن اربعہ میں موجود ہیں، جیسا کہ اس بات کو حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ اور ابن حجر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔ الشیخ محمد بن مطر الزہرانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ جمہور کے ہاں راجح یہ بات ہے کہ موطأ کا مرتبہ صحیحین کے بعد ہے۔ ❶

موطأ الامام مالک پر حواشی وشروحات:

(۱) "الاستذکار فی شرح مذاهب علماء الأمصار" (۳۰ مجلد)
المؤلف: ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر الاندلسی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ) تحقیق: الدکتور عبدالمعطی أمین قلعجی ۔ طبعة: دار قتيبة (دمشق+بیروت)

(۲) "الاقتضاب فی غریب الموطأ واعرابه علی الأبواب" مجلدین
المولف: أبوعبداللہ محمد بن عبدالحق بن سلیمان الیفرنی رحمہ اللہ (ت ۶۲۵ھ) تحقیق: الدکتور عبدالرحمٰن بن سلیمان العثیمین، طبعة: مکتبة العبیکان

(۳) "التعلیق علی الموطا" (۳ مجلدات) المؤلف: هشام بن أحمد الوقشی الأندلسی رحمہ اللہ (ت ۴۸۹ھ)
تحقیق: الدکتور عبدالرحمٰن بن سلیمان العثیمین، طبعة: مکتبه العبیکان

(۴) "التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید" (۲۶ مجلد)
مصنف: ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر الاندلسی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ)

---

❶ تدوین السنة النبویة، ص: ۸٤۔

تحقیق:الاستاذ مصطفی بن أحمد العلوی والاستاذ محمد عبدالکبیر البکری و مجموعة من العلماء لکل جزء من التمهید۔

(۵)"المسالك فی شرح موطأ مالك" (۸مجلد)

مصنف: القاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن العربی المعافری رحمہ اللہ (ت ۵۴۳ھ)

تحقیق:محمد بن الحسین السلیمانی و عائشة بنت الحسین السلیمانی ، تقدیم: الشیخ یوسف القرضاوی۔طبعة: دارالغرب العربی

(۶)"المنتقیٰ شرح موطأ مالك" (۹مجلد)

مصنف: القاضی ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعد بن أیوب الباجی رحمہ اللہ (ت ۴۹۴ھ)

تحقیق: محمد عبدالقادر احمد عطا، طبعة دار الکتب العلمیة

(۷)"أوجز المسالك الی موطأ مالك" (۱۷ مجلد)

مصنف: الشیخ محمد زکریا الکاندھلوی المدنی رحمہ اللہ (ت ۱۴۰۲ھ)

تعلیق: الدکتور تقی الدین الندوی، طبعة: دارالقلم دمشق ،

(۸)"تفسیر غریب الموطأ" (۲مجلد)

مصنف: عبدالملك بن حبیب السلمی الأندلسی رحمہ اللہ (ت ۲۳۸ھ)

تحقیق: الدکتور عبدالرحمٰن بن سلیمان العثیمین، طبعة: مکتبة العبیکان

(۹)"شرح الزرقانی علی موطأ مالك"

مصنف: الامام محمد بن عبدالباقی بن یوسف الزرقانی رحمہ اللہ

غیر محقق نسخہ ہے اور ۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۱۰)"موطأ الامام مالك" (۸مجلد)

تحقیق: دکتور محمد مصطفی الأعظمی،

(۱۱)"القبَس فی شرح موطأ مالك بن أنس" (۳مجلد)

مصنف: القاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن العربی المعافری رحمہ اللہ (ت ۵۴۳ھ)

تحقیق: الدکتور محمد عبداللہ ولد کریم، طبعة: دار الغرب العربي

تیسری قسم: وہ کتب جو دین کے کسی ایک مسئلہ پر مشتمل ہیں

اس قسم میں احادیث کی کتب میں سے ایسی کتب مراد ہیں جو دین کے جملہ مسائل میں سے کسی ایک مسئلہ کی روایات پر لکھی گئیں خواہ اس مسئلے کا تعلق ابواب فقہیہ میں سے کسی سے ہو یا فضائل ومناقب یا ترغیب وترہیب یا زہد ورقاق سے۔ اس قسم میں استعمال ہونیوالی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

۱: کتب الأجزاء

۲: کتب الترغیب والترهیب

۳: کتب الزهد و الفضائل والآداب والأخلاق

۴: کتب الأحکام

۵: کتب موضوعات خاصة

۶: کتب الفنون الأخریٰ

۷: کتب التخریج

۸: الشروح الحدیثیة والتعلیقات علیها

(۱) کتب الأجزاء

لغوی معنی:...... ''اجزاء'' جمع ہے جزء کی، جس کے معنی ہیں ٹکڑا یا حصہ اور یہاں سے مراد وہ کتاب ہے جو دین کے کسی ایک حصے پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہو۔

اصطلاحی تعریف:...... وہ چھوٹی کتاب یا رسالہ جس میں ایک صحابی یا محدث کی مرویات یا دین کے کسی مسئلہ کی مرویات کو جمع کیا گیا ہو۔

تعریف سے پتا چلتا ہے کہ اُجزاء کتب میں دو چیزوں میں سے کسی ایک کا اعتبار کیا جاتا ہے اور وہ دو چیزیں یہ ہیں۔

(۱)...... کسی ایک صحابی یا محدث کی مرویات کے مجموعہ کو جزء کہتے ہیں۔ مثال:

☆ جزء ما رواه ابو حنیفة عن الصحابة لابی معشر عبدالکریم الطبری رحمہ اللہ (ت ۱۷۸ھ)

☆ جزء الحسن بن عرفة العبدی رحمہ اللہ (ت ۲۵۷ھ)

مصنف: الحسن بن عرفة العبدی

تحقیق: عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی مکتبة دارالأقصی بالکویت

☆ الجزء فیه مسند عبدالله بن أبی أوفی

مصنف: ابو محمد یحیٰی بن محمد بن صاعد رحمہ اللہ (ت ۳۱۸ھ)

تحقیق: الشیخ سعد بن عبداللہ، آل حمید، مکتبة الرشد بالریاض، مجلد واحد

(۲)......کسی ایک خاص موضوع کے متعلقہ تمام روایات کے مجموعہ کو جزء کہتے ہیں۔ مثال

☆ جزء رفع الیدین فی الصلاة للامام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت ۲۵۶ھ) وبها مشه جلاء العینین للشیخ بدیع الدین الراشدی، مکتبۃ دارابن حزم۔ (مجلد واحد)

☆ جزء القرأة خلف الامام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت ۲۵۶ھ) مجلد واحد، مکتبة دارالکتب العلمیة

☆ جزء فیه طرق حدیث من کذب علی متعمدًا للامام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب الطبرانی رحمہ اللہ (ت ۳۶۰ھ)

تحقیق: الدکتور محمد بن حسن الغماری، مکتبة دارالبشائر الاسلامیة (مجلد واحد)

طریقۂ استخدام:......اجزاء کتب کو استعمال کرنے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جب مذکورہ دو چیزوں کے بارے میں آپ کو خبر ہو کہ جس صحابی کی روایت مجھے مطلوب ہے کیا کسی محدث نے اس کی مرویات کو مستقل جزء کی صورت میں تالیف کیا ہے، اگر تو

مستقل تالیف موجود ہو تو آپ اس صحابی کی مطلوبہ روایت پر اطلاع پا سکتے ہیں۔
اسی طرح اگر آپ جانتے ہیں کہ جس موضوع کے متعلقہ روایت مجھے مطلوب ہے اس پر متقدمین نے مستقل جزء لکھا ہے، اگر تو اس موضوع پر مستقل جزء موجود ہو تو اس کی طرف رجوع کرنے سے روایت با آسانی مل جائے گی۔ان شاء اللہ۔

(۲) كتب الترغيب و الترهيب

تعریف:......ایسی کتب حدیث جن میں ایسی روایات اکٹھی کی گئی ہوں جو کسی مطلوب حکم پر ترغیب دلانے کے بارے میں یا کسی ممنوع حکم سے ڈرانے کے بارے میں ہوں۔
اس انداز سے صرف چند کتب لکھی گئی ہیں۔ان کتب کے مؤلفین نے احادیث کو ذکر کرنے میں دو انداز اپنائے ہیں، بعض نے ترغیب و ترہیب کی روایات کو مستقل طور پر باسند ذکر کیا ہے اور بعض نے ترغیب و ترہیب کی روایات کو مختلف کتب حدیث سے نکال کر بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔اس قسم کی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں

(۱)"الترغيب و الترهيب" مصنف:الامام أبو حفص عمر بن أحمد المعروف بابن شاهين رحمه الله (ت ۳۸۵ھ)

اس کتاب میں مؤلف نے روایات کو باسند ذکر کیا ہے لیکن یہ کتاب کافی تلاش کرنے کے باوجود مجھے نہیں مل سکی۔

(۲)"كتاب الترغيب و الترهيب" مصنف:الامام الحافظ أبو القاسم اسماعيل بن محمد بن الفضل الجوزي رحمه الله الاصفهاني المعروف بِقوام السنة (ت ۵۲۵ھ) تحقيق:أيمن بن صالح بن شعبان ۳ مجلد طبعة: دار الحديث بالقاهرة

مؤلف نے اس کتاب میں روایات کو مستقل طور پر باسند ذکر کیا ہے اور غریب الفاظ کی وضاحت بھی بیان کی ہے۔

(۳)"الترغيب و الترهيب"

مصنف: الامام الحافظ عبدالعظیم بن عبد القوی المنذری رحمہ اللہ (ت ۶۵۶ھ)

تحقیق: العلامة المحدث محمد ناصر الدین الألبانی رحمہ اللہ (ت ۱۴۲۰ھ)

یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے، طبعة: مکتبة المعارف بالریاض کی مطبوع ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں بغیر اسانید کے روایات نقل کی ہیں لیکن روایت ذکر کرنے کے بعد اس کی تخریج اور مرتبہ بھی بیان کرتے ہیں۔

(۳) کتب الزهد و الفضائل و الآداب و الأخلاق

وہ کتب حدیث جن کے مؤلفین نے مذکورہ موضوعات میں سے کسی ایک موضوع کے متعلقہ تمام روایات کو جمع کر دیا ہو۔ مثال کے طور پر کتاب الزھد میں مؤلف ان تمام روایات کو بطور استقصاء جمع کرنے کی کوشش کرے جو زہد کے متعلقہ ہیں اور کتاب الأخلاق میں اخلاقیات کے متعلقہ اور کتاب الفضائل میں فضائل کے متعلقہ اسی طرح باقی کتب۔

طریقہ استخدام :...... جب باحث کو ایسی حدیث مطلوب ہو جو مذکورہ عناوین میں سے کسی سے تعلق رکھتی ہے تو ان عناوین پر لکھی گئی کتابوں کی طرف رجوع کرنے سے باحث با آسانی اس مطلوبہ روایت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

مثلاً: ایک حدیث جو زہد کے متعلقہ ہے تو اس حدیث کو ایسی کتب میں تلاش کرے جو زہد پر لکھی گئی ہیں اور اگر اس مطلوب حدیث کا تعلق فضائل سے ہے تو باحث ایسی کتب کی طرف رجوع کرے جو فضائل کے متعلقہ ہیں۔

چند مشہور کتب:

اس قسم کے متعلقہ بے شمار کتب ہیں اور متقدمین و متأخرین علماء نے بڑے اہتمام سے اس قسم پر کتب تصنیف کیں اور ابھی تک لکھی جا رہی ہیں لیکن ان میں سے چند مشہور کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) "کتاب الزھد" مؤلف: الامام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ (ت ۱۸۱ھ)

تحقیق: الشیخ حبیب الرحمٰن الاعظمی، مجلد واحد، طبعة: دار لکتب العلمیة

(۲) "کتاب الذکر والدعاء" مصنف: یعقوب بن ابراهیم الکوفی رحمہ اللہ (ت۱۸۲ھ)

(۳) "کتاب فضائل القرآن مصنف: الامام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ (ت۲۰۴ھ)

(۴) "کتاب الزهد" مصنف: الامام احمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ (ت۲۴۱ھ)

طبعة: دار الکتب العلمیة ، مجلد واحد

(۵) "فضائل الصحابة" مصنف: الامام احمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ (ت۲۴۱ھ)

مجلدین، تحقیق: الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس حفظہ اللہ۔

(۶) "کتاب ذم الغیبة" مصنف: ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید القرشی المعروف بابن

أبي الدنیا رحمہ اللہ (ت۲۸۱ھ)

تحقیق: الشیخ مصطفیٰ عبدالقادر عطا، طبعة: مؤسسة الکتب الثقافیة (بیروت)

(۷) "کتاب ذم الدنیا" مصنف: ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید

القرشی المعروف بابن أبی الدنیا رحمہ اللہ (ت۲۸۱ھ) طبعة: مؤسسة الکتب

الثقافیة (بیروت)

(۸) "کتاب ذم الحسد" مصنف: ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید القرشی المعروف

بابن أبي الدنیا رحمہ اللہ (ت۲۸۱ھ)

(۹) "اخلاق النبی ﷺ" مصنف: الامام عبداللہ بن محمد الاصبہانی رحمہ اللہ (ت۳۶۹ھ)

(۱۰) "کتاب فضائل الصحابه" مصنف: الامام ابونعیم الاصبہانی رحمہ اللہ (۴۳۰ھ)

(۱۱) "ریاض الصالحین"

مصنف: ابوزکریا یحییٰ بن شرف الدین النووی رحمہ اللہ (ت۶۷۶ھ)

(۴) کتب الأحکام

تعریف:...... وہ کتب حدیث جن میں احکام کی روایات کو ابواب فقہیہ کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہو اور وہ روایات مختلف امہات الکتب سے جمع کی گئی ہوں۔

کتب الأحکام بہت سی لکھی گئی ہیں بعض بڑی ہیں بعض متوسط اور بعض مختصر اور چھوٹی ہیں ان میں سے چند مشہور ومتداول مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)"الأحكام الكبرىٰ" مصنف: الامام ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن الاشبيلی رحمہ اللہ (ت۵۸۱ھ)

تحقیق: ابوعبداللہ حسین بن عکاشہ، (۵ مجلد) طبعة: مكتبة الرشد بالرياض

(۲)"الأحكام الوسطىٰ" مصنف: الامام ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن الاشبيلی رحمہ اللہ (ت۵۸۱ھ)

تحقیق: حمدی السلفی و صبحی السامرائی (۴ مجلد) طبعة: مكتبة الرشد بالرياض

(۳)"الأحكام الصغرىٰ" مصنف: الامام ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن الاشبيلی رحمہ اللہ (ت۵۸۱ھ)

تحقیق: أم محمد بنت احمد الهليس (مجلدین) مكتبة ابن تيميه بالقاهرة یہ کتاب صرف صحیح روایات پر مشتمل ہے۔

(۴)"الأحكام" مصنف: ابومحمد تقی الدین عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی رحمہ اللہ (ت۶۰۰ھ)

(۵)"عمدة الأحكام من كلام خير الأنام مما اتفق عليه الشيخان البخاری و مسلم" مصنف: ابومحمد تقی الدین عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی رحمہ اللہ (ت ۶۰۰ھ) اس کتاب کے تین محقق نسخے ہیں۔

الف: تحقیق: الشيخ محمود الأرناؤوط، طبعة: دارالثقافة العربية دمشق

ب: تحقیق: الشيخ ابو عمرو عبد الكريم بن أحمد الحجوری العمری، طبعة: دارالآثار صنعاء

ج: تحقیق: الشيخ ابو قتيبه نظر محمد الفاريابی، طبعة: دارطيبه بالرياض

(٦)"دلائل الأحكام من احاديث الرسول ﷺ"

مصنف: ابو المحاسن بهاء الدين یوسف بن رافع الحلبیؒ (ت٦٣٢ھ) مطبوع

(٧)"الأحکام الکبریٰ"

مصنف: مجد الدین عبدالسلام بن عبداللہ بن تیمیہ الحرانی ؒ (ت٦٥٣ھ)

(٨)"المنتقی من اخبار المصطفیٰ"

مصنف: مجد الدین عبدالسلام بن عبداللہ بن تیمیہ الحرانی ؒ (ت٦٥٣ھ)

(٩)"الامام فی معرفه احادیث الأحکام" مصنف: ابوالفتح تقی الدین محمد بن علی بن وهب المعروف بابن دقیق العیدؒ (ت٧٠٢ھ) تحقیق: الشیخ سعد بن عبداللہ آل حمید ﷾ (٤ مجلد) طبعه: دار المحقق

(١٠)"الالمام فی احادیث الأحکام" مصنف: ابوالفتح تقی الدین محمد بن علی بن وهب المعروف بابن دقیق العید ؒ (ت٧٠٢ھ)

(١١)"المحرر فی الحدیث" مصنف: الامام محمد بن احمد الجماعیلی الصالحی الشهیر بابن عبد الهادی ؒ (ت٧٤٤ھ) تحقیق: الشیخ عادل الهد با و محمد علوش، (مجلد واحد) طبعة: دارا لعطاء

(١٢)"بلوغ المرام من أدلة الأحکام"

مصنف: ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی ؒ (ت٨٥٢ھ)

اعتنٰی بهذا الکتاب کثیر من العلماء وله شروحات کثیرة۔ ولله الحمد

(٥) کتب موضوعات خاصة

تعریف:...... ایسی کتبِ حدیث جن میں ان کے مؤلفین نے ایک خاص موضوع کے متعلقہ روایات اکٹھی کی ہوں اور موضوع کے بارے اس کے تمام پہلوؤں پر مصنف روایات کو جمع کرنے کی کوشش کرے۔ اس قسم پر متقدمین و متأخرین نے بہت سی کتب لکھی ہیں جن میں چند مشہور مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ''کتاب الجہاد'' مؤلف: الامام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (ت ۱۸۱ھ)
جہاد پر سب سے پہلی لکھی جانے والی مستقل کتاب امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہی کی ہے۔

(۲) ''کتاب الفتن والملاحم''
مصنف: ابوعبداللہ نعیم بن حماد المروزی رحمہ اللہ (۲۲۸ھ)

(۳) ''کتاب الاخلاص'' مصنف: ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید القرشی المعروف بابن أبي الدنیا رحمہ اللہ (ت ۲۸۱ھ)
تحقیق: الشیخ ایاد خالد الطباع، (مجلد واحد)، طبعة: دار البشائر دمشق

(۴) ''التوکل علی اللہ'' مصنف: ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید القرشی المعروف بابن أبي الدنیا رحمہ اللہ (ت ۲۸۱ھ)
تحقیق: الشیخ مصطفی عبدالقادر عطا، (مجلد واحد) طبعة: مؤسسة الکتب الثقافیة

(۵) ''کتاب العزلہ'' مصنف: الامام ابوسلیمان حمد بن محمد الخطابی رحمہ اللہ (ت ۳۸۸ھ)
تحقیق: الشیخ یاسین محمد السوّاس، (مجلد واحد) طبعة: دار ابن کثیر (دمشق)

(٦) ''کتاب الأسماء والصفات''
مصنف: ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ (ت ۴۵۸ھ)
تحقیق: الشیخ عبداللہ بن محمد الحاشدی رحمہ اللہ (مجلدان) طبعة: مکتبہ السوادی

(۷) ''کتاب ذم الکلام''
مصنف: الامام ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الھروی رحمہ اللہ (ت ۴۸۱ھ)

(٦) کتب الفنون الأخری

تعریف:...... ایسی کتب جو مختلف فنون پر لکھی گئی ہوں مثلاً تفسیر، فقہ، تاریخ وغیرہ اور ان میں بہت سی احادیث بھی موجود ہوں۔

احادیث کے بیان کی ان کتب میں دوصورتیں ہیں:

۱: ان کتب کے مصنفین نے احادیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے کسی دوسری کتب سے احادیث نقل نہیں کیں۔

۲: ان کتب کے مصنفین نے احادیث کو دوسری کتب سے نقل کیا پھر ان اصل کتب کا حوالہ دے دیا۔

طریقہ استخدام :...... جب باحث کو کوئی ایسی روایت مطلوب ہو جس کا تعلق مذکورہ فنون میں سے کسی فن سے ہے تو اس حدیث کو متعلقہ فن کی کتب میں تلاش کیا جا سکتا ہے، پھر مذکورہ فن کی کتاب یا تو حدیث کو بطور اصل نقل کرے گی (یعنی باسند) یا پھر باحث کی رہنمائی کرے گی کہ یہ روایت آپ کو امہات الکتب میں کہاں کہاں ملے گی۔

اس قسم کے متعلقہ کتب درج ذیل ہیں:

(۱) "جامع البيان عن تأويل آي القرآن"

مصنف: الامام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ (ت ۳۱۰ھ)

تحقیق: الدكتور عبدالله بن عبدالمحسن التركي (۲۶ مجلد)،

طبعة: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع

امام طبری رحمہ اللہ نے اس تفسیر میں روایات اپنی سند سے بیان کی ہیں لہٰذا اس اعتبار سے یہ کتاب مرجع اصلی ہوگی۔

(۲) "تاريخ الرسل والملوك"

مصنف: الامام ابو جعفر محمد بن جرير الطبری رحمہ اللہ (ت ۳۱۰ھ)

تحقیق: الشيخ محمد ابوالفضل ابراهيم (۱۱ مجلد)، طبعة: دار المعارف بمصر

یہ کتاب بھی مرجع اصلی کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۳) "المغني في الفقه الحنبلي" مصنف: الامام ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد

بن قدامة المعروف ابن قدامة الحنبلی رحمہ اللہ (ت ٦٢٠ھ)

تحقیق: الدکتور عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی (١٥ مجلد)، طبعة: دار عالم الکتب (الریاض)

(٤) "المجموع شرح المہذب" (فقہ الشافعی) مصنف: ابوزکریا یحییٰ بن شرف الدین النووی رحمہ اللہ (ت ٦٧٦ھ)

تحقیق: الشیخ محمد نجیب المطیعی، (٢٣ مجلد)، مکتبة الارشاد (جدہ)

(٥) "تفسیر القرآن العظیم" مصنف: ابوالفداء عماد الدین اسماعیل بن کثیر رحمہ اللہ (ت ٧٧٤ھ)

تحقیق: مجموعہ من العلماء، ١٥ مجلد، طبعة: مؤسسة قرطبة (جیزہ)

(٦) "الدرالمنثور فی تفسیر الکتاب العزیز بالمأثور"

مؤلف: ابوبکر جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت ٩١١ھ)

(٧) کتب التخریج

ان سے مراد وہ کتب ہیں جن میں دوسری کتب کی احادیث کی تخریج کی گئی ہو تخریج پر بہت سی کتب لکھی گئیں ہیں جن کو ہم نے اس کتاب کے شروع میں تفصیل سے بیان کیا ہے، البتہ ان کتب میں سے چند مشہور اور اہم کو ہم دوبارہ یہاں بیان کر دیتے ہیں:

(١) "تخریج احادیث تفسیر الکشاف"

مصنف: الحافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی رحمہ اللہ (ت ٧٦٢ھ)

(٢) "نصب الرایہ فی تخریج أحادیث الہدایہ"

مصنف: الحافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی رحمہ اللہ (ت ٧٦٢ھ)

(٣) "المغنی عن حمل الاسفار"

مصنف: الحافظ زین الدین عبدالرحیم العراقی رحمہ اللہ (ت ٨٠٦ھ)

(٤) "التلخیص الحبیر"

مصنف: الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ)

(۵) "مناهل الصفا فی تخریج احادیث الشفا"

مصنف: الحافظ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)

(۶) "فلق الا صباح فی تخریج احادیث الصحاح"

مصنف: ابوبکر جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)

ان میں سے جو زیادہ فائدہ مند ہیں ان کا ہم دراسہ بیان کر دیتے ہیں تاکہ طلبہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

"نصب الرايه فی تخریج أحادیث الهداية"

مصنف: ابو محمد جمال الدین عبداللہ بن یوسف الحنفی الزیلعی رحمہ اللہ (ت ۷۶۲ھ)

کتاب کا موضوع: نصب الرایہ میں امام زیلعی رحمہ اللہ نے ان احادیث کی تخریج کی ہے جن کو العلامہ علی بن أبی بکر المرغینانی الحنفی رحمہ اللہ (ت ۵۹۳ھ) نے اپنی کتاب "الهداية فی الفقه الحنفی" میں بطور احتجاج و دلیل ذکر کیا ہے یہ کتاب فن تخریج میں ایک مرجع کی حیثیت رکھتی ہے حتی کہ جن علماء نے تخریج میں لکھا ہے انہوں نے امام زیلعی رحمہ اللہ کی اس کتاب سے بھر پور فائدہ حاصل کیا ہے۔

کتاب کا منہج:

☆......امام زیلعی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو اس کی اصل (الهدایه) کی طرح ابواب فقہیہ پر مرتب کیا ہے۔

☆......امام زیلعی رحمہ اللہ سب سے پہلے حدیث کی نص بیان کرتے ہیں جو صاحب ہدایہ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہوتی ہے، پھر جہاں تک ممکن ہو اس حدیث کو جن امہات الکتب کے مصنفین نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہو ان کو بیان کرتے ہیں اور حدیث کے تمام طرق بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔

☆......صاحب ہدایہ کی بیان کردہ حدیث کے ہم معنی جتنی بھی روایات ہوں ان کو

''احادیث الباب'' کے عنوان سے ذکر کرتے ہیں اور ان تمام روایات کے مخرج کو بھی بیان کرتے ہیں۔

☆......اگر مسئلہ مختلف فیہ ہو تو مذہب حنفی کے مخالفین کی روایات کو بھی بڑی تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور ان روایات کے مخرج کو بھی بیان کرتے ہیں اور ان روایات کو ''احادیث الخصوم'' کے عنوان سے تعبیر کرتے ہیں۔

کتاب کی خصوصیات:

1: حدیث کے تمام طرق کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔

2: حدیث کے متعلقہ جتنے بھی مصادر اصلیہ ہوں سب کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

3: حدیث کے متعلقہ جرح وتعدیل کے آئمہ کے اقوال تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

4: تمام مذاہب کے دلائل کا مجموعہ ہے اور جو جو روایات اہل مذہب کی دلیل بنتی ہیں اس کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

☆......یہ کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور پانچویں جلد فہارس پر مشتمل ہے۔

☆......الشیخ محمد عوّامہ کی تحقیق سے موجود ہے اور حاشیہ میں ''بغیة الألمعی فی تخریج الزیلعی'' کتاب بھی موجود ہے۔

☆......مؤسسة الریّان کی مطبوع ہے۔

"الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة"

مصنف: الامام الحافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ)

☆......یہ کتاب اصل میں نصب الرایہ کی تلخیص ہے۔

☆......ابتدائی طالب علم کے لیے انتہائی مفید ہے کیونکہ نصب الرایہ کی تفصیل کا سادہ اختصار ہے۔

☆......اس کتاب کی ترتیب اپنی اصل نصب الرایہ ہی کی طرح ہے۔

☆......جو باحث حدیث کے متعلقہ تمام طرق پر اطلاع پانا چاہتا ہے اور ان کی اسنادی

تفصیل چاہتا ہے اس کے لیے یہ کتاب نا کافی ہے۔

☆......احادیث کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا گیا ہے۔

☆......گویا کہ یوں سمجھیے:

اصل کتاب: "الهدايه فى الفقه الحنفى"

اصل کی تخریج: "نصب الرايه فى تخريج أحاديث الهداية"

تخریج کا اختصار: "الدراية فى تخريج احاديث الهداية"

☆......یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اور بیروت کی مطبوع ہے۔

☆......اس کتاب کی تصحیح وتعلیق الشیخ السید عبداللہ ہاشم الیمانی المدنی نے کی ہے۔

"التلخيص الحبير"

کتاب کا نام: اس کتاب کا اصل نام "كتاب التمييز فى تلخيص تخريج أحاديث شرح الوجيز" ہے اور اہل علم میں "التلخيص الحبير" کے نام سے مشہور ہے۔

مصنف: الامام الحافظ أبو الفضل احمد بن على بن حجر العسقلانى رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

کتاب کا موضوع:......امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ (ت ۵۰۵ھ) نے فقہ شافعی پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "الوجيز فى فقه الامام الشافعى رحمہ اللہ" ہے اس کتاب کی شرح امام ابو القاسم عبدالكريم بن محمد بن عبدالكريم الرافعى الشافعى رحمہ اللہ (ت۶۲۳ھ) نے لکھی جس کا نام "العزيز شرح الوجيز" رکھا لیکن وہ "الشرح الكبير للرافعى رحمہ اللہ" کے نام سے معروف ہے یہ شرح ۱۳ جلدوں پر مشتمل ہے اس شرح کی تخریج امام عمر بن على المعروف "ابن الملقن رحمہ اللہ" (ت۸۰۴ھ) نے لکھی جو دس جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کا نام ہے: 'البدر المنير فى تخريج الأحاديث والآثار الواقعة فى الشرح الكبير"

اس کتاب البدر المنیر کی تلخیص امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے کی جس کا نام "التلخیص الحبیر" ہے مزید تفصیل نقشے کے ذریعے یوں سمجھیے:

"الوجیز فی فقه الامام الشافعی للغزالی رحمہ اللہ" (ت۵۰۵ھ)

↓

"العزیز شرح الوجیز المعروف الشرح الکبیر للرافعی رحمہ اللہ"(ت۶۲۳ھ)

↓

"البدر المنیر (تخریج الشرح الکبیر)لابن الملقن رحمہ اللہ" (ت۸۰۴ھ)

↓

"التلخیص الحبیر (اختصار للبدر المنیر) لابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ" (ت۸۵۲ھ)

☆......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب کو اپنی کتاب الدرایہ کے اسلوب پر تصنیف کیا ہے۔

☆......اس کتاب میں احادیث کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا ہے۔

☆......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ شرح میں موجود نص کو ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کی سند اور متن میں جو علتیں وغیرہ ہوں ان علتوں کو اور نص کی تخریج کو بیان کرتے ہیں۔

☆......پھر اس نص کے متعلقہ متابعات وشواہد اور ان کا حکم بیان کرتے ہیں۔

☆......مخالف کی ادلۃ کو بیان کرتے ہیں پھر روایات کی صحت وضعف کے اعتبار سے راجح موقف بھی بیان کرتے ہیں۔

☆...... یہ کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے۔اور ساتویں جلد مختلف قسم کی فہارس پر مشتمل ہے۔

☆......اس کتاب کی تحقیق الدکتور محمد الثانی بن عمر بن موسی کی ہے۔

☆......یہ کتاب مکتبۃ أضواء السلف کی طبع شدہ ہے۔

"المغنی عن حمل الأسفار"

کتاب کا نام:...... "المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الأخبار"

مصنف: ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم العراقی رحمہ اللہ (ت۸۰۶ھ)

تحقیق و دراسة: أبومحمد أشرف بن عبدالمقصود، مجلدان

کتاب کا موضوع:...... یہ کتاب امام غزالی رحمہ اللہ (ت۵۰۵ھ) کی کتاب "احیاء علوم الدین" میں موجود روایات کی تخریج ہے، یہ تخریج امام عراقی رحمہ اللہ کی وسعت علمی اور علوم حدیث پر دسترس کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے جو اہل علم کے لیے بے حد مفید ہے۔

کتاب کا منہج:

☆...... اگر حدیث صحیحین یا ان میں سے کسی ایک میں موجود ہو تو حافظ عراقی رحمہ اللہ ان دونوں یا ایک کی طرف نسبت کرنے کو کافی سمجھتے ہیں۔

☆...... اور اگر حدیث صحیحین میں نہیں لیکن باقی کتب ستہ میں موجود ہے تو ان کی طرف نسبت کرتے ہیں اور کتب ستہ کے علاوہ کسی دوسرے مخرج کا ذکر نہیں کرتے اِلّا یہ کہ کوئی مزید فائدہ محسوس ہو۔

☆...... اگر حدیث کتب ستہ میں نہیں تو باقی کتب مشہورہ کا ذکر کر دیتے ہیں۔

☆...... اگر حدیث ایک باب میں مکرر آ جائے تو عموماً ایک مرتبہ اسکی تخریج ذکر کر دیتے ہیں اور کبھی کبھی کسی فائدہ کی بناء پر دوبارہ بھی ذکر کر دیتے ہیں اور کبھی بغیر کسی فائدہ کے صرف بھول کی بناء پر دوبارہ ذکر کر دیتے ہیں۔

☆...... اگر حدیث کسی دوسرے باب میں تکرار سے آ جائے تو تمام ابواب میں تخریج کر دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ تنبیہ بھی کر دیتے ہیں کہ اس کی تخریج گزر چکی ہے اور کبھی تنبیہ کرنا بھی بھول جاتے ہیں۔

☆...... تخریج کرتے وقت سب سے پہلے حدیث کا طرف ذکر کرتے ہیں پھر اس کے

صحابی کا نام اور اس حدیث کا مخرج بیان کرتے ہیں پھر اس کے صحیح، حسن یا ضعیف ہونے کا حکم بیان کرتے ہیں۔

☆......اگر اس حدیث کی کتب حدیث میں کوئی اصل نہ ہو تو فرماتے ہیں "لا اصل له" اور کبھی کبھی اپنی علمی تقصیر کا اعتراف کرتے ہوئے "لا اعرفه" بھی کہہ دیتے ہیں۔

مثال:...... حدیث ((خلق الله الماء طهوراً لا ينجسه شيء الا ما غيّر لونه أو طعمه او ريحه))

☆ اخرجه ابن ماجه من حديث أبي أمامة با سناد ضعيف

☆ وقد رواه بدون استثناءٍ ابو داود والنسائي و الترمذي من حديث أبي سعيد

☆ وصححه أبو داود وغيره

طبعة:مكتبه دار طبريّة (الرياض) الطبعة الاولى: ١٩٩٥م

(٨) الشروح الحديثية والتعليقات عليها

اس سے مراد وہ کتب ہیں جن کو ان کے مؤلفین نے کسی کتاب کی بطور شرح تصنیف کیا اور دوران شرح انہوں نے بہت سی احادیث پیش کیں اور ان احادیث کا مخرج بھی شرح میں بیان کر دیا، اس لیے علماء نے ان شروح کو بھی ایک اعتبار سے تخریج کے مصادر میں شمار کیا ہے۔

ان شروح میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "فتح الباري بشرح صحيح البخاري"

مصنف: الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلانيؒ (ت۸۵۲ھ)

(۲) "عمدة القاري شرح صحيح البخاري"

مصنف: بدرالدین محمود بن احمد العینی رحمہ اللہ (ت۸۵۵ھ)

(۳) "فتح القدير شرح الهداية"

مصنف: كمال الدين محمد بن عبدالواحد المعروف بابن الھمام الحنفی ﷫ (ت۸۶۱ھ)

(۴) "شرح الاحیاء" مصنف: الشیخ محمد مرتضی الزبیدی ﷫ (ت۱۲۰۵ھ)

وغیر ذالك من الشروح الی یومنا ھذا۔

التعلیقات علیھا: ......اس سے مراد وہ تعلیقات وحواشی ہیں جن کو متقدمین و متاخرین جہابذہ علماء نے مختلف کتب احادیث پر قلم بند کیا، جبکہ ان کتب میں موجود احادیث کا مخرج معلوم نہ تھا۔

وہ جہابذہ علماء جن کی تعلیقات مختلف کتب احادیث پر موجود ہیں اُن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱: الامام جلال الدین السیوطی ﷫ (ت۹۱۱ھ) الحواشی علی بعض الکتب

۲: ابو الحسن محمد بن عبدالھادی السندی ﷫ (ت۱۱۳۶ھ) له حواشی علی بعض السنن

۳: الشیخ العلامة شرف الحق العظیم آبادی ﷫ (ت۱۳۲۶ھ)

۴: الشیخ شمس الحق العظیم آبادی ﷫ (ت۱۳۲۹ھ)

۵: الشیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی ﷫ (ت۱۳۲۷ھ)

۶: الشیخ محمد فواد عبدالباقی ﷫ (ت۱۳۸۲ھ)

۷: الشیخ محمد عطاء اللہ حنیف الفوجیانی ﷫ (ت۱۴۰۹ھ)

۸: الشیخ محمد ناصر الدین الالبانی ﷫ (ت۱۴۲۰ھ)

۹: الشیخ احمد شاکر ﷫

۱۰: الشیخ محمود شاکر ﷫

تخریج کا پانچواں طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

پانچواں طریقہ: حدیث کی سندی اور متنی حالت دیکھ کر تخریج کرنا

حدیث کی تخریج کے لیے یہ طریقہ اس وقت استعمال ہوگا جب ہم سند یا متن میں کوئی ایسی خاص صفت یا حالت پائیں جو اس روایت کو دوسری روایات سے علیحدہ کر دے اور یہ حالت یا صفت کبھی سند اور متن دونوں میں موجود ہوتی ہے یا صرف سند میں یا صرف متن میں ،لہٰذا اس اعتبار سے اس طریقہ میں تین بڑی اقسام بنتی ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) أحوال السند (۲)أحوال المتن (۳)أحوال السند والمتن

القسم الأول: أحوال السند

سند میں کبھی ایسے حالات رونما ہوتے ہیں جن کی بناء پر وہ سند دوسری اسانید کی نسبت امتیازی حیثیت حاصل کر لیتی ہے اور بسا اوقات سند میں ایسے بھی حالات رونما ہوتے ہیں جن کی بناء پر سند دوسری اسانید کی نسبت درجہ میں کم ہو جاتی ہے۔

سند میں رونما ہونے والے حالات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)......سند میں ایسا راوی پایا جائے جو باپ ہو اور اپنے بیٹے سے روایت بیان کر رہا ہو:

ایسی صورت میں مختصر طریقہ یہ ہے کہ اس روایت کو ایسی کتب میں دیکھا جائے کہ جس میں ایسی روایات اکٹھی کی گئی ہوں جن کی اسانید میں باپ اپنے بیٹے سے روایت کر رہا ہو۔

جیسے حدیث "رواه العباس بن عبدالمطلب عن ابنه الفضل أن رسول

اللہ ﷺ جمع بین الصلاتین بالمزدلفۃ ۔" ❶

کتاب "روایۃ الآباء عن الأبناء"

مصنف: الامام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ)

(۲)......سند میں تسلسل کا پایا جانا یعنی سند مسلسلات میں سے ہو:

ایسی صورت میں اس روایت کی تخریج کے لیے ایسی کتب کی طرف رجوع کرنا چاہیے جن میں روایات مسلسلہ جمع کی گئی ہوں۔ جیسے

(۱) "المسلسلات الکبری" مؤلف: الامام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)

اس کتاب میں تقریباً ۸۵ روایات جمع کی گئی ہیں جن کا تعلق المسلسلات سے ہے۔

فائدہ: ...... المسلسل سے مراد یہ ہے کہ سند کے تمام رجال میں کسی فعل یا صفت کا تسلسل پایا جائے جیسے حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے کہ "أن النبی ﷺ قال لہ یا معاذ انی أحبك فقل فی دبر کل صلاۃ: اللھم أعنی علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك" ❷ اس روایت کو بیان کرنے میں ہر راوی اپنے شاگرد سے یہی کہتا تھا: "یا فلان أنی أحبك فقل ۔"

(۲) "المناھل السلسلۃ فی الاحادیث المسلسلۃ"

مصنف: الامام محمد بن عبدالباقی الأیوبی رحمہ اللہ (ت ۱۳۶۴ھ)

اس کتاب میں مؤلف نے ۲۱۲ روایات ایسی جمع کی ہیں جن میں تسلسل پایا گیا ہے۔

(۳) "العُجالۃ فی الأحادیث المسلسلۃ"

مصنف: ابوالفیض محمد یاسین بن محمد عیسی القادانی

---

❶ الایماء الی زوائد الأمالی والأجزاء، رقم الحدیث: ٤٩٣٧ ، فی مسند الفضل بن عباس وأطراف الغرائب والافراد للدارقطنی ، مؤلف: ابو الفضل محمد بن طاھر المقدسی ، رقم الحدیث: ٤٢١٥

❷ السنن الکبری للنسائی ، باب نوع آخر من الدعاء ٥٠٦ ، رقم الحدیث: ١٢٢٧۔

اس کتاب میں ۱۱۳ روایات اکٹھی کی گئی ہیں جو مسلسل ہیں۔ طبعة دار البصائر

(۳)...... جب روایت کی سند میں ارسال پایا جائے:

ایسی صورت میں ان کتب کی طرف رجوع کیا جائے گا جو مراسیل پر لکھی گئی ہیں تاکہ مطلوبہ روایت تک جلدی رسائی ہو سکے۔

فائدہ: ......مرسل اس روایت کو کہتے ہیں جس میں تابعی، صحابی کا واسطہ چھوڑ کر براہ راست نبی علیہ السلام سے بیان کرے۔

مراسیل پر لکھی جانے والی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "کتاب المراسیل"

مصنف: الامام ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ (ت ۲۷۵ھ)

تحقیق: الدکتور عبداللہ بن مساعد بن حضران، طبعة: دار الصمیعی مجلد واحد، مرتب علی الأبواب۔

(۲) "المراسیل" مصنف: الامام عبدالرحمٰن بن محمد المعروف بابن أبي حاتم الرازی رحمہ اللہ (ت ۳۲۷ھ)، مرتب علی أسماء الرواة .

(۳) "جامع التحصیل لأحکام المراسیل"

مصنف: الامام ابوسعید خلیل العلائی (ت ۷۶۱ھ) مرتب علی اسماء الرواة۔

(۴) "تحفة التحصیل فی ذکر رواة المراسیل"

مصنف: ولی الدین ابی زرعة الرازی مرتب علی أسماء الرواة۔

(۴)...... جب سند میں کوئی ضعیف راوی ہو:

ایسی صورت میں ان کتب کی طرف رجوع کیا جائے گا جو ضعفاء و متکلم فیهم رواة پر لکھی گئی ہیں، وہ کتب جو اس موضوع پر لکھی گئیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "کتاب الضعفاء" مصنف: الامام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی رحمہ اللہ (ت ۳۲۲ھ) تحقیق: الشیخ حمدی بن عبدالحمید السلفی، طبعة: دار الصمیعی ، (۴ مجلد)

(۲)"الکامل فی ضعفاء الرجال"

مصنف: الامام ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (ت ۳۶۵ھ)

تحقیق: عادل أحمد عبدالموجود وعلی محمد معوّض من علماء مصر طبعة: دارلکتب العلمیہ، (۹ مجلد)

(۳)" میزان الاعتدال فی نقد الرجال"

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد الذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)

تحقیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود والشیخ علی محمد معوض، طبعة: دارلکتب العلمیہ، (۷ مجلد)

وله ذیل للامام عبدالرحیم بن الحسین العراقی رحمہ اللہ (ت ۸۰۶ھ)

القسم الثانی: أحوال المتن

متن میں بھی کبھی ایسے حالات رونما ہوتے ہیں جن کی بناء پر وہ متن دوسرے متون کی نسبت نمایاں حیثیت حاصل کر لیتا ہے، جو حالات متن میں رونما ہوتے ہیں ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... جب حدیث کے متن میں اس متن کے من گھڑت ہونے کی علامت پائی جائے:

متن کے من گھڑت ہونے کو مختلف طریقوں سے پہچانا جاتا ہے مثال کے طور پر ظاہری الفاظ کی کمزوری اور ڈھیلے پن کی بناء پر یا پھر معنی کی خرابی کی بناء پر یا پھر قرآن کریم کی نصوص صریحہ کے مخالف ہونے کی بناء پر۔

جب ہمیں کسی روایت میں علامت وضع مل جائے اور ہمیں پہچان حاصل ہو جائے کہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے تو ایسی روایت کی تخریج کے لیے سب سے مختصر طریقہ یہ ہے کہ ہم ایسی کتب میں اس روایت کو دیکھیں جو موضوع اور من گھڑت روایات پر لکھی گئی ہیں، تو ہمیں یہ روایت بھی مل جائے گی، نیز اسکی تخریج اور اس پر اہل علم کا جو کلام ہوگا اس کا

بھی پتا چل جائے گا۔لیکن یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ موضوع روایات پر لکھی جانے والی کتب دو طرح کی ہیں:

ا:...... بعض کتب میں روایات حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہیں۔۲۔بعض کتب میں روایات ابواب فقہیہ پر مرتب ہیں۔

پہلی قسم کی کتاب:"المصنوع فی معرفة حديث الموضوع"

مصنف:الشیخ علی القاری الھروی رحمہ اللہ (ت۱۰۱۴ھ)

یہ کتاب الموضوعات الصغری کے نام سے مشہور ہے۔

تحقیق:الشیخ عبدالفتاح ابوغدہ،طبعة:مکتب المطبوعات الاسلامیة۔

دوسری قسم کی کتب:......(۱)"الاباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير"

مصنف:الحافظ ابوعبداللہ الحسین بن ابراھیم الجورقانی رحمہ اللہ (ت۵۴۳ھ)،

طبعة:دار ابن حزم

(۲)"الموضوعات" مصنف:ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن جعفر الجوزی رحمہ اللہ (ت۵۹۷ھ)

تحقیق:الدکتور نورالدین بن شکری، طبعة:أضواء السلف۔

(۳)"تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة"

مؤلف:ابوالحسن علی بن محمد بن عراق الکنانی رحمہ اللہ (ت۹۶۳ھ)

تصحيح و تعليق:الشیخ عبداللہ بن محمد بن الصدیق الغماری مطبوع بمصر۔

(۲)...... جب روایت احادیث قدسیہ میں سے ہو:

اگر مطلوبہ روایت احادیث قدسیہ میں سے ہو تو ایسی صورت میں بجائے مطولات و أمهات الكتب کے تلاش کرنے کے احادیث قدسیہ پر منفرد طور پر لکھی جانے والی کتابوں کی طرف رجوع کرنے سے مطلوبہ روایت مل جائے گی۔

فائدہ: ......حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی

سے کوئی بات بیان کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں۔

احادیث قدسیہ پر لکھی جانے والی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)"مشكوة الأنوار فى ما روى عن الله سبحانه وتعالى من الأخبار" مصنف: الشیخ محی الدین محمد بن علی بن عربی الاندلسی رحمہ اللہ (ت ۶۳۸ھ)

اس کتاب میں مصنف نے ۱۰۱ احادیث قدسیہ اکٹھی کی ہیں اور باسند روایات ذکر کی ہیں۔

(۲)"الاتحافات السنيّة بالأحاديث القدسية"

مصنف: الشیخ عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت ۱۰۳۱ھ)

اس کتاب میں مصنف نے ۲۷۲ روایات اکٹھی کی ہیں لیکن ان کو بغیر اسانید کے حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔

القسم الثالث: احوال السند والمتن معاً:

حدیث کے متعلقہ کچھ ایسے احوال ہیں جن کا تعلق سند اور متن دونوں کے ساتھ ہوتا ہے کبھی یہ احوال وصفات سند میں ہوتے ہیں تو کبھی متن میں، مثال کے طور پر علت کا پایا جانا یا ابہام، قلب وغیرہ کا پایا جانا۔

(۱) علت کا پایا جانا:...... چند جہابذہ علماء نے ایسی کتب تصنیف کی ہیں جن میں انہوں نے معلول روایات کو اکٹھا کیا، ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)"علل الحديث"

مصنف: ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد الرازی المعروف بابن ابی حاتم رحمہ اللہ (ت ۳۲۷ھ)

تحقیق: مجموعة من الباحثين تحت أشراف الشيخ سعد بن عبدالله آل حميّد، (۷ مجلد)۔

یہ کتاب ابواب فقہیہ پر مرتب ہے، ہر باب کے تحت مؤلف نے معلول روایات نقل کی ہیں اور پھر ان کی علتوں کو بڑے احسن انداز سے مرتب کیا ہے۔

(۲)"العلل" مصنف: الامام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ (ت ۳۸۵ھ)

تحقیق: الدکتور محفوظ الرحمٰن بن زین اللہ السّلفی رحمہ اللہ، طبعة: دار طیبه، (۱۶ مجلد)
الشیخ محفوظ الرحمٰن رحمہ اللہ اس کو مکمل نہ کر سکے بلکہ پہلی صرف گیارہ جلدیں ان کی تحقیق شدہ ہیں باقی حصہ الشیخ محمد بن صالح الد باسی نے مکمل کیا۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو صحابہ کی مسانید پر مرتب کیا ہے اور صحابی کی مسند میں اس کی معلول روایات نقل کی ہیں، انہوں نے روایات کی علل کو ایسے احسن انداز سے بیان کیا ہے کہ متقدمین میں اس کی نظیر نہیں ملتی اور یہ کتاب امام دارقطنی کی وسعت علمی کا ایک شاہکار ہے، اللہ ان پر رحمت فرمائے، (آمین)

(۲)...... وہ کتب جن میں ابہام والی روایات اکٹھی کی گئی ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "الاسماء المبهمة فی الأنباء المحكمة"

مصنف: الامام احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ)

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ان روایات کو جمع کیا ہے جن میں مبہم اسماء وارد ہوئے ہیں پھر ان روایات کے دوسرے طرق پیش کیے ہیں جن میں ان اسماء کی وضاحت تھی اور یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے مبہم اسماء پر مرتب ہے۔

تحقیق: الدکتور عز الدین علی طبعة: مکتبة الخانجی با لقاهرة۔

(۲) "المستفاد من مبهمات المتن والاسناد"

مصنف: ابوزرعة احمد بن عبدالرحیم العراقی رحمہ اللہ (ت ۸۲۶ھ)

اس کتاب میں روایات کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا گیا ہے اور یہ کتاب اس باب میں سب سے زیادہ جامع اور فائدہ مند ہے۔
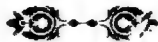
تخریج کا چھٹا طریقہ اور اس میں استعمال ہونے والے موسوعات

چھٹا طریقہ: کمپیوٹر کے ذریعے سے تخریج کرنا

دنیوی ترقی کے میدان میں کمپیوٹر عصر حاضر کے وسائل میں سے ایک اہم اور بنیادی ذریعہ ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں ایک بنیادی ضرورت بن چکا ہے، حتی کہ یوں نظر آتا ہے کہ دنیا کے روز مرہ کا نظام اس کے بغیر ممکن نہیں اگر ممکن ہے تو بہت ادھورا ہے اور اس چیز کی بنیادی وجہ اس کے تیز ترین نتائج وثمرات ہیں۔

لہٰذا جہاں اور بہت سے معاملات میں اس کے استخدام سے بہتر نتائج وفوائد حاصل ہو رہے ہیں اسی طرح علم کی دنیا میں بھی اس کی گرانقدر خدمات ہیں، سالوں کے معاملات مہینوں میں اور مہینوں کے کام دنوں میں سرانجام دیے جا رہے ہیں، اس لیے عصر حاضر کے علماء اس حیرت انگیز نعمت سے بھرپور فائدہ حاصل کر رہے ہیں اس کی چند بنیادی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

۱: اس میں ہزاروں لاکھوں معلومات محفوظ کی جا سکتی ہیں۔

۲: سینکڑوں معلومات کو چند منٹوں میں حاصل کرنا ممکن ہے۔

۳: بہت جلدی نتائج تک پہنچنا ممکن ہے۔

۴: روز بروز اس میں اضافہ اور ترقی کے مواقع ممکن ہیں۔

یہ وہ چند وجوہات ہیں جن کی بناء پر کمپیوٹر زندگی کے ہر معاملے میں بڑی تیزی سے پیش قدمی کر رہا ہے، اسی طرح کتب احادیث کو محفوظ کرنے، ان کو مختلف زاویوں سے تلاش

کرنے اور اس پر مختلف قسم کے نتائج مرتب کرنے کا کام اس سے لیا جا رہا ہے، خصوصاً فن تخریج میں اس کا استخدام مختلف موسوعات و برامج کے ذریعے کیا جا رہا ہے، اسی لیے علمائے فن نے طرق تخریج میں ایک چھٹا طریقہ ''کمپیوٹر کے ذریعے سے تخریج کرنا'' بھی شامل کیا ہے۔

اور مختلف شرکات (کمپنیوں) نے ایسے موسوعات و برامج متعارف کروائے ہیں جن کے ذریعے مندرجہ ذیل فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں:

۱: کسی حدیث کو چند سیکنڈوں میں تلاش کرنا۔

۲: ایک حدیث کے متعلقہ تمام معلومات حاصل کرنا۔

۳: یہ برامج آپ کو ایسی معلومات فراہم کر سکتے ہیں جو آپ کسی بڑے کتب خانہ میں بیٹھ کر بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

۴: آپ ان برامج کے ذریعے علوم حدیث کے مختلف طریقوں کے ذریعے بحث کر سکتے ہیں۔

۵: سب سے بڑی بات یہ کہ نتائج کا حصول انتہائی جلدی اور تیزی سے ممکن ہے۔

چند مشہور موسوعات

اس وقت جو بڑی بڑی کمپنیاں حدیث، علوم حدیث اور فنون پر کام کر رہی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱: موسوعة الحديث الشريف شركة صخر لبرامج الحاسب الآلي۔

۲: الموسوعة الذهبية مركز التراث لأبحاث الحاسب الآلي في الأردن۔

۳: موسوعة مكتبة الحديث الشريف شركة العريس في لبنان ۔

۴: المكتبة الشاملة۔

اصدارها من جهة الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام و المسجد النبوي ومؤسسة عبدالعزيز بن باز الخيرية

۵: جوامع الکلم۔

اصدارها من جهة وزارة الأوقاف الاسلامية القطرية (دولة قطر)

واسلام ويب والادارة العامة للأوقاف

"هناك برامج أخرى لا تُعَد لكن التى ذكرتها هى أوسعها وأكبرها

من جهة شبكة الانترنت فتجد هناك برامج لقراءة الكتب وللبحث و

لتنزيلها لديك۔واللہ ولى التوفيق۔"

اسانید کا دراسہ اور اس میں استعمال ہونے والی کتب

دراسة الاسانید

دراسة الاسانید یہ دو کلموں کا مجموعہ ہے یعنی دراسة اور الاسانید۔

الـــدراسة: ...... دراسۃ سے مراد ہے سند کے رجال کے احوال اور تراجم کو دیکھنا اور ان میں سے قوی وضعیف کی پہچان حاصل کرنا۔

- ہر راوی میں قوت وضعف کے اسباب تفصیل سے جاننا۔
- سند میں اتصال وانقطاع کو معلوم کرنا۔

کسی بھی حدیث کے دراسہ میں پانچ مراحل کو جاننا انتہائی ضروری ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا مرحلہ: ...... سند حدیث کو دیکھنا اور مرفوع وموقوف کو الگ کرنا۔

دوسرا مرحلہ: ...... مطلوبہ حدیث کی تمام اسانید وطرق کو تلاش اور جمع کرنا۔

تیسرا مرحلہ: ...... اصل سند کے تمام رجال پر تفصیلی معلومات حاصل کرنا۔

چوتھا مرحلہ: ...... حدیث کے تمام متابعات وشواہد کو اکٹھا کرنا۔

پانچواں مرحلہ: ...... حدیث کے تمام طرق اور اس کے متابعات وشواہد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس حدیث پر کلی حکم لگانا۔

الاسانید: لفظ ''اسانید'' اسناد کی جمع ہے اور اسناد اور سند دونوں ایک چیز ہیں۔

سند کے لغوی معنیٰ ہیں ''الـمعتمد'' یعنی جس چیز پر اعتماد کیا گیا ہو (قابل اعتماد چیز) اور سند کو سند اسی لیے کہتے ہیں کہ متن کا اعتماد سند پر ہوتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: ''سـلسلة الرجال الموصلة للمتن'' یعنی رجال کی وہ کڑی جو

متن تک پہنچتی ہے۔

حدیث کے اجزاء: ہر حدیث دو اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے:

(۱) السند (۲) المتن

سند کی تعریف پیچھے گزر چکی ہے جو حدیث کا پہلا جزء ہے اور دوسرا جزء متن ہے۔

المتن کے لغوی معنیٰ: متن کے لغت میں معنیٰ یہ ہیں "ما صلب وارتفع من الارض" وہ چیز جو مضبوط ہو اور سطح زمین سے قدرے ابھری ہوئی اور بلند ہو اور متن کو متن اس لیے کہتے ہیں کہ حدیث کے دونوں اجزاء میں سے یہ حصہ قدرے نمایاں اور بلند ہوتا ہے۔

اصطلاحی تعریف:...... "ما ینتھی الیہ السند من الکلام" یعنی کلام کا وہ حصہ جہاں سند کی انتہا ہو رہی ہو اسے متن کہتے ہیں۔

مثال:...... اخرج البخاری من طریق مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول ﷺ قال: ((اذا استیقظ احدکم من منامه فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلھا ثلاثا فانه لا یدری این باتت یدہ))

پس اس حدیث کے دو بڑے حصے ہیں، ایک وہ حصہ جس کی ابتداء امام بخاری رحمہ اللہ سے ہو رہی ہے اور انتہاء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر، اس حصے کو سند کہتے ہیں۔

دوسرا وہ حصہ جس کی ابتداء رسول اللہ ﷺ کے الفاظ "اذا استیقظ...... الخ یعنی نص حدیث سے ہو رہی ہے اس کو متن کہتے ہیں۔

سند کی اہمیت:

سند کا احادیث کے قبول ورد میں بڑا اہم کردار ہے، حتی کہ سند اس امت محمدیہ کے بنیادی خصائص میں سے ہے،

حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ (ت ۶۴۳ھ) فرماتے ہیں:

"الاسناد خصیصة فاضلة من خصائص ھذہ الامة وسنة بالغة

من السنن المؤكدة"❶

''اسناد اس امت کے خصائص میں سے ایک زائد (جو دوسروں کونہیں دیا گیا) خاصہ ہے اور اللہ کے مؤکدہ طرق میں سے ایک انتہاء کو پہنچا ہوا طریقہ ہے''

حضرت عبدان بن عثمان المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو سنا، وہ فرمارہے تھے کہ

"الاسناد من الدين ولو لا الاسناد لقال من شآء ما شآء."❷

''اسناد دین کا حصہ ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا (دین میں) کہہ دیتا۔''

اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الاسناد سلاح المؤمن اذا لم يكن معه سلاح فباى شيىء يقاتل."❸

''اسناد مومن کا ہتھیار ہے اور جب اس کے پاس ہتھیار ہی نہیں تو کس چیز سے قتال کرے گا۔''

اور امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ان هذا العلم دين فانظرو ا عمن تاخذون دينكم."❹

''یقیناً یہ علم دین ہے لہٰذا تم دیکھو کس سے اپنا دین اخذ کر رہے ہو''

اور امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ ایک دن ہمیں امام زہری رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی تو میں نے کہا: محترم! بغیر سند

---

❶ علوم الحدیث لابن الصلاح رحمہ اللہ ، ص:۲۱۵۔

❷ مقدمه صحيح مسلم(۱/ ۱۲).

❸ شرح علل الترمذی رحمہ اللہ (۱/ ۳۶۰)۔

❹ مقدمه صحيح مسلم(۱/ ۱۳)۔

کے بیان کر دیجیے، تو امام زہری رحمہ اللہ فرمانے لگے:

"اترقی السطح بلا سلم" کیا تم بغیر سیڑھی کے چھت پر چڑھنا چاہتے ہو۔ ❶

ان کی مراد تھی کہ جیسے بغیر سیڑھی چھت پر چڑھنا محال اور احمقانہ حرکت ہے اسی طرح احادیث کو بغیر اسناد کے قبول کر لینا محال اور احمقانہ حرکت ہے۔

اور امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ماذهب العلم الا بذهاب الاسناد." ❷

یعنی ''علم ختم نہ ہوگا مگر سند کے ختم ہونے سے۔''

یعنی علم کا وجود سند کے وجود کے ساتھ ہے اور جب سند ہی نہ رہی تو علم بھی نہیں رہے گا۔

ان تمام آثار سے پتا چلتا ہے کہ ہمارے اسلاف سند کا کس قدر اہتمام کرتے تھے حتی کہ سند کو دین قرار دیا اور وہ اس طرح کہ اگر سند ٹھیک ہوگی تو روایت اپنی بقیہ شروط کے ساتھ قابل قبول ہوگی اور اس روایت سے حلت وحرمت کے احکام مرتب کیے جائیں گے اور دین کے بقیہ معاملات اسی پر مرتب ہوں گے۔

اہتمام سند کے فوائد:

۱: سند کا اہتمام کرنے سے حدیث میں وضع اور روایات گھڑنے کا احتمال ختم ہو جائے گا۔

۲: محققین اہل علم اسناد کے دراسہ سے احادیث پر حکم لگانے کی استطاعت رکھ سکیں گے اور جب اسناد ہی نہ ہو تو حکم کیسے ممکن ہے؟

۳: سند کے وجود سے کتاب وسنت کی موضوع روایات سے حفاظت رہے گی اور غلط اور فاسد عقائد ونظریات کے لوگوں سے بچاؤ ممکن ہوگا۔

سند کے اتصال وانقطاع کی پہچان:

سند کے رجال کے درمیان اتصال یا انقطاع جاننے کے لیے مختلف مراحل ہیں، جو

---

❶ جامع التحصيل بأحكام المراسيل للعلائي رحمہ اللہ، ص:۵۹۔

❷ التمهيد لابن عبدالبر رحمہ اللہ (۱/ ۱۵)۔

مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا مرحلہ:

سب سے پہلے ان مصنفات کو دیکھا جائے گا جو راوی کا ترجمہ بھی بیان کرتی ہیں اور اس راوی کی حدیث کی تخریج بھی کرتی ہیں کہ اس کی حدیث کن کن امہات الکتب میں موجود ہے۔

لہٰذا اس پہلے مرحلے میں سند کے اتصال وانقطاع کے دراسہ کے لیے ہم دو کتابوں سے مدد لیں گے:

(۱) "تهذيب الكمال"

مصنف: ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن المزی رحمہ اللہ (ت ۷۴۲ھ)

(۲) "تهذيب التهذيب"

مصنف: ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

ان دونوں کتابوں کا استخدام اس وقت کیا جائے گا جب مطلوبہ حدیث کتب ستہ کی روایات میں سے ہوگی، چنانچہ سب سے پہلے تهذيب الكمال میں دیکھا جائے گا، جہاں مطلوب راوی کے مشائخ وتلامذہ کا تفصیل سے ذکر ہوگا اور ساتھ یہ بھی مذکور ہوگا کہ کتب ستہ میں اس کی روایت کہاں ہے۔

☆......اگر راوی کی روایت اپنے شیخ سے صحیحین یا ان میں سے کسی ایک میں ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں میں اتصال ہے اور اگر صحیحین میں روایت نہیں ہے اور نہ ہی تهذيب الكمال میں کوئی ایسی دلیل ہو جو اتصال وانقطاع پر دلالت کرتی ہو تو اس وقت تهذيب التهذيب کو دیکھا جائے گا کیونکہ اکثر طور پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ایسے دلائل و قرائن، تهذيب الكمال سے ہٹ کر بیان کر دیتے ہیں جو اتصال و انقطاع پر واضح دلیل ہوتے ہیں۔

مثال:......رواية الاسود بن يزيد النخعي، عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ

جب اسود بن یزید کا ترجمہ تهذيب الكمال میں دیکھا تو وہاں مندرجہ ذیل عبارت

درج ملے گی:

روی عن: بلال بن رباح (س)، وحذیفة بن یمان (خ، س) وسلمان الفارسی وعبدالله بن مسعود (ع)

تو پتا چلا کہ اسود بن یزید کی روایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کتب ستہ میں ہے اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ شیخین نے اس کی روایت کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قبول کیا ہے۔

اور اگر مطلوب راوی کتب ستہ کے رجال میں سے نہیں ہے تو اس کا ترجمہ دوسری کتب الرجال میں دیکھیں گے، تا کہ دیکھا جائے کہ راوی کا سماع اپنے شیخین سے ممکن ہے یا نہیں اور جرح وتعدیل کے لحاظ سے اس راوی کا کیا حکم ہے؟

وہ کتب جو اس بارے میں باحث کے لیے فائدہ مند ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "الجرح والتعدیل"

مصنف: الامام ابومحمد عبدالرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (ت ۳۲۷ھ)

(۲) "التاریخ الکبیر" مصنف: الامام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت ۲۵۶ھ)

(۳) "الثقات" مصنف: الامام ابوحاتم محمد بن حبان البستی رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ)

(۴) "میزان الاعتدال"

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد الذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)

(۵) "لسان المیزان"

مصنف: الامام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

(۶) "المجروحین" مصنف: الامام ابوحاتم محمد بن حبان البستی رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ)

(۷) "الکامل فی الضعفاء"

مصنف: الامام ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (ت ۳۶۵ھ)

(۸) "الضعفاء"

مصنف: الامام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی رحمہ اللہ (ت ۳۲۲ھ)

(۹) "تعجيل المنفعة"

مصنف: الامام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

دوسرا مرحلہ:

سند کے اتصال و انقطاع کے تحقق کیلئے دوسرا مرحلہ کتب المراسیل کی طرف رجوع کرنا ہے تا کہ معلوم ہو کہ آخری راوی صحابی ہے یا تابعی؟ اس پہچان کے حاصل ہونے سے روایت پر موصول یا موقوف ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

مرسل روایات پر لکھی جانے والی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "المراسيل"

مصنف: الامام عبدالرحمٰن بن محمد المعروف بابن أبي حاتم الرازی رحمہ اللہ (ت ۳۲۷ھ)

یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے اسماء الرواۃ پر مرتب ہے۔

(۲) "كتاب المراسيل"

مصنف: امام ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ (ت ۲۷۵ھ)

یہ کتاب أبواب فقهيه پر مرتب ہے۔

(۳) "جامع التحصيل في أحكام المراسيل"

مصنف: الامام ابوسعید خلیل العلائی رحمہ اللہ (ت ۷۶۱ھ)

یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے اسماء الرواۃ پر مرتب ہے۔

(۴) "تحفة التحصيل في ذكر رواة المراسيل" مؤلف: الامام ولی الدین احمد بن عبدالرحیم أبوزرعۃ العراقی رحمہ اللہ (ت ۸۲۶ھ)

یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے اسماء الرواۃ پر مرتب ہے۔ تعلیق: الشیخ عبداللہ نوارة طبعة: مكتبة الرشد (الرياض)

مثال: ....قال أبو داود السجستاني [illegible] موسى بن اسماعيل حدثنا الوليد بن مسلم، أخبرنا الوليد [illegible] سليمان بن أبي السائب عن

طلحة بن أبی قنان أن النبی ﷺ كان اذا أراد أن یبول فأتی عزازا من الأرض أخذ عودًا فنكت به حتی یثری ثم یبول"

امام ابوداود نے اس روایت کو اپنی کتاب المراسیل میں کتاب الطهارة میں بیان کیا ہے اس روایت میں طلحة بن أبی قنان اس کا صحابی ہونا ثابت نہیں اس لیے اس کی روایت مرسل کا حکم رکھتی ہے۔

تیسرا مرحلہ:

روایت کے اتصال و انقطاع میں تثبّت پیدا کرنے کے لیے تیسرا مرحلہ ان کتابوں کو دیکھنا ہے جو رواۃ کے طبقات پر لکھی گئی ہیں تا کہ پتا چلے کہ راوی کا اپنے شیخ سے سماع یا روایت کرنا ممکن بھی ہے کہ نہیں، لہٰذا راوی اور اس کے استاذ کے طبقہ کو جاننے کے لیے مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے:

(۱)"تاریخ بغداد"

مصنف: الحافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ)

تحقیق: الدکتور بشار عواد، طبعة: دار الغرب الاسلامی (۱۸ مجلد)

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو حروف تہجی کے اعتبار سے اسماء پر مرتب کیا ہے۔

(۲)"ذیل تاریخ بغداد"

مصنف: الامام أبوعبداللہ محمد بن محمود بن الحسن المعروف ابن النجار رحمہ اللہ (ت ۶۴۳ھ)

تاریخ بغداد کی اٹھارہ جلدوں میں سے آخری چار جلدیں (۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸) ذیل تاریخ بغداد پر مشتمل ہیں۔

(۳)"تاریخ دمشق"

مصنف: الامام ابوالقاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکرؒ (ت ۵۷۱ھ)

دراسة و تحقیق: الشیخ محب الدین عمر بن غرامۃ العمروی، (۸۰ مجلد)، طبعة: دارالفكر للطباعة والنشر

(۴)"سیر اعلام النبلاء"

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ)

تحقیق: الشیخ شعیب أرناؤوط وأعوانہ، (۲۵ مجلد)، مؤسسة الرسالة-بالریاض

یہ کتاب سب سے زیادہ مفید اور جامع ہے۔

(۵)"تذکرة الحفاظ"

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ)

مجلدان طبعة: مجلس دائرة المعارف النظامیة بالھند۔

ان کتب کے مصنفین راوی کے ترجمہ میں اکثر طور پر یہ ذکر کر دیتے ہیں کہ راوی کا کن مشائخ سے سماع ثابت ہے جو سند کے اتصال وانقطاع کے علم میں فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

چوتھا مرحلہ:

سند کے اتصال وانقطاع کو جاننے کے لیے چوتھا مرحلہ رواۃ کی پیدائش اور وفات کو جاننا ہے جس سے راوی کا اپنے مروی عنہ سے سماع یا لقاء کا امکان معلوم ہوتا ہے لیکن اس مرحلہ کی بہت کم ضرورت پڑھتی ہے کیونکہ عموماً پہلے مذکورہ مراحل سے ہی باحث نتیجے تک پہنچ جاتا ہے۔

اس مرحلے میں استعمال ہونیوالی کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)"وفیات الأعیان"

مصنف: ابن خلکان، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان رحمہ اللہ (ت ۶۸۱ھ)

(۲)"فوات الوفیات" مؤلف: الامام محمد بن شاکر الکتبی رحمہ اللہ (ت ۷۶۴ھ)

(۳)"الوافی بالوفیات"

مصنف: الامام صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی رحمہ اللہ (ت ۷۶۴ھ)

پانچواں مرحلہ:

سند کا اتصال وانقطاع جاننے کے لیے کبھی یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ اگر سند کے تمام رواۃ

عنعنہ کے ساتھ بیان کر رہے ہیں تو کہیں سند میں تدلیس تو واقع نہیں ہوئی؟ کوئی ایسا راوی تو نہیں جو مدلس ہو اور سند میں تدلیس کر رہا ہو؟ اس امر کو جاننے کے لیے جن کتب کی طرف رجوع کیا جائے گا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "تعریف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس" مؤلف: الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

تحقیق: ابوصهیب عاصم بن عبداللہ القریوتی، طبعة: مكتبة المنار بالأردن

(۲) "التبيين لأسماء المدلسين" مؤلف: الامام برهان الدين سبط ابن العجمی

تحقیق: یحییٰ شفیق، طبعة: دار الكتب العلمية

(۳) "كتاب المدلسين"

مصنف: الامام ولی الدین أبوزرعة احمد بن عبدالرحیم العراقی رحمہ اللہ (ت۸۲۶ھ)

تحقیق: الدکتور رفعت فوزی عبداللطیف، طبعة: دار الوفاء

(۴) "اتحاف ذوی الرسوخ بمن رمی بالتدليس من الشيوخ"

مؤلف: الشیخ حماد بن محمد الانصاری المدنی

ان کتب میں سب سے زیادہ مفید شیخ حماد انصاری رحمہ اللہ کا کتابچہ ہے، یہ پہلی کتب کا ملخص بھی ہے اور مزید اس میں مدلسین رواۃ کے طبقات بھی بیان کر دیے گئے ہیں اور اسماء المدلسین حروف تہجی پر مرتب کیے گئے ہیں۔

الحكم على الحديث

الحكم على الحديث: حُکم سے مراد فیصلہ اور نتیجہ بیان کرنا ہے، جبکہ حدیث سے مراد سند اور متن دو چیزوں کا مجموعہ ہے تو جب ہم الحکم علی الحدیث کہیں گے تو اس سے بھی دو چیزوں کا نتیجہ اور فیصلہ بیان کرنا مقصود ہوتا ہے یعنی

۱: حدیث کی سند کے متعلق فیصلہ

۲: حدیث کے متن کے متعلق فیصلہ

حدیث کی سند پر حکم :...... دراسۃ الاسانید کے موضوع میں پیچھے بیان کر دیا گیا ہے کہ سند پر حکم کیسے لگایا جائے گا اور اس کے کیا مراحل ہیں تو ان مراحل کی روشنی میں آپ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے، حسن ہے یا ضعیف۔

حدیث کے متن پر حکم :...... کسی حدیث کے متن پر حکم لگانے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کا متن بھی صحیح ہے، حسن ہے یا ضعیف، یاد رہے کہ متن پر حکم صادر کرنا سند پر حکم لگانے کی نسبت کہیں زیادہ پوشیدہ اور مشکل امر ہے، اس کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کا اعتبار کرنا ضروری ہے:

۱: اس متن کے اندر کوئی شذوذ یا علت قادحہ نہ ہو۔

۲: یہ دیکھنا کہ آیا یہ متن اور بھی اسانید سے مروی ہے یا نہیں، کیونکہ دیگر اسانید کے حاصل ہونے سے حدیث کا حکم بدل جاتا ہے، حدیث کی صحت کی شروط خمسہ میں سے دو شرطوں کا تعلق اسی قبیل سے ہے اور وہ دو شرطیں یہ ہیں:

(۱)...... عدم الشذوذ

(۲)...... عدم العلة

معلوم ہوا کہ ہر ثقہ کی بیان کردہ حدیث قبول کرنا صحیح نہیں اگرچہ وہ راوی ثقاہت کی سب سے بلند منزل پر ہی کیوں نہ ہو، اور چاہے سند متصل ہی کیوں نہ ہو، جب تک وہ روایت اولیٰ کی مخالفت سے خالی نہ ہو، قابل قبول نہیں کیونکہ جب کوئی ثقہ راوی اپنے سے اوثق یا ثقات رواۃ کی مخالفت کر رہا ہو تو اس کی روایت شاذ کہلاتی ہے اور صحیح نہیں ہوتی۔

حدیث کی صحت کی پہلی تین شرائط (العدل، الضبط، اتصال سند) کا تعلق علم جرح وتعدیل سے ہے اور آخری دو شرائط (عدم شذوذ وعدم علت) کا تعلق "علم العلل" سے ہے اور علم العلل تو علم الجرح والتعدیل سے کہیں زیادہ مشکل ہے اور اس کے لیے بہت متخصص علماء کی ضرورت ہوتی ہے جن کا وجود بہت قلیل ہے۔

کیونکہ علم جرح وتعدیل رکھنے والا بظاہر سند کے رجال کی ثقاہت اور اتصال سند کو دیکھ کر

اس روایت پر صحت کا حکم لگا دے گا جبکہ علل کا علم رکھنے والا جو اس روایت کی اندرونی پیچیدگیوں سے واقف ہے، وہ اس روایت پر جلدی حکم صادر نہیں کرے گا اور اگر کوئی علت قادحہ پائی گئی تو روایت پر ضعف کا حکم صادر کرے گا، بلکہ ثقہ سے بیان کرنے میں جو غلطی واقع ہوئی ہو اس کا سبب بھی بیان کرے گا کہ غلطی کی وجہ ذہول،نسیان، یا کتب کا راوی سے دور ہونا یا بڑھاپا یا مرض وغیرہ کا لاحق ہونا ہے یا کسی صدمہ کی بناء پر ثقہ راوی غلطی کا شکار ہوا ہے۔

وہ کتب جو معلول روایات پر مشتمل ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)"العلل"

مصنف: الامام علی بن عبداللہ بن جعفر السعدی المدینی رحمہ اللہ (ت۲۳۴ھ)

(۲)"العلل ومعرفۃ الرجال"

مصنف: الامام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ (ت۲۴۱ھ)

(۳)"العلل الصغیر"

مصنف: الامام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ رحمہ اللہ الترمذی (ت۲۷۹ھ)

(۴)"العلل الکبیر"

مصنف: الامام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ رحمہ اللہ الترمذی (ت۲۷۹ھ)

(۵)"علل الحدیث"

مصنف: الامام ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد الرازی المعروف بابن ابی حاتمؒ (ت۳۲۷ھ)

(٦)"العلل" مؤلف: الامام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ (ت۳۸۵ھ)

نــوٹ: ...... کسی روایت کے کثرت طرق دیکھنے کے لیے مصادر اصلیہ اور اطراف کی طرف رجوع کرنا چاہیے جن کا بیان اصول تخریج میں بیان ہو چکا ہے۔

دراسة الاسانید میں معاون علوم:

دراسة الاسانید کے لیے کچھ اور علوم کی بھی ضرورت ہوتی ہے تا کہ اسناد کے رجال

کے بارے میں واقفیت اور سند پر حکم لگانا آسان ہو سکے، اس کے لیے بنیادی طور پر دو علوم ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

۱: علم الجرح والتعدیل

۲: علم الرجال

(۱) علم الجرح والتعدیل:

سند کے رجال پر حکم لگانے اور دراسۃ الاسانید کے لیے جرح وتعدیل کے علم کو جاننا بے حد ضروری ہے تا کہ اس علم کے قواعد کے ذریعے رجال کے مراتب کی معرفت، مقبول راوی کی شروط، تعدیل کے اعلیٰ مراتب اور جرح کے ادنیٰ مراتب، راوی کی عدالت اور اس کے ضبط کو پہچاننے کے متعلقہ امور کا پتا چل سکے نیز آئمہ جرح وتعدیل کی جانب سے رواۃ کے متعلق استعمال کیے جانے والے الفاظ کے معانی و مراتب کو جانا جا سکے اور باحث سند پر کسی یقینی حکم کا فیصلہ کر سکے، الغرض صرف رجال کے تراجم دیکھ لینے سے ایک باحث کسی حتمی فیصلے تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اسے جرح وتعدیل کے قواعد وضوابط کی صحیح معرفت نہ ہو۔

جرح وتعدیل کب قبول ہوگی؟

کسی راوی کے بارے میں جرح وتعدیل قبول کرنے کے لیے کچھ اسباب کا پایا جانا ضروری ہے یا نہیں؟ اس بارے میں علماء نے جرح وتعدیل کے متعلق علیحدہ علیحدہ قواعد بیان کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

تعدیل:...... تعدیل کے حوالے سے جمہور علماء کے ہاں صحیح موقف یہی ہے کہ کسی راوی کی عدالت بیان کرنے کے لیے اس کی عدالت کا سبب بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ عدالت کے اسباب بہت زیادہ ہیں، جن کا بیان کرنا مشکل ہے لہٰذا کسی معدّل کا راوی کی عدالت بیان کرنا بغیر سبب اور بغیر تفصیل کے، قابل قبول ہوگا۔

جرح:...... جرح کے بارے میں جمہور علماء کا راجح موقف یہی ہے کہ کسی راوی کے بارے میں یہ اسی وقت قابل قبول ہوگی جب جرح مفسّر ہوگی۔ اگر کسی راوی پر جرح کی

جائے اور اس کا سبب یا تفصیل نہ بیان کی جائے تو وہ جرح قبول نہیں ہو گی کیونکہ جرح کے اسباب اہل علم کے ہاں مختلف ہیں اور بسا اوقات ایک عالم کسی چیز کو جرح کا سبب سمجھتا ہے تو دوسرے کے نزدیک وہ چیز جرح کا سبب نہیں ہوتی۔

اسی لیے علمائے اصول نے جارحین و معدلین کے تین مراتب بنائے ہیں:

(۱) متشددین (۲) معتدلین (۳) متساھلین

اور ان میں سے ہر ایک کی جرح وتعدیل کا حکم دوسرے کی نسبت مختلف ہے۔

فرد واحد کی جرح وتعدیل کا حکم:

اہل علم کے ہاں راجح اور صحیح موقف یہی ہے کہ علمائے جرح وتعدیل میں سے کسی فرد واحد کا قول بھی جرح وتعدیل میں قابل قبول ہے، خواہ اس کا قائل غلام یا عورت ہی کیوں نہ ہو۔

بعض کے ہاں دو افراد کا ہونا ضروری ہے جس طرح کہ دوسرے دینی معاملات میں دو افراد کی گواہی ضروری ہے، لیکن یہ قول اہل تحقیق کے ہاں مرجوح اور غیر مقبول ہے۔

ایک ہی راوی میں جرح وتعدیل کا پایا جانا:

اگر ایک ہی راوی کے بارے میں بعض آئمہ نے جرح کی ہو اور بعض آئمہ نے تعدیل ، تو اس کے متعلق علماء کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول:...... راجح قول کے مطابق ایسی صورت میں اگر جرح مفسّر ہو تو اس کو تعدیل پر مقدم کیا جائے گا اور اگر جرح غیر مفسر ہو تو تعدیل کو مقدم کیا جائے گا۔

دوسرا قول:...... بعض کے نزدیک اگر تعدیل کرنے والے زیادہ ہوں تو تعدیل ہی کو مقدم کیا جائے ورنہ جرح مقدم ہو گی لیکن یہ قول مرجوح اور غیر مقبول ہے۔

جرح وتعدیل کے مراتب:

سب سے پہلے امام ابو محمد عبدالرحمن بن محمد بن ادریس المعروف ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ (ت ۳۲۷ھ) نے اپنی کتاب الجرح والتعدیل کے مقدمہ میں جرح وتعدیل کے چار چار مراتب اور ان کے الفاظ بیان کیے اور

ہر مرتبے کا حکم بھی بیان کیا، پھر ان کے بعد امام ذہبی رحمہ اللہ اور ان کے بعد امام عراقی رحمہ اللہ نے تعدیل کا ایک اور مرتبہ مقرر کیا جو گزشتہ چار مراتب سے بھی پہلے ہے اور وہ ہے لفظ توثیق کا تکرار (مثال کے طور پر ثقةٌ ثقةٌ کہنا) اور یہ معروف ہے کہ لفظ کا تکرار معنی کے تکرار پر دلالت کرتا ہے۔

پھر امام ذہبی رحمہ اللہ اور امام عراقی رحمہ اللہ کے بعد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس پانچویں رُتبے سے بھی قبل ایک مرتبہ وضع کیا اور وہ لفظ "أفعل التفضيل" کا صیغہ ہے (مثال کے طور پر کہنا: فلان اثبت الناس ، اوثق الناس) تو اس طرح سے تعدیل کے مراتب کل چھ ہو گئے۔

بعض علماء نے جرح کے مراتب میں بھی اسی طرح اضافہ کیا اور جرح کے مراتب بھی چھ ہو گئے ، اس وقت علمائے جرح و تعدیل کے ہاں یہی مراتب متداول ہیں اور جرح و تعدیل کی کتب میں انہی بارہ مراتب کا بیان ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

الفاظِ تعدیل کے مراتب:

(۱)...... یہ مرتبہ تعدیل کے مراتب میں سب سے بلند درجے کا ہے اور اس میں تعدیل کے وہ الفاظ شامل ہیں جو توثیق میں مبالغہ پر دلالت کرتے ہیں یا وہ الفاظ جو "أفعل التفضيل" کے وزن پر ہیں، مثلاً: فلان أليه المنتهى في التثبت ، أو لا أعرف له نظيراً في الدنيا ، أو فلان أثبت الناس ، أو أوثق الخلق ۔

(۲)...... دوسرا مرتبہ وہ ہے جس میں توثیق کی صفات کو تاکید کے ساتھ ذکر کیا جائے مثلاً:

فلان ثقةٌ ثقةٌ، أو ثقةٌ ثبتٌ ، أو ثبتٌ حجةٌ ، أو ثقةٌ مأمونٌ ، أو ثقةٌ حافظٌ۔

(۳)...... تیسرا مرتبہ توثیق کے ایسے الفاظ کا ہے جو بغیر تاکید کے ہوں مثلاً:

ثقةٌ ، أو حجةٌ ، أو ثبتٌ ، أو كأنه مصحفٌ ، أو عدلٌ ، أو ضابطٌ

(۴)...... چوتھا مرتبہ ایسے الفاظ کا ہے جو راوی کی عدالت پر تو دلالت کریں لیکن اس کے ضبط پر دلالت نہ کریں، مثلاً:

صدوقٌ، أو محله الصدق، أو لا بأس به (عند غير ابن معين ❶ رحمه الله)، أو مأمونٌ، أو خيارٌ۔

(۵)...... پانچواں مرتبہ:۔ان الفاظ کا ہے جو نہ راوی کی توثیق پر اور نہ ہی اس کی جرح پر دلالت کریں۔مثلاً:

فلانٌ شيخٌ، أو روى عنه الناس، أو الى الصدق ما هو، أو وسطٌ، أو شيخٌ وسطٌ۔

(۶)...... چھٹا مرتبہ:۔ ایسے الفاظ کا ہے جو تعدیل کی نسبت جرح کے زیادہ قریب ہوں۔مثلاً:

فلان صالح الحديث، أو يكتب حديثه، أو يعتبر به، أو مقارب الحديث، أو صالحٌ

مراتب تعدیل کا حکم:

(۱)...... پہلے تین مراتب اگرچہ قوت میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن حکم میں برابر ہیں اس طرح سے کہ ایسے رواۃ کی روایات بطور دلیل لی جا سکتی ہیں۔

(۲)...... چوتھے اور پانچویں مرتبے کے راویوں کی احادیث بطور دلیل نہیں لی جا سکتیں، البتہ ان کی روایات کو لکھ لیا جائے گا اور پھر ان کی روایات کو دوسرے ثقات کی روایات پر پیش کیا جائے گا، اگر موافقت پائی گئی تو ان روایات کو بطور احتجاج قبول کر لیا جائے گا اور اگر موافقت نہ پائی گئی تو ان روایات سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔

(۳)...... آخری مرتبے والوں کی روایات کو بطور احتجاج نہیں لیا جا سکتا، خواہ ثقات

❶ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ جب کسی راوی کے بارے لا بأس بہ کہیں تو انکی مراد یہ ہے کہ وہ راوی ان کے ہاں ثقہ ہے اور تیسرے مرتبے میں شامل ہے۔

سے موافقت بھی ہو جائے، بلکہ ان کی روایات کو صرف لکھا جائے گا بطور متابعات وشواہد کے۔

الفاظ جرح کے مراتب

نوٹ: ......مراتب تعدیل میں سب سے پہلا مرتبہ ان رواۃ کا تھا جو تعدیل میں سب سے اعلیٰ مرتبے پر تھے لیکن مراتب جرح میں پہلا مرتبہ ان رواۃ کا ہے جن میں سب سے کم جرح پائی جائے۔

پہلا مرتبہ:......ایسے الفاظ جو راوی کی حدیث میں نرمی برتنے پر دلالت کریں۔ مثلاً:

فلان لیّن الحدیث ، أو فیه مقالٌ ، أو فی حدیثهٖ ضعفٌ ، أو لیس بذاك ، أو لیس بمأمون۔

دوسرا مرتبہ:......ایسے الفاظ جن میں راوی کے احتجاج کے قابل نہ ہونے کی صراحت ہو یا اس کے حکم میں ہو، جیسے:

فلانٌ لا یُحتج به ، أو ضعیف ، أو له مناکیر ، أو واهٍ ، أو ضعّفوه۔

تیسرا مرتبہ:......ایسے الفاظ جن میں یہ صراحت ہو کہ اس راوی کی حدیث لکھی نہیں جائے گی، یا اس کے حکم میں ہو، جیسے:

فلان لا یکتب حدیثه ، أو لا تحل الروایه عنه ، أو ضعیفٌ جدًا ، أو واه بمرۃٍ ، أو طرحوا حدیثه۔

چوتھا مرتبہ:......ایسے الفاظ جو راوی کے متهم بالکذب یا اس کے ہم معنی ہونے پر دلالت کریں۔ جیسے:

فلان متهم بالکذب ، أو متهم بالوضع ، أو یسرق الحدیث ، أو ساقط ، أو لیس بثقۃٍ

پانچواں مرتبہ:......ایسے الفاظ جو راوی کے جھوٹ کے ساتھ موصوف ہونے پر دلالت کریں۔ جیسے:

فلان کذاب ، أو وضاع ، أو دجال ، أو یکذب ، أو یضع ۔

چھٹا مرتبہ:...... ایسے الفاظ جو جھوٹ میں مبالغہ کے معنی پر دلالت کریں۔ جیسے:

فلان أكذب الناس ، أو اليه المنتهى فى الكذب ، أو هو ركن الكذب ، أو هو معدن الكذب ، أو اليه المنتهى فى الوضع۔

مراتب جرح کا حکم:

(۱)...... پہلے دو مرتبوں کے رواۃ کی حدیث کو بطور دلیل (احتجاج) قبول نہیں کیا جائے گا لیکن بطور اعتبار (متابعات وشواہد) ان کی احادیث کو لکھا جائے گا۔ ان دونوں مرتبوں کا حکم ایک ہی ہے اگرچہ پہلے مرتبہ کی نسبت دوسرے مرتبے کے رواۃ زیادہ کمزور ہیں۔

(۲)...... البتہ آخری چار مرتبوں کے رواۃ کی حدیث کو نہ دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی بطور اعتبار (متابعات وشواہد) لکھا جا سکتا ہے، کیونکہ ایسے رواۃ کی روایت نہ خود تقویت حاصل کر سکتی ہے اور نہ کسی دوسری کو تقویت دے سکتی ہیں۔

(۲) علم الرجال:

علم الرجال سے مراد ہے سند کے رجال کے تراجم اور احوال کی معرفت حاصل کرنا اور متقدمین علماء نے جرح وتعدیل کے لحاظ سے ان کے بارے میں جو احکام جاری کیے ہیں ان کو جاننا، تاکہ سنت نبویہ کی صحیح حفاظت ہو سکے اور کذاب و وضاع رواۃ کے بارے میں پوری واقفیت ہو سکے۔

اسی لیے محدثین کرام نے ایسی کتب تصنیف کیں جن میں رواۃ کے تراجم اور ان کے احوال بیان کیے گئے ہیں اور رواۃ کی زندگیوں کے مختلف پہلوؤں کو بھی واضح کیا گیا ہے، خصوصاً ان کی عدالت اور ضبط کے متعلقہ اہل علم کے اقوال قلم بند کر دیے گئے ہیں تاکہ بعد میں آنے والے لوگ کذاب اور وضاع قسم کے لوگوں کی روایات سے اجتناب کریں۔

مقبول راوی کی شرائط:

محدثین علماء اس بات پر متفق ہیں کہ کسی راوی کے مقبول ہونے کے لیے دو بنیادی شرائط ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱: عدالت یعنی راوی کے دین کے متعلقہ امور۔

۲: ضبط یعنی راوی کے حفظ کے متعلقہ امور۔

عدالت:...... راوی کی عدالت سے مراد راوی کا پانچ صفات کے ساتھ متصف ہونا ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مسلمان ہو۔ (۲) بالغ ہو۔ (۳) عقل مند ہو۔ (۴) فاسقانہ حرکات سے محفوظ ہو۔ (۵) غیر اخلاقی حرکات سے محفوظ ہو۔

عدالت پہچاننے کا طریقہ: کسی راوی کی عدالت کے پہچاننے کے کچھ ذرائع ہیں جن کے ذریعے راوی کے عادل ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... اس راوی کے بارے میں علمائے جرح وتعدیل اپنی کتب میں بیان کر دیں کہ فلاں بن فلاں عادل ہے۔

(۲)...... راوی کا اہل علم میں شہرت پا لینا اور اس کی رفعت علمی کا مشہور ہو جانا جیسے امام مالک بن انس رحمہ اللہ، شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ، لیث بن سعد رحمہ اللہ اور امام زہری رحمہ اللہ وغیرہ ان کی عدالت وتوثیق کے لیے کسی عالم کے فیصلے کی ضرورت نہیں۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ کا موقف:

راوی کی عدالت کے بارے میں امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ کا موقف انتہائی کمزور اور ناقابل قبول ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہر راوی جو علم کے ساتھ منسلک ہے اس کے معاملے کو عدالت پر محمول کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کے بارے میں واضح جرح مل جائے۔ ان کی مراد یہ ہے کہ جس راوی کے بارے میں کسی امام کی جرح نہیں اسے عادل ہی سمجھا جائے گا، اہل علم میں سے کوئی اس کی عدالت بیان کرے یا نہ کرے۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ اپنے اس موقف پر دلیل اس حدیث کو بناتے ہیں: "یحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ......الخ" جبکہ یہ حدیث ضعیف ہے امام عراقی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں کہ یہ روایت تمام طرق سے ضعیف ہے۔ ❶

ضبط کی تعریف:...... راوی کا اپنی مروی روایت کو لفظی یا معنوی طور پر بعینہٖ بیان کرنا۔

ضبط کی اقسام:...... اس کی دو مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

(۱) ضبط صدر ...... راوی اپنی مروی روایت کو اپنے حافظے سے، بغیر کسی مکتوب کی طرف رجوع کیے اسی طرح بیان کر دے جیسے اس نے حاصل کی تھی۔

(۲) ضبط کتاب:...... یہ کہ راوی کے پاس تصحیح شدہ مکتوب ہو جو ہر قسم کی غلطی اور تغیر سے محفوظ ہو۔

نــــوٹ:...... ہماری بحث کا تعلق راوی کے ضبط صدر سے ہے، لہٰذا اسی کے متعلق ہم آئندہ بات کریں گے۔

راوی کے ضابط ہونے کے لیے ضروری ہے کہ درج ذیل پانچ عیوب سے پاک ہو:

(۱) برے حافظے والا۔ (۲) فحش غلطی کرنے والا۔ (۳) ثقات کی اکثر مخالفت کرنے والا۔ (۴) حدیث میں بہت زیادہ وہم کا شکار ہونے والا۔ (۵) حدیث میں غفلت برتنے والا۔

راوی کا ضبط پہچاننے کا طریقہ:...... کسی راوی کے ضبط کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس راوی کی روایت دوسرے مضبوط ثقات کی روایت کے موافق ہو، پس جس راوی کی روایت دیگر ثقات کی روایت کے اکثر طور پر مخالف ہو تو وہ راوی اہل علم کے ہاں غیر ضابط ہوتا ہے البتہ تھوڑی بہت مخالفت راوی کے ضبط میں قدح پیدا نہیں کرتی۔

علم الرجال پر لکھی جانے والی کتب

امت محمدیہ کے علماء نے جس طرح رسول اکرم ﷺ کی احادیث کو ذخیرہ کتب میں محفوظ کیا اور سنت کی مختلف اقسام کے لحاظ سے تصانیف لکھیں اس طرح کا امتیاز کسی اور امت کو حاصل نہ ہو سکا، خصوصاً جہابذہ علمائے امت نے حاملین سنت کے احوال و تراجم بھی محفوظ

---

❶ تدریب الراوی للسیوطی (۱/ ۳۰۳)

کیے اوران کی توثیق یا تجریح کے متعلق علماء متقدمین کے اقوال بھی قلمبند کر لیے۔ دراصل اس جدوجہد اور محنت کے مندرجہ ذیل کچھ اہداف تھے :

ا: حدیث کے رواۃ کے حالات معلوم ہوسکیں۔

۲: قوی اور ضعیف راوی میں فرق ہو سکے۔

۳: سچے اور جھوٹے کے درمیان تمیز کی جا سکے۔

۴: دین میں سلسلہ تحریف روکا جا سکے۔

اس کام سے بعد میں آنے والے علماء کو یہ فائدہ ہوا کہ جب ان کے سامنے وضاعین اور کذابین رواۃ بیان کر دیے گئے تو وہ ایسے رواۃ کی احادیث سے اجتناب کرنے لگے بلکہ ہر چھوٹے بڑے کی روایت قبول کرنے میں احتیاط سے کام لینے لگے، چنانچہ احادیث مبارکہ ایسے زنادقہ اور ملحدانہ افکار کے لوگوں کی من گھڑت روایات سے محفوظ رہیں اوران باطل نظریات کے حامل لوگوں کی اسلام کے خلاف تدبیریں بری طرح ناکام ہوگئیں۔

علمائے جہابذہ نے رجال کے مختلف مراتب واحوال کے اعتبار سے رجال پر مختلف انداز میں کتابیں لکھی ہیں، جنھیں ہم پہلے اجمالی طور پر بیان کرتے ہیں۔

(الف) صحابہ پر لکھی جانے والی کتب:

(ا) "الاستیعاب فی معرفة الأصحاب" مصنف: الامام ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر القرطبی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ)

(۲) "أسد الغابة فی معرفة الصحابة" مصنف: الامام عزالدین ابوالحسن علی بن محمد الجزری رحمہ اللہ المعروف ابن الأثیر رحمہ اللہ (ت ۶۳۰ھ)

(۳) "الاصابة فی تمییز الصحابة"

مصنف: الامام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

(ب) طبقات پر لکھی جانے والی کتب:

(ا) "الطبقات الکبریٰ" مصنف: الامام محمد بن سعد بن منیع

الزھری رحمہ اللہ (ت ۲۳۰ھ)

(۲) "تذکرۃ الحفاظ" مصنف: الامام شمس الدین محمد بن عثمان الذھبیؒ (ت ۷۴۸ھ)

(ج) عام رواۃ پر لکھی جانے والی کتب:

(۱) "التاریخ الکبیر" مصنف: الامام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت ۲۵۶ھ)

(۲) "الجرح والتعدیل" مصنف: الامام ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس المعروف بابن ابی حاتم رحمہ اللہ (ت ۳۲۷ھ)

(د) مخصوص کتب کے رجال پر لکھی جانے والی کتب:

(۱) "الھدایۃ والارشاد فی معرفۃ اھل الثقۃ والسداد"

مصنف: الامام احمد بن محمد الکلاباذی رحمہ اللہ (ت ۳۹۸ھ)

یہ کتاب صحیح بخاری کے رجال پر لکھی گئی ہے۔

(۲) "التعریف برجال المؤطأ"

مصنف: الامام محمد بن یحییٰ الحذاء التمیمی رحمہ اللہ (ت ۴۱۶ھ)

یہ کتاب موطأ امام مالک رحمہ اللہ کے رجال پر لکھی گئی ہے۔

(۳) "رجال صحیح مسلم"

مصنف: الامام ابوبکر الأصبھانی المعروف بابن منجویہ رحمہ اللہ (ت ۴۲۸ھ)

یہ صحیح مسلم کے رجال پر لکھی گئی ہے۔

(۴) "الجمع بین رجال الصحیحین"

مصنف: الامام ابوالفضل محمد بن طاھر المقدسی المعروف لابن القیسرانی رحمہ اللہ (ت ۵۰۷ھ)

(۵) "الکمال فی أسماء الرجال"

مصنف: الامام الحافظ عبدالغنی المقدسی رحمہ اللہ (ت ۶۰۰ھ)

یہ کتاب کتب ستہ کے رجال پر لکھی گئی ہے۔

(۶) "التذکرۃ برجال العشرۃ"

مصنف: الامام محمد بن علی الحسینی الدمشقی رحمہ اللہ (ت ۷۶۵ھ)

یہ کتاب کتب ستہ اور مسانید اربعہ یعنی مسند ابی حنیفہ، موطأ مالک، مسند الشافعی اور مسند احمد کے رجال پر لکھی گئی ہے۔

(۷) "تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ الاربعۃ"

مصنف: الامام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

امام حسینی رحمہ اللہ کی (گزشتہ) کتاب التذکرۃ میں آئمہ اربعہ کے جو رجال بیان ہونے سے رہ گئے تھے ان کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے، مزید تفصیل آگے آ رہی ہے۔

(۵) ثقہ راویوں پر لکھی جانے والی کتب:

(۱) "کتاب الثقات" مصنف: الامام ابوالحسن احمد بن صالح العجلی رحمہ اللہ (ت ۲۶۱ھ)

(۲) "کتاب الثقات"

مصنف: الامام ابو حاتم محمد بن احمد بن حبان البستی رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ)

(۳) "تاریخ أسماء الثقات ممن نقل عنهم العلم"

مصنف: الامام عمر بن احمد بن شاھین رحمہ اللہ (ت ۳۸۵ھ)

۶۔ ضعیف راویوں پر لکھی جانے والی کتب:

(۱) "الضعفاء الکبیر" مصنف: الامام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ (ت ۲۵۶ھ)

(۲) "الضعفاء الصغیر"

مصنف: الامام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت ۲۵۶ھ)

(۳) "الضعفاء والمتروکون"

مصنف: الامام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ (۳۰۳ھ)

(۴) "کتاب الضعفاء"

مصنف: الامام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسی العُقیلی رحمہ اللہ (ت ۳۲۲ھ)

(۵) "کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین"

مصنف: الامام ابو حاتم محمد بن حبان البستی رحمہ اللہ (۳۵۴ھ)

(۶)"الکامل فی ضعفاء الرجال"

مصنف: الامام ابو احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (۳۶۵ھ)

(۷)"کتاب الضعفاء والمتروکین"

مصنف: الامام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ (۳۸۵ھ)

(۸)" میزان الاعتدال فی نقد الرجال"

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت۷۴۸ھ)

(۹)" لسان المیزان"

مصنف: الامام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

(۷) مخصوص شہروں کے راویوں پر لکھی جانے والی کتب:

(۱)" تاریخ واسط" مصنف: الامام ابوالحسن اسلم الواسطی رحمہ اللہ (۲۸۸ھ)

(۲)"مختصر طبقات علماء افریقیة وتونس"

مصنف: الامام محمد بن احمد القیروانی رحمہ اللہ (ت۳۳۳ھ)

(۳)"تاریخ الرقة" مصنف: الامام محمد بن سعید القشیری رحمہ اللہ (ت۳۳۴ھ)

(۴)"داریا" مصنف: عبدالجبار الخولانی الدارانی رحمہ اللہ (ت۳۷۰ھ)

(۵)"تاریخ جُرجَان" مصنف: الامام ابوالقاسم حمزة بن یوسف السھمی رحمہ اللہ (ت۴۲۷ھ)

(۶)"ذکر اخبار اصبهان" مصنف: الامام ابونعیم الأصبهانی رحمہ اللہ (ت۴۳۰ھ)

(۷)"تاریخ بغداد" مصنف: الامام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب رحمہ اللہ (ت۴۶۳ھ)

یہ تھیں وہ مشہور واہم کتب جو مختلف اعتبار سے رجال پر لکھی گئیں ان کو ہم نے بطور اختصار بیان کر دیا۔ اب ہم ہر نوع میں سے ان کتب کا دراسہ تفصیل سے بیان کریں گے جو

زیادہ اہم اور زیادہ مفید ہیں۔

صحابہ پر لکھی جانے والی کتب:

متقدمین علماء نے صحابہ پر کچھ ایسی کتب تحریر کی ہیں جن کے ذریعے ہم صحابی اور غیر صحابی کو پہچان سکتے ہیں، جس سے ہمیں یہ پتا چل جائے گا کہ جو راوی نبی اکرم ﷺ سے بیان کر رہا ہے، آیا وہ صحابی ہے یا غیر صحابی اگر وہ صحابی ہے تو حدیث موصول ہو گی اور دیگر شرائط کے ساتھ قابل قبول ہو گی اور اگر بیان کرنے والا صحابی نہیں ہے تو وہ روایت مرسل ہے جو محققین کے ہاں قابل قبول نہیں۔

لہٰذا دراسة الاسانید میں ایسی کتب کی طرف رجوع کرنا چاہیے تاکہ مرسل روایت موصول روایت سے الگ کی جا سکے۔

(۱) "الاستيعاب في معرفة الأصحاب"

مصنف: الامام ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر القرطبی رحمہ اللہ (ت۴۶۳ھ) تحقیق: الشیخ عادل مرشد، طبعة: دار الأعلام بالأردن.

- ☆ یہ کتاب ۳۵۰۰ تراجم پر مشتمل ہے۔
- ☆ مصنف نے صحابہ کے ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے لیکن صرف پہلے حرف تہجی کا اعتبار کرتے ہوئے، باقی حروف میں یہ اعتبار نہیں کیا گیا۔
- ☆ اسماء ذکر کرنے کے بعد پھر ان مرد صحابہ کو ذکر کیا جو اپنی کنیتوں سے مشہور ہیں۔
- ☆ کنیتوں کو بھی حروف تہجی پر مرتب کیا گیا ہے۔
- ☆ مردوں کے بعد صحابیات کے اسماء بھی حروف تہجی پر مرتب ہیں۔
- ☆ اسماء کے بعد جو صحابیات کنیت سے مشہور ہوئیں انہیں ذکر کیا ہے۔
- ☆ حرف الف سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی مختصر سیرت بیان کی ہے۔
- ☆ کتاب کے آخر میں دو قسم کی فہرس قائم کی گئی ہے۔

۱: حروف تہجی کی فہرس یعنی کونسا حرف تہجی کتاب کے کس صفحہ نمبر سے شروع ہو رہا ہے۔

۲: صحابہ کے ناموں اور کنیتوں کی فہرس یعنی صاحب ترجمہ کا نام اور اس کے سامنے رقم الترجمہ کتاب کے اعتبار سے ذکر کر دیا گیا ہے۔

ملاحظہ:...... امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے صحابہ کے باہمی اختلافات میں کافی کلام کیا ہے جس نے کتاب کے مرتبہ کو اہل علم کے ہاں گرا دیا ہے۔

(۲)...... امام ابن عبدالبر نے اپنی کتاب کا نام استیعاب رکھا جبکہ ان سے بہت سے صحابہ کے تراجم رہ گئے ہیں۔

(۲)"أسد الغابة فی معرفة الصحابة"

مصنف: الامام عزالدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزریؒ (ت ۶۳۰ھ)

تحقیق: الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبدالموجود، مطبع: دار الکتب العلمیة (بیروت لبنان)

یہ محقق نسخہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

☆ یہ کتاب ۷۵۵۴ صحابہ کے تراجم پر مشتمل ہے۔

☆ یہ کتاب اپنی ترتیب وتہذیب کے اعتبار سے بہت عمدہ اور بہترین ہے۔

☆ اسماء کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

☆ اسماء میں حروف تہجی کا اعتبار صرف پہلے حرف میں ہی نہیں بلکہ دوسرے اور تیسرے بلکہ تمام حروف میں، حتی کہ باپ دادا اور قبیلے کے نام میں بھی حرف تہجی کا اعتبار کیا گیا ہے۔

☆ مرد صحابہ کے اسماء ذکر کرنے کے بعد جو صحابہ کنیتوں سے مشہور تھے ان کی کنیتوں کو ذکر کیا ہے اور انکی ترتیب بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ہے۔

☆ مردوں کے بعد صحابیات کے اسماء بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کیے ہیں۔

☆ ہر ترجمہ کے شروع میں ان مصنفین کے ناموں کے رموز ذکر کیے ہیں جنھوں نے امام ابن الأثیر سے پہلے اپنی مصنفات میں اس صحابی کا ترجمہ بیان کیا ہو اور وہ رموز مندرجہ ذیل ہیں:

د: لابن منده، أبو عبدالله محمد بن يحيىٰ رحمه الله (ت ۳۰۱ھ)

ع: لأبي نعيم ، أحمد بن عبدالله الأصفهاني رحمه الله (ت ۴۳۰ھ)

ب: لابن عبدالبر ، ابو عمر يوسف بن عبدالله القرطبي رحمه الله (ت ۴۶۳ھ)

س: لأبي موسى ، محمد بن عمر المديني رحمه الله (ت ۵۸۱ھ)

☆ امام ابن الاثیر رحمہ اللہ ان رموز کو شروع ترجمہ میں ذکر کرنے کے باوجود ترجمہ کے آخر میں ان رموز کے اصل نام بھی ذکر کر دیتے ہیں تا کہ اگر شروع کے رموز میں سے کوئی رمز حذف ہو جائے تو آخر میں دوبارہ ذکر کرنے سے وضاحت ہو سکے۔

(۳)"الا صابة في تمييز الصحا به"

مصنف: الامام الحافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی یہ کتاب اس موضوع کی سابقہ کتب سے زیادہ جامع اور فائدہ مند ہے بلکہ انہوں نے اس موضوع پر لکھی جانے والی پہلی کتابوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو مرتب کیا اور جو سابقہ کتب میں اوہام اور غلطیاں تھیں ان کی وضاحت کی ہے اور غلطی کی وجوہ بھی بیان کی ہیں اور جو صحابہ کے تراجم سابقہ کتب سے رہ گئے تھے ان کا اضافہ کیا اور ان کے صحابی ہونے کے دلائل بھی اسانید اور طرق سے پیش کیے۔

استادِ محترم سید عبدالشکور شاہ صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی یہ کتاب ۳۸ سال کے عرصہ میں لکھی اور یہ دعویٰ کیا جو اس کتاب میں صحابی مذکور نہیں وہ صحابہ میں سے نہیں ہے۔

☆ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے یہ کتاب بڑے باریک بین انداز سے حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی ہے۔

☆ سب سے پہلے صحابہ کے نام پھر انکی کنیتیں پھر صحابیات کے نام پھر ان کی کنیتیں ذکر کی ہیں۔

☆ حروف تہجی پر مرتب کرنے کے علاوہ ہر حرف میں اسم یا کنیت کو ذکر کرتے وقت درج

ذیل چار اقسام بنائی ہیں:

(۱)...... پہلی قسم ان صحابہ کے متعلق ہے جن کا صحابی ہونا بطریق روایت ثابت ہو یعنی وہ خود نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کریں یا وہ روایت کسی دوسرے صحابی کے طریق سے ہو لیکن اس روایت میں اس صحابی کا نبی اکرم ﷺ سے ملنا ثابت ہو۔

(۲)...... دوسری قسم میں وہ بچے مذکور ہیں جو آپ ﷺ کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے اور آپ کے فوت ہوتے وقت وہ ابھی سن تمیز کو نہیں پہنچے تھے۔

(۳)...... تیسری قسم ان افراد پر مشتمل ہے جن کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے پہلے اس فن پر لکھنے والوں نے مخضرمین میں سے شمار کیا ہے اور مخضرمین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا لیکن ان کے بارے میں کوئی ایسی روایت یا خبر موجود نہیں جو اس بات پر دلیل ہو کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے یا آپ ﷺ سے ملاقات کی ہو۔ یہ لوگ بالاتفاق صحابہ میں سے نہیں ہیں لیکن صرف صحابہ کے طبقہ کے قرب کی بناء پر ان کو ذکر کیا گیا ہے۔

(۴)...... چوتھی قسم کے افراد وہ ہیں جن کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے پہلے کے مصنفین نے وہم اور غلطی کی بناء پر صحابہ میں شمار کر دیا، تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کو ذکر کر کے ساتھ ساتھ وہم اور غلطی کی وجہ بھی بیان کی ہے۔

۹۴۷۷ مرد صحابہ کے نام مذکور ہیں۔

۱۲۶۸ مرد صحابہ کی کنیتیں مذکور ہیں۔

۱۵۲۲ صحابیات کے اسماء و کنی مذکور ہیں۔

طبقات پر لکھی جانے والی کتب:

رجال پر لکھی جانے والی کتب میں سے ایک قسم کتب الطبقات کی ہے، ایسی کتاب میں مصنف شیوخ کے تراجم بیان کرتا ہے لیکن ہر زمانے کے علماء کو طبقات میں تقسیم کر دیتا ہے، ان کتب میں سے بعض ایسی ہیں جو عام رجال کے طبقات پر مشتمل ہیں اور بعض خاص

جماعت کے رجال پر مشتمل ہیں جیسے:

(۱)"تذكرة الحفاظ للذهبی رحمہ اللہ" خاص حفاظ کے طبقات پر مشتمل ہے۔

(۲)"طبقات القراء لابی عمرو الدانی رحمہ اللہ" قراء کے طبقات پر مشتمل ہے۔

(۳)"طبقات الشافعیه لتاج الدین السبکی رحمہ اللہ" شوافع کے طبقات پر مشتمل ہے۔

ان کتب سے باحث کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ رجال کے طبقات اور زمانے کا پتہ چلتا ہے کہ کون سا راوی کس زمانے کا ہے چنانچہ ان کے ذریعے راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت کا پتا چل جاتا ہے۔

اس فن پر لکھی جانے والی مشہور واہم کتب کا دائرہ کچھ یوں ہے:

(۱)"الطبقات الکبریٰ"

مصنف: الامام محمد بن سعد بن منیع الزهری رحمہ اللہ (ت ۲۳۰ھ) تحقیق: الدکتور علی محمد عمر، (۱۱ مجلد)، مطبع: مکتبة الخانجی بالقاهرة

- ☆ امام ابن سعد رحمہ اللہ نے یہ کتاب صحابہ، تابعین اور ان کے بعد ابن سعد رحمہ اللہ کے اپنے زمانے تک آنے والے اہل علم پر لکھی ہے۔
- ☆ ابن سعد رحمہ اللہ نے اس کتاب کو آٹھ بڑے طبقات میں تقسیم کیا ہے۔
- ☆ سب سے پہلی جلد نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر مشتمل ہے۔
- ☆ دوسری جلد نبی اکرم ﷺ کے غزوات وسرایا، آپ کے مرض الوفات پر، مدینہ میں فتویٰ دینے والے اور قرآن کریم کو جمع کرنے والوں پر مشتمل ہے۔
- ☆ تیسری جلد مہاجرین وانصار میں سے پہلے طبقے یعنی بدری صحابہ پر مشتمل ہے۔
- ☆ چوتھی جلد مہاجرین وانصار میں سے دوسرے طبقہ پر مشتمل ہے جو بدری نہیں تھے لیکن احد اور اس کے بعد والی جنگوں میں شامل رہے تھے۔
- ☆ پانچویں جلد میں تیسرا طبقہ بیان ہوا ہے یعنی وہ مہاجرین وانصار صحابہ جو خندق اور اس

کے بعد والی جنگوں میں شریک ہوئے۔

☆ چھٹی جلد: دو طبقوں پر مشتمل ہے:

(۱)...... چوتھا طبقہ یعنی وہ صحابہ جو فتح مکہ کے وقت یا اس کے بعد مسلمان ہوئے۔

(۲)...... پانچواں طبقہ یعنی وہ صحابہ جو نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت چھوٹی عمر کے تھے۔

☆ ساتویں جلد ان تابعین کے طبقات پر مشتمل ہے جو اہل مدینہ میں سے ہیں۔

☆ آٹھویں جلد ان صحابہ پر مشتمل ہے جو مکہ، طائف، یمن، یمامہ، بحرین، کوفہ کے تھے اور ان کے بعد ان علاقوں کے تابعین کا تذکرہ بھی اسی جلد میں ہے۔

☆ نویں جلد ان اہل علم پر مشتمل ہے جن کا تعلق بصرہ، بغداد، شام اور مصر سے ہے۔

☆ دسویں جلد صحابیات مہاجرات وانصار، قریش کی عورتوں، آپ کی بیٹیوں، آپ کی پھوپھیوں اور آپ کی بیویوں وغیرہ پر مشتمل ہے۔

☆ گیارھویں جلد کئی طرح کی فہارس پر مشتمل ہے۔

نوٹ: ...... اہل علم نے امام ابن سعد رحمہ اللہ کے کلام کو جرح وتعدیل میں قبول کیا ہے اور ان کی یہ کتاب تراجم رجال میں ایک قابل اعتماد مصدر سمجھی جاتی ہے۔

(۲) ”تذکرۃ الحفاظ“

مصنف: الامام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)

☆ یہ کتاب ۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔

☆ یہ کتاب خاص حفاظ حدیث کے طبقات پر ہے۔

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صحابہ سے لے کر اپنے شیوخ تک کے مشہور علما ومجتہدین کو طبقات میں منقسم کیا ہے۔

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ نے صحابہ سے لے کر اپنے مشائخ تک کے علماء کو ۲۱ طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

☆ اس کتاب میں تراجم کی تعداد ۱۱۷۶ ہے۔

☆ اس کتاب کی ذیل تین علماء نے لکھی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "ذيل تذكرة الحفاظ"

مصنف: ابوالمحاسن محمد بن علی الحسینی الدمشقی رحمہ اللہ (ت ۷۶۵ھ)

(۲) "لحظ الألحاظ بذيل طبقات الحفاظ"

مصنف: الامام تقی الدین محمد بن فہد المکی رحمہ اللہ (ت ۸۷۱ھ)

(۳) "ذيل طبقات الحفاظ"

مصنف: الامام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ (ت ۹۱۱ھ)

☆ یہ کتاب اپنی تین ذیول کے ساتھ مل کر پہلی صدی ہجری سے لے کر دسویں صدی ہجری تک کے مشہور رجال پر مشتمل ہے۔

عام رجال پر لکھی جانے والی کتب:

ان کتب میں مطلق رجال کے تراجم نقل کیے گئے ہیں کسی خاص قسم یا خاص کتب کے رجال کا اعتبار نہیں کیا گیا، ان میں سے زیادہ مشہور ومفید مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) "التاريخ الكبير"

مصنف: الامام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (ت ۲۵۶ھ)

☆ یہ کتاب ۱۲ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مطبع: دار الكتب العلمية

☆ اس کتاب میں موجود تراجم کی تعداد ۱۲۳۱۵ ہے۔

☆ راوی کے نام اور اس کے باپ کے نام کے پہلے حرف کا اعتبار کرتے ہوئے حروف تہجی پر اسماء کو مرتب کیا گیا ہے۔

☆ کتاب کی ابتداء محمد ناموں سے کی، نبی اکرم ﷺ کے نام کا احترام کرتے ہوئے۔

☆ ہر نام میں سب سے پہلے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں کو مقدم رکھا ہے لیکن ان کے باپ کے ناموں میں حروف تہجی کا اعتبار نہیں کیا۔

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد باقی تمام ناموں میں راوی اور اس کے باپ کے ناموں کے پہلے پہلے حرف کے مطابق ترتیب دی ہے۔

☆ امام بخاری رحمہ اللہ جرح وتعدیل کے لحاظ سے رواۃ کے متعلق الفاظ ذکر کرتے ہیں لیکن جرح میں ان کے الفاظ پیچیدہ قسم کے ہیں۔

مثلاً "فيه نظر أو سكتو عنه" وغیرہ، اور متروك الحديث رواۃ کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ سب سے زیادہ یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں: "منكر الحديث" أو فلان سكتو عنه۔

☆ جب امام بخاری رحمہ اللہ کسی راوی کے بارے میں نہ توثیق اور نہ ہی جرح بیان کریں تو اس کا مطلب یعنی امام بخاری رحمہ اللہ کے سکوت سے مراد راوی کی توثیق ہے۔

(۲) "الجرح والتعديل"

مصنف: الامام ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس المعروف بابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ (ت۳۲۷ھ)، مطبع: دار احياء التراث العربی (بیروت) (۹ مجلد)

☆ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں اسی منہج کو اختیار کیا ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ نے التاریخ الکبیر میں اپنایا ہے۔

☆ ہر راوی کے ترجمہ میں اس راوی کے بارے میں جرح وتعدیل کے لحاظ سے جو بھی اہل علم کے اقوال ہیں ان کو جمع کیا ہے۔

☆ اگر راوی کے متعلقہ اقوال کی تعداد زیادہ ہو تو ان اقوال کا خلاصہ اور اپنے اجتہاد سے اس راوی پر حکم جاری کرتے ہیں۔

☆ ہر مجلد کے آخر میں اس مجلد کے متعلقہ ابواب کی فہرس قائم کی گئی ہے۔

☆ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ انتہائی اختصار سے تراجم کو بیان کرتے ہیں حتیٰ کہ کم از کم ایک سطر اور زیادہ سے زیادہ صرف پانچ سطور پر راوی کا ترجمہ بیان کرتے ہیں۔

☆ راوی اور اس کے باپ کے نام کے پہلے حرف کے اعتبار سے حروف تہجی پر تراجم کو

مرتب کیا ہے۔

☆ ہر حرف میں سب سے پہلے صحابہؓ کے اسماء کو ذکر کیا ہے پھر وہ نام جو کثرت سے ہو۔

☆ راوی کے ترجمہ میں اس کا نام، باپ کا نام، کنیت، نسبت، مشہور اساتذہ وتلامذہ اور بہت کم اس راوی کی کوئی روایت ذکر کرتے ہیں۔

☆ اسی طرح راوی کا شہر، اس کے سفر، اگر کسی شہر میں وقتی طور پر رہائش پذیر ہو یا کسی جگہ اس نے سکونت اختیار کر لی، اسی طرح راوی کا عقیدہ اگر اس کا عقیدہ سلف کے عقیدہ کے خلاف ہو، اگر راوی کی تصنیف کردہ کتب ہیں تو ان کو بھی بیان کر دیتے ہیں اور بسا اوقات اس راوی کی سن وفات بھی بیان کر دیتے ہیں۔

☆ کتاب کے شروع میں ایک بہترین عمدہ مقدمہ لکھا ہے جس کا نام "مقدمة المعرفة لكتاب الجرح والتعديل" ہے اور اس مقدمہ میں فن جرح وتعدیل کے متعلقہ قیمتی ابحاث بیان کی ہیں اور اپنی کتاب کے استعمال کا طریقہ بھی اس مقدمہ میں بیان کیا ہے۔

مخصوص مصنفات کے رجال پر لکھی جانے والی کتب:

موطا کے رجال پر لکھی جانے والی کتاب: التعريف برجال المؤطأ، اصل نام: "التعريف بمن ذكر في الموطأ من النسآء والرجال"

مصنف: الامام ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ الحذاء التمیمی رحمہ اللہ (ت ۴۱۶ھ)

تحقیق ودراسۃ: الدکتور محمد عز الدین المعیاد الادریسی ۳ مجلد۔

یہ کتاب مغرب اسلامی (مراکش) کی وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامية کی طرف سے مطبوع ہے۔

صحیح بخاری کے رجال پر لکھی جانے والی کتب:

(۱) "الهداية والارشاد في معرفة اهل الثقة والسداد"

مصنف: الامام احمد بن محمد الکلاباذی رحمہ اللہ (ت ۳۹۸ھ)۔

تحقیق: الشیخ عبداللہ اللیثی رحمہ اللہ، مجلدان، مطبع: دار المعرفة (بیروت)۔

(۲) "التعدیل والتجریح لمن أخرج له البخاری فی الصحیح"

مصنف: الامام ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی رحمہ اللہ (ت ۴۷۴ھ)۔

صحیح مسلم کے رجال پر لکھی جانے والی کتاب:

"رجال صحیح مسلم"

مصنف: الامام ابوبکر الأصبهانی المعروف بابن منجویه رحمہ اللہ (ت ۴۲۸ھ)۔

تحقیق: الشیخ عبداللہ اللیثی رحمہ اللہ، مجلدان، مطبع: دار المعرفة (بیروت)۔

صحیحین کے رجال پر لکھی جانے والی کتاب:

"الجمع بین رجال الصحیحین"

مصنف: الامام ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی المعروف لابن القیسرانی (ت ۵۰۷ھ)

صحاح ستہ کے رجال پر لکھی جانے والی کتب:

صحاح ستہ کے رجال پر لکھی جانے والی بہت سی کتب ہیں لیکن اس بارے میں سب سے پہلے جو کتاب لکھی گئی وہ حافظ عبدالغنی المقدسی رحمہ اللہ (ت ۶۰۰ھ) کی کتاب "الكمال فی أسماء الرجال" ہے حتیٰ کہ جتنے بھی ایسے علماء جنہوں نے صحاح ستہ کے رجال پر لکھا ہے انہوں نے اس کتاب سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور اس کتاب کو اپنے لیے بنیاد بنایا۔

لہٰذا یہ کتاب کتب ستہ کے رجال پر اصل سمجھی جاتی ہے اگرچہ حافظ عبدالغنی المقدسی رحمہ اللہ (ت ۶۰۰ھ) سے پہلے امام ابن عساکر رحمہ اللہ (ت ۵۷۱ھ) نے بھی کتب ستہ کے رجال پر کتاب لکھی تھی جس کا نام "المعجم المشتمل علی ذکر أسماء شیوخ الأئمة النبل" رکھا تھا، لیکن اس کتاب کو وہ مقبولیت و پذیرائی حاصل نہ ہوئی جو کتاب الکمال کو حاصل ہوئی لہٰذا اس کتاب کا مختصر دراسہ ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔

الكمال في أسماء الرجال

کتاب کا نام: "الكمال في أسماء الرجال"

مصنف: کا نام: أبو محمد عبدالغني بن عبد الواحد المقدسي الجماعيلی رحمہ اللہ (ت۶۰۰ھ)۔

منہج: حافظ عبد الغنی رحمہ اللہ نے کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ قائم کیا ہے جس میں اس کتاب کا موضوع اور منہج بیان کیا ہے۔

- ☆ مقدمہ کے بعد نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ انتہائی مختصر انداز میں بیان کی ہے۔
- ☆ راویوں کے بارے میں جرح وتعدیل کے آئمہ کے مفید اقوال ذکر کیے ہیں۔
- ☆ سب سے پہلے صحابہ کو ذکر کیا ہے اور صحابہ میں عشرہ مبشرہ کو مقدم کیا ہے، پھر باقی صحابہ کو حروف معجم کے اعتبار سے، پھر کنیت سے مشہور صحابہ، پھر مبہم صحابہ ان سے بیان کرنے والے راویوں کے اعتبار سے مرتب کیے ہیں۔
- ☆ پھر صحابیات کے نام پھر صحابیات کی کنیتیں پھر مبہمات۔
- ☆ ترجمہ میں راوی کا نام، نسب، نسبت، کنیت، اساتذہ، تلامذہ، اس راوی کے متعلق نقاد اہل علم کے اقوال اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کتب ستہ میں سے کس کس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔
- ☆ اگر راوی کے اخراج پر کتب ستہ کے تمام اصحاب مشترک ہوں تو "أخرج له الجماعة" فرماتے ہیں اور اگر شیخین متفق ہوں تو فرماتے ہیں "اتفقا عليه" اور اگر دوسرے روایت کریں تو ان کے نام ذکر کر دیتے ہیں۔

ملاحظہ:...... امام مقدسی رحمہ اللہ سے اس کتاب میں صحاح ستہ کے بعض رواۃ کے تراجم رہ گئے اور بعض کے تراجم میں "غفلت کا شکار ہو گئے تھے، اس لیے بعد میں آنے والے اہل علم نے اس کتاب کی تہذیب اور استدراک پر کام کیا۔

کتاب الکمال پر ہونے والی خدمات:

امام عبدالغنی المقدسی رحمہ اللہ کی اس کتاب پر ہونے والی خدمات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)"تهذيب الكمال"

مصنف: الامام ابوالحجاج جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن المزی رحمہ اللہ (ت ۷۴۲ھ)

(۲)"تذهيب التهذيب"

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)

(۳)"الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة"

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)

(۴)"اكمال تهذيب الكمال"

مصنف: الامام علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (ت ۷۶۲ھ)

(۵)"تهذيب التهذيب"

مصنف: الامام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

(۶)"تقريب التهذيب"

مصنف: الامام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

(۷)"خلاصة تهذيب الكمال"

مصنف: الامام احمد بن عبداللہ الخزرجی رحمہ اللہ (ت ۹۲۴ھ)

اب ان کتب کی تفصیل اور دراستہ درج ذیل ہے:

(۱)"تهذيب الكمال"

مصنف: الامام أبو الحجاج جمال الدين يوسف بن عبد الرحمن المزی رحمہ اللہ (ت ۷۴۲ھ)

تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف، مطبع: مؤسسة الرسالة ، (۳۵ مجلد)

منہج:...... امام مزی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں کتب ستہ کے رجال اور کتب ستہ کے

مصنفین کی دیگر کتب کے رجال کے تراجم بیان کیے ہیں۔

☆ کتب ستہ کے مصنفین کی جو کتب، تاریخ کے متعلقہ ہیں ان کے رجال کے تراجم بیان نہیں کیے کیونکہ تاریخ کے متعلقہ روایات کو دلیل بنانے کی ضرورت نہیں۔

☆ ہر راوی کے ترجمہ کے شروع میں ان مصنفات کے رموز بیان کر دیے ہیں جن میں اس راوی کی روایات ہیں۔

☆ امام مزی رحمہ اللہ نے ہر راوی کے ترجمہ میں اس کے شیوخ و تلامذہ کو مکمل طور پر ذکر کرنے کی کوشش کی ہے لہٰذا اکثر شیوخ و تلامذہ کو بیان کر دیا گیا ہے۔

☆ صاحب ترجمہ کے شیوخ و تلامذہ کے ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔

☆ صاحب ترجمہ کی تاریخ وفات بھی بیان کرتے ہیں اور اگر تاریخ میں اختلاف ہو تو اختلاف کو علماء کے اقوال کے ذریعے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

☆ بعض رواۃ کے ترجمہ میں سوائے "روی عن فلان" بیان کرنے کے کچھ تفصیل نہیں بیان کی کیونکہ امام مزی رحمہ اللہ ان کے احوال کے متعلق اس سے زیادہ نہیں جان سکے۔

☆ بہت سے رواۃ کے تراجم میں ان کی مرویات بھی بیان کر دیتے ہیں خصوصاً وہ روایات جو عالی ہوں یا کسی اور وصف سے متصف ہوں۔

☆ تراجم میں مذکور روایات کتاب کے تقریباً ایک تہائی حصہ پر مشتمل ہیں۔

☆ صحابہ اور غیر صحابہ کے درمیان بغیر کسی امتیاز کے تمام رواۃ کے اسماء کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔

☆ رواۃ کے بارے میں جرح و تعدیل کے آئمہ کے اقوال کبھی باسند بیان کرتے ہیں اور کبھی بغیر سند۔

☆ امام مزی رحمہ اللہ مبہم اسماء اور مبہم کنیتوں کے بارے میں متنبہ کرتے ہیں، مثال کے طور پر اگر راوی کا ذکر کنیتوں میں ہے لیکن اس کا نام معروف و مشہور ہے تو اس کو اسماء میں ذکر کر دیتے ہیں اور پھر کنیتوں میں

دوبارہ ذکر کرتے وقت متنبہ کر دیتے ہیں کہ اس کا ذکر اسماء میں ہو چکا ہے اور اگر اس کا نام غیر معروف ہو یا اس کے نام میں اختلاف ہو تو اس راوی کو کنیتوں میں ذکر کرتے ہیں اور اس کے نام کے بارے میں اختلاف بھی ذکر کر دیتے ہیں اور عورتوں کے ناموں کو بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

☆ اسماء اور کنیتیں بیان کرنے کے بعد امام مزی رحمہ اللہ نے کچھ فصول قائم کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

☆ ۱: ایک فصل ان راویوں کے بارے میں جو اپنے باپ، دادا، ماں یا چچا کی طرف نسبت سے مشہور ہیں۔

۲: ایک فصل ان راویوں کے بارے میں جو اپنے قبیلہ، شہر یا پیشہ کی طرف نسبت سے مشہور ہوئے۔

۳: ایک فصل ان راویوں کے بارے میں جو کسی لقب سے مشہور ہوئے۔

۴: ایک فصل ان راویوں کے بارے میں جو مبہم ہیں جیسے فلان عن أبیه، أو عن جدہٖ أو عن أمہٖ أو عن عمہٖ أو عن رجل أو امرأۃٍ پھر اگر ان کا نام معروف ہو تو تنبیہ کرتے ہیں اور عورتوں کے بارے بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

☆ امام مزی رحمہ اللہ نے شروع میں بھی تین فصلیں قائم کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱: ثقات راویوں سے بیان کرنے پر ترغیب دلانا۔

۲: کتب ستہ کی فضیلت اور شروط۔

۳: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ۔

تہذیب الکمال میں استعمال ہونے والے رموز:

امام مزی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں ۲۷ رموز بیان کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱: صحاح ستہ کے لیے = ع

۲: سنن اربعہ کے لیے = ۴

۳: صحیح بخاری کے لیے=خ

۴: صحیح مسلم کے لیے=م

۵: سنن ابی داود کے لیے=د

۶: جامع ترمذی کے لیے=ت

۷: سنن نسائی کے لیے=س

۸: سنن ابن ماجہ کے لیے=ق

۹: امام بخاری رحمہ اللہ کی معلقات=خت

۱۰: امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب الادب المفرد=بخ

۱۱: امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب جزء رفع الیدین=ی

۱۲: امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب خلق افعال العباد=عخ

۱۳: امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب جزء القراءۃ خلف الامام=ز

۱۴: مقدمہ صحیح مسلم=مق

۱۵: امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب المراسیل=مد

۱۶: امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب القدر=قد

۱۷: امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب الناسخ والمنسوخ=خد

۱۸: امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب التفرد=ف

۱۹: امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب فضائل الانصار=صد

۲۰: امام ابوداود رحمہ اللہ کی کتاب المسائل=ل

۲۱: مسند مالک رحمہ اللہ لابی داود=کد

۲۲: مسند مالک رحمہ اللہ للنسائی = کن

۲۳: امام ترمذی کی کتاب الشمائل=تم

۲۴: امام نسائی رحمہ اللہ کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ=سی

۲۵: امام نسائی رحمہ اللہ کی کتاب خصائص علی = ص

۲۶: امام نسائی رحمہ اللہ کی کتاب مسندِ علی = عس

۲۷: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کی کتاب التفسیر = فق

(۲) "الكاشف في معرفة من له الرواية في الكتب الستة"

مؤلف: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)۔

منہج: ...... یہ کتاب امام مزی رحمہ اللہ کی کتاب تهذيب الكمال کا اختصار ہے۔

☆ ہر راوی کے ترجمہ میں صرف اس کا نام، باپ کا نام اور کبھی دادا کا نام، کنیت اور نسبت بیان کرتے ہیں۔

☆ راوی کے اساتذہ وتلامذہ میں سے جو مشہور ہیں ان میں سے دو یا تین کا ذکر کرتے ہیں۔

☆ راوی کی توثیق یا جرح کے حوالے سے اہل علم کے اقوال کا خلاصہ صرف ایک کلمہ یا ایک جملہ میں بیان کرتے ہیں۔

☆ راوی کی تاریخ وفات بغیر اختلاف کے ذکر کرتے ہیں۔

☆ صاحب ترجمہ کے نام کے اوپر صرف کتب ستہ میں سے جن کتابوں کا وہ راوی ہو ان کے رموز بیان کر دیتے ہیں۔

☆ رواۃ کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہیں لیکن حرف ہمزہ میں اسم "احمد" سے ابتداء کی ہے اور لفظ "میم" میں اسم "محمد" سے ابتداء کی ہے۔

رموز:

خ: صحيح بخاری **ت**: جامع ترمذی **ع**: كتب ستة **م**: صحيح مسلم **س**: سنن نسائی **٤**: سننِ اربعه۔ **د**: سنن ابی داود ، **ق**: سنن ابن ماجه

(۳) ”تذھیب تھذیب الکمال“

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)۔

تحقیق: الشیخ غنیم عباس غنیم والشیخ ایمن سلامۃ، (۱۱ مجلد)، مطبع: الفاروق الحدیثۃ للنشر و التوزیع۔

منہج:

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو اس کی اصل تھذیب الکمال کی طرز پر مرتب کیا ہے۔

☆ بعض مقامات پر جہاں امام مزی رحمہ اللہ نے طوالت سے کام لیا ہے امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کا اختصار کر دیا ہے۔

☆ بعض مقامات پر جہاں نقص محسوس کیا وہاں کچھ اضافہ کیا ہے۔

☆ بعض تراجم میں امام ذہبی رحمہ اللہ نے تعلیقات کا اضافہ کیا ہے۔

☆ اسماء کا صحیح ضبط بیان کیا ہے۔

☆ رواۃ کی تاریخ وفات میں اکثر طور پر اختلاف کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

☆ بعض رواۃ کے مناقب میں اضافہ کیا ہے اور جہاں اپنی طرف سے کلام بیان کیا ہے وہاں لفظ ”قلت“ سے امتیاز کیا ہے۔

☆ امام مزی رحمہ اللہ کی کتاب پر استدراک کرتے ہوئے کچھ زائد تراجم بیان کیے ہیں۔

(۴) ”خلاصۃ تذھیب تھذیب الکمال“

مصنف: الامام صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی رحمہ اللہ (ت ۹۲۴ھ)

منہج:

☆ یہ کتاب تذھیب تھذیب الکمال کا خلاصہ اور اختصار ہے۔

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ نے کتب ستہ اور ان کے مصنفین کی دیگر کتب کے جن رجال کے تراجم بیان کیے تھے امام خزرجی رحمہ اللہ نے بھی اس خلاصہ میں انہیں رواۃ کے تراجم بیان

کیے ہیں۔

☆ صحاح ستہ اور ان کی ملحقات کتب کے جو رموز امام مزی رحمہ اللہ اور ذہبی رحمہ اللہ نے ذکر کیے تھے امام خزرجی رحمہ اللہ نے بعینہٖ انہی رموز کو ذکر کیا ہے اور ایک رمز زائد ذکر کیا ہے اور وہ ہے لفظِ تمییز اور یہ کلمہ اس راوی کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے جس کی ان کتب ستہ اور اس کی ملحقات میں کوئی روایت نہ ہو، یعنی اگر دو راوی نام اور ولدیت میں شریک ہیں لیکن ایک کی روایت مذکورہ کتب میں ہے اور دوسرے کی کتب ستہ اور ملحقات کتب میں کوئی روایت نہیں تو جس کی کوئی روایت نہیں اس کے نام کے شروع میں لفظ تمییز کو ذکر کر دیا ہے۔

☆ امام خزرجی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو دو حصوں میں منقسم کیا ہے حصہ اول تراجم الرجال اور حصہ ثانی تراجم النساء پر مشتمل ہے۔

☆ حصہ اول تراجم الرجال دو قسموں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے اور ان دو قسموں میں سے قسمِ اول اسماء پر اور قسمِ ثانی کنیتوں پر مشتمل ہے اور خاتمہ مندرجہ ذیل آٹھ فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول:...... ان رواۃ پر مشتمل ہے جو ''ابن فلان'' سے مشہور ہیں اور ان کا نام پہلے ذکر نہیں ہوا اور اگر نام پہلے ذکر ہوا ہے لیکن اس نسبت سے مشہور نہیں۔

فصل ثانی:...... ان راویوں کے بارے میں ہے جن کا نام پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

فصل ثالث:...... ان رواۃ کے بارے میں ہے جو اپنے نسب سے مشہور ہیں اور ان کا نام قسمِ اول (اسماء) میں پہلے ذکر نہیں ہوا۔

فصل رابع:...... ان رواۃ کے بارے میں ہے جو اپنے نسب سے مشہور ہیں اور ان کا نام قسمِ اول (اسماء) میں ذکر ہو چکا ہے۔

فصل خامس:...... القاب کے بارے میں ہے۔

فصل سادس:...... ان رواۃ کے بارے میں ہے جن کی کنیت ہی ان کا لقب تھی۔

فصل سابع:......ان رواۃ کے بارے میں ہے جن کی نسبت ہی ان کا لقب تھی۔

فصل ثامن:......مبہم رواۃ کے بارے میں ہے۔

☆ حصہ ثانی قسم النساء کی تقسیم بھی بعینہٖ اسی طرح ہے جیسے قسم الرجال کی ہے لیکن قسم النساء میں خاتمہ درج ذیل تین فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول:......وہ راویہ جو ابنة فلان سے مشہور ہے۔

فصل ثانی:......القاب کے بارے۔

فصل ثالث:......مجہولات پر مشتمل ہے۔

☆ اسماء کو حروف تہجی پر مرتب کیا ہے اور اگر کسی اسم (نام) میں کوئی دوسرا راوی مشترک نہ ہو تو ایسے اسماء کو اس حرف کے آخر میں ایک مستقل فصل میں ذکر کیا ہے اور اس کا نام "فصل التفاریق" رکھا ہے۔

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب پر کچھ مزید تراجم بیان کیے ہیں اور ان کے لیے کلمہ "تمییز" سے اشارہ کیا ہے۔

☆ امام خزرجی رحمہ اللہ نے تراجم بیان کرنے میں کوئی خاص منہج نہیں اپنایا بلکہ راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کبھی ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں، اسی طرح تاریخ وفات کبھی بیان کرتے ہیں اور کبھی نہیں، البتہ راوی کے بعض شیوخ اور بعض تلامذہ کو ضرور ذکر کرتے ہیں۔

☆ صاحب ترجمہ راوی کے بارے جرح و تعدیل کے آئمہ کے اقوال کو بغیر کسی اختصار کے اُسی طرح بیان کرتے ہیں، البتہ بعض مرتبہ یوں نسبت کرتے ہیں: وَثّقه فلان، ضعّفه فلان

ملاحظات:

☆ اکثر تراجم میں جرح و تعدیل کے متعلق آئمہ کے اقوال ذکر نہیں کیے جو کہ اس کتاب کے لیے ایک بہت بڑا نقص ہے۔

☆ اکثر تراجم میں راوی کی تاریخ وفات بیان نہیں کی گئی۔

☆ امام ابن حجر رحمہ اللہ اور امام ذہبی رحمہ اللہ جرح وتعدیل کے متعلق آئمہ کے اقوال کو مختصر بیان کر دیتے ہیں اور بسا اوقات صاحب ترجمہ کے بارے ایسا مناسب کلمہ بیان کر دیتے ہیں جو راوی کے مرتبہ کے بارے انتہائی جامع ہوتا ہے جبکہ امام خزرجی رحمہ اللہ صرف متقدمین کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

(۵) "تہذیب التہذیب"

مصنف: الامام الحافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (ت ۸۵۲ھ)، مطبعہ: دار الصادر بیروت (۱۲ مجلد)

منہج:

☆ یہ کتاب امام مزی رحمہ اللہ کی کتاب تہذیب الکمال کا اختصار ہے۔

☆ یہ کتاب ۳۰۳۳ تراجم پر مشتمل ہے۔

☆ اس کتاب میں صرف جرح وتعدیل کے متعلقہ اقوال پر اکتفاء کیا ہے زائد کلام حذف کر دی گئی ہے۔

☆ امام مزی رحمہ اللہ کی تراجم میں بیان کردہ روایات جو ایک تہائی کتاب پر مشتمل تھیں ان کو حذف کر دیا گیا۔

☆ صاحب ترجمہ راوی کے تلامذہ وشیوخ میں صرف مشہور کو بیان کیا ہے۔

☆ جو تراجم پہلے ہی مختصر تھے ان کو اسی طرح ہی بیان کر دیا ہے۔

☆ صاحب ترجمہ کے شیوخ وتلامذہ کو حروف تہجی کی بجائے عمر، حفظ، اسناد یا قرابت میں تقدم کی بناء پر مرتب کیا ہے۔

☆ راوی کی توثیق یا تجریح کے بارے آئمہ جرح وتعدیل کے اقوال اصل کتاب سے زائد بھی نقل کیے ہیں۔

☆ امام مزی رحمہ اللہ کی کلام کبھی تو بعینہ اسی طرح بیان کر دیتے ہیں اور کبھی آسان فہم الفاظ

میں اپنی طرف سے تعبیر کر دیتے ہیں۔

☆ صاحب ترجمہ کی وفات میں مذکور اختلاف حذف کر دیا ہے سوائے جہاں کوئی خاص فائدہ ہو۔

☆ تهذیب الکمال للمزی رحمہ اللہ کے تراجم میں سے کسی ترجمہ کو حذف نہیں کیا۔

☆ امام ابن حجر رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق رواۃ کے تراجم زائد ذکر کیے ہیں اور ان کے نام اور باپ کے نام کو سرخ سیاہی سے نقل کیا ہے تا کہ اصل راوی اور زائد راوی کے ترجمہ میں فرق ہو سکے۔

☆ دوران ترجمہ امام ابن حجر رحمہ اللہ اگر اپنی طرف سے کوئی کلام بیان کریں تو ''قلت'' کہہ کر امتیاز کرتے ہیں۔

☆ تراجم کی ترتیب اور رموز میں اصل کتاب کی پیروی کی ہے البتہ تین رموز کو حذف کر دیا ہے اور وہ یہ ہیں (مق، سی، ص)

☆ امام مزی رحمہ اللہ نے تھذیب الکمال کے شروع میں جو تین فصول قائم کی تھیں (شروط آئمہ ستہ، سیرت نبوی وغیرہ) ان کو امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب میں حذف کر دیا ہے۔

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب تذهیب تهذیب الکمال، اور امام مغلطائی کی کتاب اکمال تهذیب الکمال سے کچھ زیادات امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں نقل کی ہیں۔

نوٹ: ......طبعہ جدیدہ یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے اور مؤسسۃ الرسالۃ کا طبعہ شدہ ہے اور تحقیق الشیخ ابراہیم الزیبق اور الشیخ عادل مرشد نے کی ہے۔

(٦) ''تقریب التهذیب''

مصنف: الامام الحافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

منہج:

☆ یہ کتاب انتہائی مختصر ہے لیکن اختصار کے باوجود تهذیب التهذیب کے تمام تراجم

بعینہ اسی ترتیب سے بیان کیے ہیں۔

☆ اس کتاب میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بعینہٖ تھذیب التھذیب والے رموز استعمال کیے ہیں سوائے سنن اربعہ کے کہ اس کے لیے 'ع' کی بجائے 'عم' کا رمز ذکر کیا ہے۔
امام ابن حجر رحمہ اللہ نے ایک رمز زائد ذکر کیا ہے اور وہ ہے "تمیز" ایسے راوی کے لیے جس کی کتب ستہ اور اسکی ملحقات میں کوئی روایت نہیں۔
امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب کے مقدمہ میں رواۃ کے مراتب بیان کیے ہیں جن کی تعداد (۱۲) ہے اور ہر مرتبہ کے جرح وتعدیل کے اعتبار سے الفاظ بھی ذکر کیے ہیں۔

☆ امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں مترجم رواۃ کے ۱۲ طبقات بیان کیے ہیں۔

☆ امام ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب التھذیب میں ایک زائد فصل قائم کی ہے جو مبہمات عورتوں پر مشتمل ہے اور ان کی ترتیب ان سے روایت کرنے والے مردوں اور عورتوں کے اعتبار سے ہے۔

☆ جرح وتعدیل کے لحاظ سے راوی کے بارے وارد اقوال کا خلاصہ دوٹوک الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔

مثال:...... (۱) عبداللہ بن عاصم الحِمّانیْ ، بکسر المهملة وتشدید المیم ، ابو سعید البصری ، صدوق ، من العاشر ، ق

مختصر معلومات:

"الکمال فی اسماء الرجال" للحافظ عبدالغنی المقدسی رحمہ اللہ (ت ۶۰۰ھ)
"تھذیب الکمال" للمزی رحمہ اللہ (ت ۷۴۲ھ)
تذھیب التھذیب للذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)
مزید اختصار خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال للخزرجیؒ (ت ۹۲۴ھ)
الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة للذھبیؒ (ت ۸۴۸ھ)
اکمال تھذیب الکمال لمغلطائی رحمہ اللہ (ت ۷۶۲ھ)

بغية الأديب فی اختصار التهذيب اسماعيل البعلبكی رحمہ اللہ (ت۷۸٦ھ)

اكمال تهذيب الكمال لسبط بن العجمی رحمہ اللہ

نهاية السول فی رواة الستة الأصول (ت۸۴۱ھ)

تهذيب التهذيب لابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

مزید اختصار تقريب التهذيب لابن حجر ايضاً

(۷)"اكمال تهذيب الكمال"

مصنف: علاء الدين مُغلطایی بن قُلَیج بن عبدالله الحنفی (ت ۷٦۲ھ)، تحقیق: ابوعبدالرحمٰن عادل بن محمد وابومحمد اسامة بن ابراہیم، مطبع: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر، (۱۲مجلد)

منہج:...... محقق نے مقدمہ التحقیق میں کتاب کا منہج بیان کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔ [1]

- ☆ رواۃ کے تراجم اسی ترتیب اور انداز سے بیان کیے ہیں جو ترتیب امام مزی رحمہ اللہ کی تھی۔
- ☆ رواۃ کے تراجم میں امام مزی رحمہ اللہ کی کتاب پر تعقبات اور زیادات نقل کی ہیں اور جہاں امام مزی رحمہ اللہ کو وہم ہوا اس کی نشاندہی بھی کی ہے۔
- ☆ رواۃ کے تراجم میں اہل علم کے ناقدانہ اقوال نقل کیے ہیں۔
- ☆ صاحب ترجمہ کے شیوخ و تلامیذ میں مزید اشخاص کا ذکر کیا ہے۔
- ☆ وہ رواۃ جو بطور تمیز ذکر کیے گئے تھے ان میں مزید اشخاص کا اضافہ کیا ہے۔
- ☆ مترجم رواۃ کی توثیق میں ان مصنفات کے بارے اشارہ کیا جنھوں نے اپنی کتب میں صحیح روایات کا التزام کیا ہے جیسے ابن خزیمہ رحمہ اللہ اور ابن حبان رحمہ اللہ وغیرہ کہ ان کا ان رواۃ سے روایت نقل کرنا ایک لحاظ سے توثیق ہی ہے۔

[1] اكمال تهذيب الكمال، ج ۱، ص: ۳۷۔

☆ مترجم صحابہ میں سے کسی ایک کے صحابی ہونے کے بارے امام مزی رحمہ اللہ نفی کریں تو ان کی صحبت کے اثبات میں ان کتب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے صحابہ کی مسانید پر کتب لکھیں جیسے مسند احمد اور المعجم الکبیر للطبرانی تاکہ ان کی صحبت کو ثابت کیا جا سکے۔

☆ صحاح ستہ کے وہ رواۃ جو امام مزی رحمہ اللہ سے رہ گئے ان پر مغلطائی نے اس کتاب پر استدراک کیا لیکن ان جیسے مسائل میں زیادہ تر صواب اور درستگی پر امام مزی رحمہ اللہ کے حق میں ہے۔

(۸)"التذكرة برجال العشرة"

مصنف: الامام ابوعبداللہ محمد بن علی الحسینی رحمہ اللہ (ت ۷۶۵ھ)

تعارف:...... یہ کتاب کتب حدیث کی مشہور دس کتابوں کے رجال کے تراجم پر مشتمل ہے۔

وہ دس کتب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)صحاح سته ، (۲)موطأ الامام مالك (۳)مسند الشافعي (۴) مسند احمد (۵)المسند الذي خرّجه حسين بن محمد خُسرو من حديث أبي حنيفه

☆ کتب ستہ کے مصنفین کی دیگر ملحقات کتابیں اس میں شامل نہیں۔

☆ زائد کتب اربعہ کے رموز درجہ ذیل ہیں۔

ك:الامام مالك رحمہ اللہ ، فع:الامام الشافعي رحمہ اللہ ، فه:الامام ابوحنيفه رحمہ اللہ ، أ: الامام أحمد رحمہ اللہ ، عب:عن أخرج له عبدالله بن أحمد عن غير أبيه ،

(۹)"تعجيل المنفعة"

مصنف: الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت ۸۵۲ھ)

کتاب کا نام: "تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأربعة "

محقق: الدکتور اکرام الله امداد الحق

تعارف:...... یہ کتاب دو مجلدوں پر مشتمل، مکتبہ دار البشائر الاسلامیہ کی چھپی ہوئی ہے۔

تراجم کے اسماء کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

☆ حروف تہجی کا اعتبار مترجم راوی کے نام، باپ کے نام، حتی کہ آباو اجداد کے ناموں میں بھی کیا ہے۔

☆ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صرف موطا امام مالک رحمہ اللہ، مسند احمد رحمہ اللہ، مسند شافعی رحمہ اللہ اور مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے رجال کا تذکرہ کیا ہے۔

☆ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب لکھنے میں امام ابو عبداللہ الحسینی کی کتاب "التذکرة برجال العشرة" سے خوب فائدہ حاصل کیا اور خصوصاً ان رجال کے تراجم میں جو امام مزی رحمہ اللہ سے تھذیب الکمال میں رہ گئے تھے۔

☆ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب میں کچھ زائد تراجم نقل کیے ہیں جو مندرجہ ذیل کتب سے تلاش کیے۔

ا: کتاب الغرائب عن مالك للدراقطنی رحمہ اللہ

ب: معرفة السنن وا لأثار للبیهقی رحمہ اللہ

ج: کتاب الزهد للامام احمد رحمہ اللہ

د: کتاب الأثار لمحمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انہیں رموز پر اکتفاء کیا جو امام ابو عبداللہ الحسینی نے اپنی کتاب التذکرة برجال العشرة میں اپنائے، البتہ ایک رمز زائد قائم کیا اور وہ ہے ھب: حافظ ابن حجر نے یہ رمز ان راویوں کے لیے قائم کیا ہے جن کا امام نور الدین الھیثمی نے امام ابو عبداللہ الحسینی کی کتاب التذکرة سے استدراک کیا اور اپنی اس نام سے موسوم کتاب میں نقل کیا "الاکمال عن من فی مسند احمد من الرجال ممن لیس فی تهذیب الکمال"

ثقہ راویوں پر لکھی جانے والی کتب:

علمائے حدیث نے جہاں اور بہت سی قابل قدر خدمات سرانجام دیں، ان میں سے ایک خدمت ان مصنفات کی ہے جو مستقل طور پر ثقہ راویوں پر لکھی گئیں۔ ان کتب میں صرف ان راویوں کو ذکر کیا گیا ہے جو ثقہ ہیں تاکہ باحث با آسانی ثقہ راوی کے بارے میں اطلاع پا سکے ان میں سے چند مشہور درجہ ذیل ہیں:

(۱) "کتاب الثقات" مصنف: ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن صالح العجلیؒ (ت ۲۶۱ھ)

(۲) "کتاب الثقات" مصنف: ابو حاتم محمد بن احمد بن حبان البستی رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ)

(۳) "تاريخ أسماء الثقات" مصنف: عمر بن احمد بن شاھینؒ (ت ۳۸۵ھ)

ان تین کتب کا ہم مختصر تعارف ومنہج بیان کرتے ہیں تاکہ طالب علم ان سے بھرپور فائدہ حاصل کر سکے۔

(۱) "کتاب الثقات"

نام: یہ کتاب دو ناموں سے مشہور ہے۔ (۱) کتاب الثقات (۲) معرفة الثقات

مصنف کا نام: الامام الحافظ ابو الحسن احمد بن عبدالله بن صالح العجلي (ت ۲۶۱ھ)

☆ صاحب کتاب نے اسے راویوں کے طبقات پر مرتب کیا تھا لیکن ان کے بعد اس کتاب کو امام ابو الحسن علی بن عبدالکافی السُبکی رحمہ اللہ (ت ۷۵٦ھ) اور امام ابو الحسن علی بن ابی بکر الهیثمیؒ (ت ۸۰۷ھ) نے حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔

☆ متداول نسخہ دو اجزاء پر مشتمل ہے اور امام ہیثمی رحمہ اللہ کی ترتیب سے موجود ہے۔

☆ باب الف میں اسمِ احمد سے ابتداء کی ہے۔

☆ صاحب کتاب نے تمام ثقہ راویوں کے تراجم بیان نہیں کیے بلکہ تمام ثقات کے لیے ان

تمام کتب کو دیکھنا پڑے گا جو ثقات پر لکھی گئی ہیں۔

(۲)"کتاب الثقات"

نام: یہ کتاب "کتاب الثقات" کے نام سے مشہور ہے۔

مصنف کا نام: الامام الحافظ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی البُستی (ت۳۵۴ھ)

☆ یہ کتاب "مطبع دائرة المعارف العثمانیه" حیدرآباد ہندوستان سے چھپی ہے۔

☆ یہ کتاب چار طبقات پر مرتب ہے پہلا صحابہ کا، دوسرا تابعین کا، تیسرا تبع تابعین کا اور چوتھا تبع الاتباع کا۔

☆ ہر طبقہ میں موجود ناموں کو حروف تہجی پر مرتب کیا گیا ہے۔

☆ یہ کتاب (۹) اجزاء پر مشتمل ہے۔

☆ جزء اول اور ثانی سیرت نبوی پر، جزء ثالث صحابہ پر، جزء رابع اور خامس تابعین پر، جزء سادس اور سابع تبع تابعین پر جزء ثامن اور تاسع ان راویوں پر مشتمل ہے جو تبع تابعین سے روایت کرنے والے ہیں۔

نوٹ: ...... یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ کی توثیق (کسی راوی کے بارے ثقہ ہونے کا حکم لگانا) توثیق کے مراتب میں سے سب سے نچلے درجے کا حکم رکھتی ہے، اسی لیے انہوں نے اپنی اس کتاب میں بہت سے مجہولین بھی ذکر کر دیے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک وہ راوی عادل ہی ہے جس کے بارے میں جرح مذکور نہ ہو اس لیے کہ جرح عدالت کی ضد ہے اور جب جرح مذکور نہیں تو راوی اتنی دیر تک عادل ہی سمجھا جائے گا جب تک اس کے بارے میں کوئی جرح نہیں ملتی لیکن جمہور محدثین اس ضابطے کی مخالفت کرتے ہیں، لہٰذا خلاصہ کلام یہ ہوا کہ جمہور محدثین کے ہاں راویوں کے تین طبقات ہیں۔ ۱۔ عادل، ۲۔ ضعیف، ۳۔ مجہول جبکہ امام ابن حبان رحمہ اللہ کے نزدیک دو طبقے ہیں۔

(۴) "تاریخ اسماء الثقات"

نام: یہ کتاب "تاریخ اسماء الثقات ممن نقل عنهم العلم" کے نام سے موسوم ہے البتہ اہل علم کے ہاں "تاریخ اسماء الثقات" کے نام سے مشہور ہے۔

مصنف کا نام: الامام الحافظ عمر بن احمد بن شاهين (ت۳۸۵ھ)

☆ یہ کتاب مختصر اور صغیر حجم کی کتاب ہے۔

☆ مؤلف نے راویوں کے ناموں کو حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔

☆ ترجمہ ذکر کرتے وقت صرف راوی کا نام مع ولدیت ذکر کرنے کے بعد اس راوی کے متعلقہ جرح وتعدیل کے آئمہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔

☆ کبھی کبھی ترجمہ میں راوی کے بعض اساتذہ اور شاگردوں کو بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

ضعیف اور متکلم فیہم راویوں پر لکھی جانے والی کتب

ثقہ راویوں کی نسبت ضعیف اور کلام شدہ راویوں پر لکھی جانے والی کتب بہت زیادہ ہیں اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ کتب صرف ضعیف راویوں پر مشتمل نہیں بلکہ ان میں ہر اس راوی کو ذکر کر دیا گیا ہے جس پر تھوڑی سی بھی کلام کی گئی ہے چاہے وہ راوی ضعیف ہو یا نہ ہو۔

لہٰذا ان کتب میں سے چند مشہور ہم بطور تعارف ذکر کرتے ہیں۔

(۱) "الضعفاء الكبير"

مصنف: الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری (ت ۲۵۶ھ)

(۲) "الضعفاء الصغير"

مصنف: الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری (ت ۲۵۶ھ)

یہ کتاب راوی کے نام کے پہلے حرف کا اعتبار کرتے ہوئے حروف تہجی پر مرتب ہے۔

(۳) "الضعفاء والمتروكون"

مصنف: الامام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی (ت ۳۰۳ھ)

یہ کتاب راوی کے نام کے پہلے حرف کا اعتبار کرتے ہوئے حروف تہجی پر مرتب ہے، البتہ امام نسائی رحمہ اللہ کا شمار ان علماء میں سے ہوتا ہے جو راوی پر جرح کرنے میں متشدد ہیں۔

(۴)"الضعفاء"

مصنف: الامام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی (ت ۳۲۲ھ)

☆ یہ کتاب ضعفاء راویوں کے بارے ایک بنیادی اور اہم مرجع سمجھی جاتی ہے۔

☆ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے اور دارالکتب العلمیۃ سے چھپی ہے البتہ اس طبع میں کافی سقط پایا گیا ہے۔

☆ صاحب کتاب سب سے پہلے راوی کا نام، نسب پھر اپنی سند سے اہل علم کے ناقدانہ اقوال، پھر اس راوی کی بعض مرویات ذکر کر کے کبھی کبھی ان مرویات کی علل بیان کرتے ہیں۔

☆ ترجمہ ذکر کرنے کے بعد آخر میں اپنی طرف سے اس راوی پر حکم لگاتے ہیں۔

نوٹ: ...... الشیخ عبدالرحمٰن المعلمی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "التنکیل" میں ذکر کیا ہے کہ امام عقیلی رحمہ اللہ حکم لگانے میں متشدد پائے گئے ہیں، اور پھر اس بات کے کچھ دلائل بھی نقل کیے ہیں لہٰذا مزید فائدے کے لیے اس کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

(۵)"کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین"

مصنف: الامام ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد البُستی رحمہ اللہ (ت ۳۵۴ھ)

یہ کتاب دو جلدوں میں الشیخ حمدی عبدالمجید السلفی کی تحقیق سے مکتبہ دار الصمیعی کی چھپی ہے لیکن اس طبع میں سقط پایا گیا ہے، البتہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تین علمی رسائل میں اس کی تحقیق ہوی ہے لیکن ابھی تک وہ رسائل طبع نہیں ہوئے۔

☆ یہ کتاب ضعفاء راویوں کے بارے میں بڑی فائدہ مند ہے، خصوصاً امام ابن حبان رحمہ اللہ نے زیادہ تر جرح کی تفسیر اور سبب بھی بیان کیا ہے۔

☆ کتاب کے شروع میں ایک عمدہ مقدمہ ذکر کیا جس میں سنت کی حفاظت ضعفاء راویوں

کے بارے میں احتیاط اور حضرت عمر بن خطاب ؓ کا صحابہ کو کثرتِ روایت سے اجتناب کرنے کا حکم وغیرہ ذکر کیا ہے۔

☆ راویوں کو حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔

☆ سب سے پہلے اسماء بیان کیے پھر کنیتیں لیکن کنیتوں کو حروف تہجی پر مرتب نہیں کیا اور نہ ہی عورتوں کے تراجم بیان کیے ہیں۔

☆ **نوٹ:**...... امام ابن حبان ؒ راوی پر عدالت کا حکم لگانے میں متساہل ہیں لیکن راوی پر جرح کے معاملے میں متشدد پائے گئے ہیں حتیٰ کہ بسا اوقات بعض ثقات کو بھی مجروح قرار دے دیتے ہیں جیسا کہ امام ذہبی ؒ نے میزان الاعتدال میں اس بات کو ذکر کیا ہے۔

(٦) "الکامل فی ضعفاء الرجال"

مصنف: الامام ابو احمد عبداللہ بن عدی الجُرجانی (ت ٣٦٥ھ)

☆ یہ کتاب ضعفاء راویوں کے بارے بڑی اہم مرجع سمجھی جاتی ہے اور یہ سابقہ کتابوں کی نسبت زیادہ جامع ہے۔

☆ امام ابن عدی ؒ نے اپنی کتاب کے شروع میں جھوٹ کے متعلق، نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھنے کے متعلق، روایت میں احتیاط برتنے کے متعلق (٣٠) ابواب قائم کیے ہیں۔

☆ راوی کے نام کے پہلے حرف کا اعتبار کرتے ہوئے حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔

☆ سب سے پہلے اسماء کو ذکر کیا ہے پھر کنیتوں کو لیکن کنیتیں حروف تہجی پر مرتب نہیں، اسی ترتیب سے عورتوں کے تراجم بیان کیے ہیں۔

☆ راوی کے ترجمہ میں سب سے پہلے نام، پھر نسب، پھر کنیت، پھر اپنی سند سے ناقدین اہل علم کے اقوال، پھر اس راوی کی منکر روایات ذکر کی ہیں اور آخر میں اپنی طرف سے بطور خلاصہ اس راوی کا حکم بیان کیا ہے۔

نوٹ: ......امام ابن عدی رحمہ اللہ راویوں پر جرح وتعدیل کے معاملے میں معتدل آئمہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(۷) "میزان الاعتدال فی نقد الرجال"

مصنف: الامام شمس الدین محمد بن احمد الذھبی رحمہ اللہ (ت ۷۴۸ھ)

- ☆ یہ کتاب سات جلدوں میں مکتبہ دارالکتب العلمیہ کی طبع شدہ ہے۔
- ☆ ضعفاء اور مجروحین راویوں پر سب سے عمدہ اور فائدہ مند کتاب ہے۔
- ☆ امام ذہبی رحمہ اللہ کا منہج امام ابن عدی رحمہ اللہ کے منہج کے مشابہ ہے۔
- ☆ اس کتاب میں گیارہ ہزار ترپّن (۱۱۰۵۳) راویوں کے تراجم بیان کیے گئے ہیں۔
- ☆ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ہر اس راوی کو ذکر کیا ہے جس کے بارے ذرا سی بھی کلام کی گئی تھی، لیکن بعد میں اس راوی کا دفاع بھی کیا ہے اور اہل علم کی کلام کا جواب بھی پیش کیا ہے۔
- ☆ کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ ذکر کیا، جس میں اپنا منہج بیان کیا ہے۔
- ☆ راوی اور اس کے باپ کے نام کے پہلے حرف کے اعتبار سے حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔
- ☆ اگر راوی صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہو تو اس کے لیے صحاح ستہ کے عام مشہور رموز ذکر کیے ہیں اور اگر وہ راوی تمام صحاح ستہ میں مذکور ہو تو اس کے لیے (ع) رمز قائم کیا ہے۔ اور اگر وہ راوی سنن اربعہ کا راوی ہے تو اس کے لیے (عو) کا رمز قائم کیا ہے۔
- ☆ ہر حرف میں سب سے پہلے مرد راویوں کے نام پھر عورتوں کے نام پھر مردوں کی کنیتیں، پھر جو راوی اپنے باپ سے مشہور ہوئے، پھر جو نسبت سے مشہور ہوئے، پھر لقب والے، مجہول نام والے، پھر مجہول عورتیں، پھر عورتوں کی کنیتیں، پھر وہ جن کے نام مذکور نہ تھے۔

(۸)"لسان المیزان"

مصنف: الامام ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت۸۵۲ھ)

☆ یہ کتاب دس جلدوں پر مشتمل ہے اور مکتب المطبوعات الاسلامی کی طبع شدہ ہے۔

☆ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب میزان الاعتدال میں موجودہ تراجم جو تہذیب الکمال میں نہیں تھے انہیں اپنی اس کتاب میں نقل کیا اور اس پر مزید راویوں کا اضافہ کیا ہے۔

☆ جو تراجم امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب میزان الاعتدال سے نقل کیے ان کے شروع میں (ز) کا رمز قائم کیا ہے اور جو حافظ عراقی رحمہ اللہ کی ذیل سے نقل کیے ان کا رمز (ذ) قائم کیا۔

☆ تراجم میں موجود امام ذہبی رحمہ اللہ کی کلام کو (انتھی) کے لفظ سے ختم کیا ہے۔

☆ تراجم کو حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔

☆ سب سے پہلے اسماء کو حروف تہجی پر مرتب کیا پھر کنیتوں کو بھی حروف تہجی پر مرتب کیا ہے اور آخر میں مبہم راویوں کو لیکن ان کو ذکر کرنے میں تین فصلیں قائم کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جو نسبت سے مذکور ہیں (۲) جو قبیلے یا پیشے سے معروف ہیں (۳) جو کسی اضافت سے مذکور ہیں۔

وہ کتب جو مخصوص شہروں کے راویوں پر لکھی گئیں

اس قسم کی کتب مؤلفین نے ان شہروں کے ایسے افراد کو ذکر کیا جو مختلف میدانوں میں مشہور ہوئے خواہ علم کا میدان ہو یا شعر و ادب کا یا ریاضی و فلسفہ کا، اسی طرح وہ راوی ان شہروں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آ کر وہاں رہائش پذیر ہوئے ہوں پھر خصوصاً ان کتب میں ان رجال کا اہتمام کیا گیا جو حدیث سے منسلک تھے۔

اس قسم کے متعلق بہت سی کتب لکھی گئیں ہیں لیکن چند مشہور کا ہم تذکرہ کرتے ہیں۔

(۱)"تاریخ واسط"

مصنف: ابوالحسن اسلم بن سہل الواسطی رحمہ اللہ (ت ۲۸۸ھ وقیل ۲۹۲ھ)

(۲)"تاریخ علماء افریقیة وتونس"

مصنف: ابوالعرب محمد بن احمد القیر وانی رحمہ اللہ (ت ۳۳۳ھ)

اس کتاب کا اختصار طبع شدہ موجود ہے۔

(۳)"تاریخ الرقة" مصنف: محمد بن سعید القشیری رحمہ اللہ (ت ۳۳۴ھ)

(۴)"تاریخ داریا"

مصنف: ابوعبداللہ عبدالجبار بن عبداللہ الخولانی الدارانی رحمہ اللہ (ت ۳۷۰ھ)

(۵)"تاریخ جُرجَان"

مصنف: ابوالقاسم حمزۃ بن یوسف السہمی رحمہ اللہ (ت ۴۲۷ھ)

(۶)"ذکر أخبار اصبھان" مصنف: ابونُعَیم احمد بن عبداللہ الاُصبھانیؒ (ت ۴۳۰ھ)

(۷)"تاریخ بغداد"

مصنف: ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (ت ۴۶۳ھ)

ان میں اکثر کتب حروف تہجی پر مرتب ہیں۔
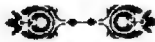
فهرس المصادر والمراجع

:۱ القرآن الكريم .

:۲ اتحاف السادة المهرة الخيرة بزوائد المسانيد العشرة للامام احمد بن ابی بکر البوصیری رحمه الله- تحقیق: الدکتور احمد معبد عبدالکریم ، مطبع: دارالوطن .

:۳ الاستیعاب فی معرفة الأصحاب للامام یوسف بن عبدالله بن عبدالبر رحمه الله- تحقیق: الشیخ عادل مرشد مطبع: دارالاعلام بالأردن .

:٤ أسد الغابة فی معرفة الصحابة للامام علی بن محمد المعروف بابن الأثیر رحمه الله ، تحقیق:الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبدالموجود ، مطبع: دارلکتب العلمیة ، بیروت .

:٥ الأسماء المبهمة فی الأنباء المحکمة للامام احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمه الله ، تحقیق: الدکتور عزالدین علی ، مطبع: مکتبة الخانجی بالقاهرة .

:٦ الاصابة فی تمییز الصحابة للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمه الله ، مطبع: دارالکتب بالازهر .

:۷ اصول التخریج و دراسة الأسانید المیسرة للشیخ الدکتور عمّاد علی الجمعة .

:۸ اصول التخریج و دراسة الأسانید للشیخ الدکتور محمود الطحان ، مطبع: مکتبة المعارف بالریاض .

:۹ أطراف الغرائب والأفراد للدار قطنی للامام محمد بن طاهر المقدسی رحمه الله .

:۱۰ أطراف المسند المعتلی بأطراف المسند الحنبلی ، للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمه الله ، تحقیق: الدکتور زهیر بن ناصر الناصر ، مطبع:

دار ابن کثیر .
۱۱: اکمال تهذیب الکمال للامام مغلطائی بن قُلیج ، تحقیق: الشیخ عادل بن محمد و الشیخ اسامه بن ابراهیم ، مطبع: الفاروق الحدیثة للنشر و التوزیع .
۱۲: الایماء الی زوائد الا مالی والأجزاء .
۱۳: البغیة فی ترتیب احادیث الحیلة للشیخ عبدالعزیز بن محمد الغماری رحمه الله ، مطبع: دار التألیف بالقاهرة .
۱۴: التأصیل لأصول التخریج وقواعد الجرح والتعدیل ، للشیخ بکر ابی زید رحمه الله ، مطبع: دارالعاصمة بالریاض .
۱۵: تاریخ اسماء الثقات للامام عمر بن احمد بن شاهین رحمه الله ، مخطوط فی مکتبة الجامع الکبیر بصنعاء .
۱۶: التاریخ الکبیر للاما م محمد بن اسماعیل البخاری رحمه الله ، مطبع: دارالکتب العلمیة .
۱۷: تجرید التمهید للامام یوسف بن عبدالبر الاندلسی رحمه الله ، مطبع: مکتبة القدسی .
۱۸: تحفة الأحوذی للشیخ عبدالرحمن المبارکفوری رحمه الله .
۱۹: تحفة الا شراف بمعرفة الاطراف للامام یوسف بن عبدالرحمن المزی رحمه الله ، تحقیق: الدکتور بشّار عوّاد ، مطبع: دارالغرب الاسلامی .
۲۰: تدریب الراوی ، تحقیق: ابو معاذ طارق بن عوض الله ، مطبع: دارالعاصمة .
۲۱: تدوین السنه النبویة للشیخ محمد بن مطر الزهرانی رحمه الله ، مطبع: مکتبة دار المنهاج بالریاض .
۲۲: تذکرة الحفاظ للامام محمد بن احمد بن عثمان الذهبی رحمه الله ، مطبع: دار احیاء التراث العربی .
۲۳: التذکرة برجال العشرة للامام محمد بن علی الحسینی رحمه الله .
۲۴: تذهیب التهذیب للامام محمد بن احمد بن عثمان الذهبی رحمه الله ، مطبع:

الفاروق الحديثة للنشر و التوزيع .

۲۵: تعجيل المنفعة للامام احمد بن على بن حجر العسقلانى رحمہ اللہ ، تحقيق: الدكتور اكرام الله امداد الحق ، مطبع: دار البشائر الاسلامية .

۲٦: تعريف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس للامام احمد بن على بن حجر العسقلانى رحمہ اللہ ، تحقيق: الشيخ ابو صهيب عاصم بن عبدالله القريوتى ، مطبع: مكتبة المنار بالأردن .

۲۷: تقريب التهذيب ، للامام احمد بن على بن حجر العسقلانى رحمہ اللہ ، تحقيق: ابو الاشبال صغير احمد الباكستانى ، مطبع: دارالعاصمة .

۲۸: التقييد والايضاح للحافظ عبدالرحيم العراقى رحمہ اللہ ، مطبع: دارالحديث للطباعة والنشر .

۲۹: التلخيص الحبير للامام احمد بن على بن حجر العسقلانى رحمہ اللہ ، مطبع: مؤسسة القرطبة .

۳۰: التمهيد للامام يوسف بن عبدالله القرطبى المعروف بابن عبدالبر رحمہ اللہ ، مطبع: مكتبة الرباط .

۳۱: تمييز الطيب من الخبيث فيما يدور على ألسنة الناس من الحديث للامام عبدالرحمن بن على بن الديبع رحمہ اللہ ، مطبع: دارالكتب العربى بيروت ، لبنان .

۳۲: تنوير الحوالك للحافظ جلال الدين السيوطى رحمہ اللہ .

۳۳: تهذيب التهذيب للامام احمد بن على بن حجر العسقلانى رحمہ اللہ ، مطبع: دارالصادر ، بيروت .

۳٤: تهذيب الكمال ، للامام يوسف بن عبدالرحمن المزى رحمہ اللہ ، تحقيق: الشيخ الدكتور بشار عواد معروف رحمہ اللہ ، مطبع: مؤسسة الرسالة .

۳۵: الثقات ، للامام ابى حاتم محمد بن حبان البُستى ، مطبع: دائرة المعارف العثمانية .

۳٦: جامع الاحاديث للشيخ عباس احمد صقر و الشيخ احمد عبدالجواد ، مطبع: دارالفكر .

۳۷: جامع الأصول في احاديث الرسول ﷺ للامام المبارك بن محمد بن الاثير الجزري رحمہ اللہ ، تحقیق: الشیخ عبدالقادر الاناؤوط .

۳۸: جامع بيان العلم و فضله للامام ابن عبد البر رحمہ اللہ .

۳۹: جامع التحصيل بأحكام المراسيل للامام ابی سعید خليل العلائی رحمہ اللہ .

۴۰: جامع الترمذی للامام ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة الترمذی رحمہ اللہ ، تحقیق: الشیخ محمد ناصر الدين الالبانی رحمہ اللہ ، مطبع: مكتبة المعارف بالرياض .

۴۱: الجامع الصحيح للامام محمد بن اسماعيل البخاری رحمہ اللہ ، مطبع: دارالسلام بالرياض .

۴۲: الجامع الصغير مع شرحه فيض القدير للحافظ جلال الدين سيوطی رحمہ اللہ ، مطبع: مصطفى محمد الباز بالقاهرة .

۴۳: الجامع الكبير للحافظ جلال الدين سيوطی رحمہ اللہ (مخطوط) .

۴۴: الجرح والتعديل للامام عبدالرحمن بن محمد بن ادريس المعروف ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ ، مطبع: داراحياء التراث العربی .

۴۵: الجمع بين الصحيحين للامام محمد بن فتوح ابی نصر الحميدی رحمہ اللہ ، تحقیق: الدكتور علی حسين البوّاب ، مطبع: دار ابن حزم .

۴۶: حصول التفريج بأصول التخريج للشیخ احمد بن محمد بن الصديق الغماری رحمہ اللہ ، مطبع: مكتبة الطبرية .

۴۷: خصائص المسند للامام ابی موسی محمد بن عمر الأصبهانی ، مطبوع مع تحقیق الشیخ احمد شاکر لمسند الامام احمد رحمہ اللہ .

۴۸: خلاصة تذهيب تهذيب الكمال للامام احمد بن عبدالله الخزرجی رحمہ اللہ ، مطبع: مكتبة الميرية بولاق .

۴۹: الدراية فی تخريج أحاديث الهدايه للامام احمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ ، تحقیق: الشیخ عبدالله هاشم اليمانی ، مطبع: دارالمعرفة ، بيروت ، لبنان .

۵۰: ذخائر المواريث فی الدلالة علی مواضع الاحاديث للحافظ عبدالغنی بن اسماعيل النابلسی رحمہ اللہ ، مطبع: جمعية النشر و التأليف الأزهرية .

۵۱: الرسالة المستطرفة للامام محمد بن جعفر الكتانی رحمه الله، مطبع: دارالفکر بدمشق.

۵۲: سنن ابی داود للامام ابی داود سلیمان بن أشعث السجستانی رحمه الله، تحقیق: الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمه الله، مطبع: مکتبة المعارف بالریاض.

۵۳: سنن ابن ماجه للامام محمد بن یزید القزوینی رحمه الله، تحقیق: الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمه الله، مطبع: مکتبة المعارف بالریاض.

۵۴: السنن الکبری للامام احمد بن حسین البیهقی، مطبع: مجلس دائرة المعارف النظامیة بالهند.

۵۵: سنن النسائی للامام احمد بن شعیب النسائی رحمه الله، تحقیق: الشیخ محمد ناصر الدین البانی، رحمه الله مطبع: مکتبة المعارف للنشر والتوزیع با لریاض.

۵٦: شرح احیاء علوم الدین للشیخ محمد مرتضی الزبیدی رحمه الله.

۵۷: شرح السیوطی رحمه الله لنسائی رحمه الله المسمّی زهر الربی علی المجتبیٰ، مطبع: دارالمعرفة بیروت، لبنان.

۵۸: شرح علل الترمذی رحمه الله للامام ابن رجب الحنبلی رحمه الله، تحقیق: الدکتور همام عبدالرحیم سعید، مطبع: مکتبة الرشد.

۵۹: شروط الآ ئمة الستة للامام محمد بن طاهر المقدسی رحمه الله، مطبع: دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان.

٦۰: صحیح مسلم للامام مسلم بن حجاج القشیری رحمه الله، مطبع: دارالسلام بالریاض.

٦۱: صیانة صحیح مسلم للامام ابی عمرو ابن الصلاح، تحقیق:موفق بن عبدالله بن عبدالقادر، مطبع: دارالغرب الاسلامی.

٦۲: الطبقات الکبری للامام محمد بن سعد رحمه الله، تحقیق: الدکتور علی محمد عمر، مطبع: مکتبة الخانجی بالقاهرة.

٦۳: طرق تخریج الحدیث للشیخ سعد بن عبدالله آل حمیّد، مطبع: دار علوم السنة للنشر.

٦٤: طرق تخريج حديث رسول الله ﷺ للشيخ عبدالمهدی بن عبدالقادر، مطبع: دارالاعتصام بالقاهرة.

٦٥: علل الحديث للامام عبدالرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادريس الرازی رحمه الله، تحقيق: محمد بن صالح بن محمد الدبّاسی ، مطبع: دار ابن حزم.

٦٦: علم تخريج الحديث للشيخ الدكتور محمد محمود بكّار، مطبع: دار طيبة بالرياض.

٦٧: علوم الحديث للامام ابی عمر ابن الصلاح رحمه الله، تحقيق: الدكتور نورالدين عتر ، مطبع: المكتبة العلمية.

٦٨: فتح الباری للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمه الله، مطبع: دار طيبه بالرياض.

٦٩: الفتح الربانی للشيخ احمد بن عبدالرحمن البنا رحمه الله، مطبع: دار احياء التراث العربی.

٧٠: الفتح الكبير فی ضم الزيادة الی الجامع الصغير للشيخ يوسف النبهانی، مطبع: دار الكتاب العربی بيروت.

٧١: فتح المغيث للامام محمد بن عبدالرحمن السخاوی رحمه الله، تحقيق: الدكتور عبدالكريم بن عبدالله الحضير والدكتور محمد بن عبدالله آل فهيد ، مطبع: دار المنهاج بالرياض.

٧٢: فهرس لأحاديث صحيح مسلم القولية للشيخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمه الله، مطبع: مكتبة عيسى البانی الحلبی.

٧٣: فيض القدير شرح الجامع الصغير للشيخ عبدالروف المناوی رحمه الله، مطبع: دارالمعرفة بيروت لبنان.

٧٤: القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد رحمه الله للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمه الله، تحقيق: عبدالله بن محمد الدرويش، مطبع: اليمامة بدمشق.

٧٥: الكاشف فی معرفة من له الرواية فی الكتب الستة للامام محمد بن احمد

بن عثمان الذهبی رحمہ اللہ، تحقیق: شیخ محمد عوامہ، مطبع: دارالقبلة للثقافه.

76: کشف الخفاء و مزیل الالباس للامام اسماعیل بن محمد العجلونی رحمہ اللہ، تحقیق: الشیخ یوسف بن محمود الحاج، مطبع: مکتبة العلم الحدیث بدمشق.

77: الکمال فی اسماء الرجال للامام عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی رحمہ اللہ

78: لآلی الطل الندیة للامام محمد بن یوسف الخیاط رحمہ اللہ.

79: المحصل لمسند الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ للشیخ عبداللہ بن ابراھیم بن عثمان القرعاوی، مطبع دارالعاصمة بالریاض.

80: المداوی لعلل الجامع الصغیر للامام احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسینی رحمہ اللہ، مطبع: مکتبة دارلکتب.

81: المستدرک علی الصحیحین للامام محمد بن عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ، مطبع: دارالمعرفة بیروت.

82: مسند ابی یعلی للامام احمد بن علی بن المثنی رحمہ اللہ، تحقیق: الشیخ حسین سلیم اسد، مطبع: طبعة دارالمامون للتراث.

83: مسند الحمیدی للامام عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ، تحقیق: الشیخ حسین سلیم اسد، مطبع: دارالسقاء بدمشق.

84: مسند الامام احمد للامام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ، تحقیق: الشیخ احمد شاکر رحمہ اللہ والشیخ حمزہ احمد زین رحمہ اللہ، مطبع: طبعة دار الحدیث بالقاھرة.

85: مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ للامام احمد بن محمد البوصیری رحمہ اللہ، تحقیق: الدکتور عوض بن احمد الشھری، مطبع: عمادة البحث العلمی بالجامعة الاسلامیة بالمدینة المنورة.

86: المصعد الاحمد فی ختم مسند الامام احمد للامام محمد بن محمد المعروف ابن الجزری رحمہ اللہ، مطبع: ملحق مطبوع مع تحقیق احمد شاکر رحمہ اللہ لمسند احمد.

۸۷: مصنف ابن ابی شیبه للامام عبدالله بن محمد المعروف ابن ابی شیبه رحمه الله، تحقیق: الاستاذ عبدالخالق الافغانی، مطبع: دارالسلفية بالهند.

۸۸: مصنف عبدالرزاق للامام عبدالرزاق بن همام الصنعانی رحمه الله، تحقیق: الشیخ حبیب الرحمن الاعظمی، مطبع: المكتب الاسلامی بیروت.

۸۹: المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمه الله، تحقیق: مجموعة من الباحثين، مطبع: دار العاصمه بالرياض.

۹۰: المعجم الاوسط للامام سليمان بن احمد الطبرانی رحمه الله، تحقیق: الشیخ محمد حسن بن محمد حسن الشافعی، مطبع: دارالفكر عمان.

۹۱: المعجم الصغير للامام سليمان بن احمد الطبرانی رحمه الله، تحقیق: الشیخ محمد شكور محمود الحاج، مطبع: المكتب الاسلامی بیروت.

۹۲: المعجم الكبير للامام سليمان بن احمد الطبرانی رحمه الله، تحقیق: الشیخ حمدی عبدالمجيد السلفی، مطبع: وزارة الاوقاف العراقية.

۹۳: المعجم المفهرس لالفاظ الحديث النبوی للمستشرق آرند جان ونسنك، مطبع: مكتبة بريل فی مدينة ليدن.

۹٤: المغنی عن حمل الاسفار للامام ابولفضل زين الدين عبدالرحيم العراقی رحمه الله، تحقیق: الشیخ ابو محمد اشرف بن عبدالمقصود، مطبع: دار الطبرية بالرياض.

۹٥: مفتاح الترتيب لاحاديث تاريخ الخطيب للشيخ احمد بن محمد الصديق الغماری رحمه الله، مطبع: السعادة نشر الخانجی القاهرة.

۹٦: مفتاح سنن ابن ماجه للشيخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمه الله، مطبع: داراحياء الكتب العربية.

۹۷: مفتاح الصحيحين للشيخ محمد الشريف بن مصطفی التوقادی رحمه الله، مطبع: دارالكتب العلمية.

۹۸: مفتاح كنوز السنة للمستشرق آرند جان ونسنك، مطبع: اداره ترجمان السنة ايبك روڈ لاهور باكستان.

٩٩: مفتاح المؤطا للشيخ محمد فؤاد عبدالباقی رحمه الله ، الملحق بالمؤطا طبع: عیسی البابی الحلبی بالقاهرة .

١٠٠: المقاصد الحسنة للامام محمد بن عبدالرحمن السخاوی رحمه الله ، تحقیق: الشیخ عبدالله بن محمد الصدیق الغماری رحمه الله ، مطبع: مکتبة الخانجی بمصر .

١٠١: المنهل العذب المورود للشیخ محمود محمد خطاب السُبکی رحمه الله ، مطبع: مؤسسة التاریخ العربی بیروت .

١٠٢: موطأ امام مالك للامام مالك بن انس رحمه الله ، تحقیق: الدکتور بشّار عوّاد معروف ، مطبع: دارالغرب الاسلامی .

١٠٣: میزان الاعتدال فی نقدالرجال للامام محمد بن احمد بن عثمان الذهبی رحمه الله ، تحقیق: الشیخ علی محمد البجاوی ، مطبع: دارالمعرفة بیروت ، لبنان .

١٠٤: نصب الرایة فی تخریج احادیث الهدایه للامام عبدالله بن یوسف الزیلعی رحمه الله ، تحقیق: الشیخ محمد عوّامة ، مطبع: مؤسسة الرّیان .

١٠٥: النکت علی ابن الصلاح للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمه الله ، تحقیق: الدکتور ربیع بن هادی عمیر المدخلی ، مطبع: دارالرأیة للنشر والتوزیع .

١٠٦: هدی الساری للامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمه الله ، مطبع: دارطیبة بالریاض .

أصول التخريج

مکتبہ دار التوحید الاسلامیہ